صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سنیچر مورخہ 20 اکتوبر 2018ء بمطابق 10 صفر المظفر 1440 ہجری صبح دس بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰٓاَیُّہَا الَّذِینَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِینَ لِلّٰہِ شُہَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۫ وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۟ ہُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ۫ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَO وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّاَجۡرٌ عَظِیۡمٌO وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَکَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ۔

(ترجمہ): اے ایمان والوں! خدا کے لیے انصاف کی گواہی دینے کیلئے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبر دار ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہ۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: مصور خان، ایم پی اے 20 اور 21 اکتوبر، جمشید خان مہمند، ایم پی اے 20 اکتوبر، لیاقت علی خان، ایم پی اے 20 اکتوبر، محمد اعظم خان، ایم پی اے 20 اکتوبر، الحاج قلندر خان لودھی صاحب، وزیر خوراک 20 اکتوبر، اکبر ایوب خان، وزیر مواصلات 20 اکتوبر، ڈاکٹر امجد علی خان، وزیر معدنیات 20 اکتوبر، محمد نعیم خان، ایم پی اے 20 اکتوبر، محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ، ایم پی اے 20 اکتوبر۔ Leave sanctioned، منظور ہیں؟ تھینک یو۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: مہربانی کر کے جو ٹائم دیا جائے، سب کا طے شدہ ہے، اس پہ آنے کی کوشش کریں۔ آج بھی آدھا گھنٹہ لیٹ ہم شروع کر رہے ہیں، گیٹ سے میں پوچھ رہا تھا بار بار، کتنے ممبرز آ گئے ہیں تو اب کورم پورا ہوا تو پھر ہمیں سٹارٹ کرنا پڑا، تو We should set the example for the nation that we are the public representatives، اگر ہم ٹائم پہ نہیں آئیں گے تو وہ لوگ ہمیں Copy کریں گے، Follow کریں گے، The departments and other people, so please try to come well on time، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ! Not present، ملیحہ اصغر خان صاحبہ! Not present، محترم جناب ظفر اعظم خان صاحب، ممبر پراونشل اسمبلی!

(تالیاں)

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 19-2018 پر عمومی بحث

جناب ظفر اعظم: تھینک یو، جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کو اس کرسی پر براجماں ہونے کی مبارکباد پیش کرتا ہوں، پہلے دن میں نے پیش نہیں کی تھی کیونکہ میں سوچ رہا تھا کہ چند اجلاس ہو جائیں، دیکھ لیں کہ بخت جہاں کی یاد تازہ ہوتی ہے یا نہیں؟ تو الحمد للہ مجھے تو بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے جس طرح ٹریژری بنچز اور اپوزیشن بنچوں کو مطمئن رکھا، میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! میں بجٹ پہ، تقریباً یہ میرا گیارہواں بجٹ ہے لیکن بجٹ کے ہیر پھیر میں جانتا نہیں ہوں، یہ ہماری بیوروکریسی، ہمارے وزیر خزانہ صاحب بہتر جانتے ہونگے اور الحمد للہ کہ ہمارے ایم پی ایز نے بھی سیر حاصل بحث کر لی اس پر لیکن ایک اجازت میں آپ سے چاہتا ہوں۔ جناب! یہ بجٹ تقریر ہے اور قانون مجھے اجازت دیتا ہے کہ جو اس کتابچے میں جو تقریر لکھی ہوئی ہے، اس کے لفظ بہ لفظ ہم Reply کر لیں اور

وہ Reply میں ریکارڈ درست کرنے کیلئے، یہاں پر جناب وزیر موصوف نے کہا ہے کہ پی ٹی آئی کے ایم پی ایز نے روایتی سیاست ترک کرتے ہوئے اپنے حلقوں میں بہت کام کئے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ظفر اعظم صاحب! ذرا Loudly تھوڑا بولیں، تھوڑا سا۔

<u>جناب ظفر اعظم:</u> جی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ذرا اونچی آواز میں، ذرا سا۔

<u>جناب ظفر اعظم:</u> اونچی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کا مائیک دور ہے، شاید اس کی وجہ سے۔

<u>جناب ظفر اعظم:</u> اچھا جی، آج نگہت بھی نہیں ہے نا جی۔

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر:</u> یہ فنانس منسٹر تک بھی آواز نہیں پہنچ رہی ہوگی تو ذرا مائیک نزدیک کر لیں تو وہ آپ کے Notes لے سکیں گے۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> د دوئ نن موډ خراب دے، موډ (ہنستے ہوئے) ان کا موڈ ٹھیک نہیں ہے، آج ان کا موڈ خراب ہے۔

<u>جناب ظفر اعظم:</u> یہ ہمارے ساتھ، ہمارے ساتھ ایک وکیل تھا، وہ کہہ رہا تھا کہ سر، یہ دوسرے وکیل نے کہا کہ He is teasing me، یہ مجھے تنگ کرتا ہے۔۔۔۔۔

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر:</u> یہ آپ پیج نمبر کونسا پڑھ رہے ہیں؟

<u>جناب ظفر اعظم:</u> سر، اب ہم پی ٹی آئی کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہیں کیونکہ یہ اس بجٹ کی روح کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> سر، پیج نمبر ذرا دے دیں۔

<u>جناب ظفر اعظم:</u> پیج نمبر تین، کیا پی ٹی آئی کے ایم پی ایز نے روایتی سیاست ترک کرتے ہوئے اپنے حلقوں میں بہت سے کام کئے ہیں؟ کیا انہوں نے نوکری دی، کیا ٹرانسفرز اور پوسٹنگز کرائیں اور پھر ترقیاتی فنڈ اور ٹرانسفار مر تقسیم کئے؟ اگر ایسا ہوتا، اگر ایسا ہوتا تو پی پی پی اور اے این پی کو اور پنجاب میں پی ایم ایل این کو اقتدار سے محروم نہ ہونا پڑتا، یہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا پراونشل پروسیجر جو ہے، اس کے خلاف

ورزی ہے اور آئین کی بھی کیونکہ یہ طنزیہ الفاظ جو ہیں، طنزیہ فقرات جو ہیں، وہ تو میں افسوس کرتا ہوں کہ یہ دونوں کتابوں میں اور پولیٹیکل پارٹی ایکٹ میں بھی یہ Mentioned ہے کہ ایسے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں جو طنز میں آئیں، ہتک میں آجائیں یا کچھ اور میں آجائیں، اس کی تفصیل بھی میں دے رہا ہوں۔ سر! وہ کہتا ہے کہ اسی بناء پر کیونکہ انہوں نے نوکریاں دی تھیں، ٹرانسفار مر دیئے تھے اور سب کچھ دے کر اسی وجہ سے وہ فیل ہوئے اور ہمیں دوسری بار اقتدار ملا، چونکہ میں نے پہلے کہا کہ میں ریکارڈ کی درستگی کیلئے یہ کہنا چاہتا ہوں، کوئی تنقید یا تنقید برائے تنقید نہیں کرنا چاہتا ہوں، ریکارڈ کی درستگی یہ ہے کہ اس صوبے کے سب سے پہلے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب تھے اور ڈاکٹر خان صاحب کے بعد امیر حیدر خان ہوتی اب شاید دوسری بار آیا تھا، اسی طرح پی پی پی، میں اور آپ اس میں بھی تھے، شیر پاؤ خان دو بار صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں۔ آخر میں میری پارٹی کی طرف آجائیں، مولانا مفتی محمود صاحبؒ وہ اس صوبے کے ایک اچھے خاصے وزیر اعلیٰ گزر چکے ہیں اور آج ہاؤس میں بھی آپ کے ساتھ جمعیت علماء اسلام کا ایک چیف منسٹر اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے بیٹھا ہوا ہے تو میری گزارش ان سے ہے کہ جناب! یہ ہاؤس جس طرح چل رہا ہے، میں تو بوڑھا آدمی ہوں، پہلے تو مجھے ڈر لگ رہا تھا، پی ٹی آئی کا دور دیکھ کر تھوڑا ڈر لگ رہا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ ہمیں کوئی دھکا دے، ہمارے لئے تو ایک ہی دھکا کافی ہے لیکن چند دنوں سے آپ کی سربراہی میں جو اجلاس ہوئے تو یقین جانیئے کہ مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ یہ تو ہمیں چھوٹے بھائیوں کی طرح Treat کرتے ہیں، (تالیاں) بڑے بھائیوں کی طرح Treat کرتے ہیں اور یہ اپنے آپ کو چھوٹا بھائی سمجھ کر ہمارے ساتھ ملتے ہیں، ایسا نہیں ہے، سلطان کو میں تو بچپن سے جانتا ہوں کیونکہ یہ کیسے نازوں سے پلا ہوا ہے لیکن جناب! بڑی خوشی ہوئی کہ یہ ہاؤس پانچ سال ان شاء اللہ وتعالیٰ آپ کی سربراہی میں آپ کے رویئے کے، بہترین رویئے کی وجہ سے ان شاء اللہ اس ہاؤس میں ہم بھائیوں کی طرح وقت گزاریں گے اور یہاں سے رخصت ہو کر ایک دوسرے کو یاد بھی کریں گے۔ جناب عالی! میری تقریر تھوڑی زیادہ ہو رہی ہے لیکن میں معافی چاہتا ہوں، میں اپنی جاب کی طرف سے آتا ہوں کیونکہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دس منٹ تو ہو چکے ہیں، آپ نے حکومتی بنچز کی اتنی تعریف کر دی، اب مجھے سلطان خان اشارہ کر رہے ہیں کہ ان کو پانچ منٹ اور دیں۔

(قہقہے)

جناب ظفر اعظم: جی، تعریف کی بات نہیں ہے، یقیناً میری پرسنل رائے ہے کہ آپ نے جس شعبے کیلئے جس کا بھی انتخاب کیا ہے، بڑا بہترین انتخاب ہے جی۔ سر، میری گزارش ہے، ایک گزارش ہے کہ میں شہرام خان، عاطف خان سے تو ہم ڈرتے ہیں، صاف بات ہے لیکن شہرام خان کا بلڈ پریشر چیک کرنے کیلئے کل میں نے ڈیکورم توڑتے ہوئے اس سے سوال و جواب کئے تاکہ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ اس کا بلڈ پریشر کہاں تک جاتا ہے؟ لیکن مجھے خوشی ہوئی کہ وہ بھی ایک اچھا بندہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ میں شہرام خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کرک کا کھویا ہوا، گم شدہ، ہم سے چھینا ہوا حق فلور آف دی ہاؤس پر اعلان کر دیا کہ اس سال ہم مکمل رائلٹی ضلع کرک کو دیں گے لیکن ہماری ایک ریکویسٹ اور بھی ہے، ہمارا ضلع کرک پسماندہ ترین علاقوں میں سے ہے تو ہمارے جو بقایاجات ہیں، ان بقایاجات کے متعلق مکمل مطالبہ ہے، اپوزیشن سے بھی ہے، ٹریژری بنچز سے بھی ہے کہ ہمیں وہ بقایاجات بھی دے دیں، بات چیت کرنا یہ پختونوں کی روایات ہیں، ہم ہر قسم کی بات چیت کیلئے آپ کی وساطت سے اور ہمارے وزیر خزانہ کی وساطت سے، اگر ان کو کوئی تکلیف ہو تو ہم تکلیف میں مدد کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن حق ہمیں دے دیا جائے۔ جناب! اب میں بل کی طرف آرہا ہوں، فنانس (ترمیمی) بل 2018، میں نے آپ کو پہلے کہا، میں چوتھی جماعت سے بارہویں تک کبھی بھی حساب میں پاس نہیں ہوا ہوں تو حساب تو مجھے آتا نہیں ہے، وہ تو ہمارے اپوزیشن لیڈر نے اے ڈی پی کے متعلق بات کی، میری جاب تو یہی ہے سر، میں اس ترمیمی بل کی Sub clause C پر آتا ہوں۔ یہ ساری (C, D) اور (E) یہ پسے ہوئے طبقے کے قتل عام کے مترادف ہیں سر، میں فنانس منسٹر کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ خان چپل سٹور والوں نے، ہمیں تو پتہ نہیں ہے، ہمیں تو جو بھی ملے وہ پہن لیتے ہیں، خان چپل سٹور والوں نے بھی مجھے ٹیلیفون کر دیا، ٹیلیفون پر بتایا کہ بھئی میرے تو ویسے مزے ہیں، دکان اور کاروبار بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں لیکن میری برادری پر بڑا ظلم ہو گیا۔ تو میں نے کہا کہ آپ کی برادری پر کیسے ظلم ہو گیا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ تھوڑا ترمیمی بل دیکھ لیں، اس میں دیکھیں کہ ہمارے ساتھ کیا ظلم ہو رہا ہے؟ سر، میں آتا ہوں Contractor of buildings, including roads and bridges, اور water supply, gas supply and sanitary work electrical and mechanical work, including air conditioner electrical work, multi discipline work, including Turnkey Project، Turnkey وہ ہوتا ہے کہ میں یہ بلڈنگ ٹھیکے پر دیتا ہوں کہ مجھے چابی دو گے، And similarly other، یہ صرف

دو منسٹروں کا دستہ ہے، ہمارے درانی صاحب کے ساتھ جب ہم کیبنٹ میں تھے تو ہمارا ابھی بڑا تجربہ اس میں ہو چکا ہے، بیوروکریسی جب بل لاتی ہے تو اصل رخ ان کو نہیں بتاتے، صرف اور صرف یہ بتاتے ہیں کہ اس سے گورنمنٹ کو فائدہ ہے، بہت سار یونیو آ جائے گا اور ہماری تجوریاں بھر جائیں گی اور صوبے کے عوام واہ واہ اور خوش رہیں گے، اس لئے ہم یہ کر رہے ہیں لیکن بات یہاں پر کچھ اور ہے، نمبر ایک بات یہ ہے کہ صوبہ سرحد کے کنٹریکٹرز کے ساتھ نہیں بلکہ پاکستان کے کنٹریکٹرز کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے، وہ کیسے؟ ہمارے کنٹریکٹرز A to Z ٹیکس دے رہے ہیں اور بعض کمپنیاں ایسی ہیں جو ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Conclude کرنے کی کوشش کریں۔

جناب ظفر اعظم: اوکے سر، وہ ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں تو وہ Completely، ہاں یہ تھوڑا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج آخری دن بھی ہے، ابھی میرے ساتھ لسٹ میں Twenty two لوگ ابھی رہتے ہیں، Fifteen گزرے ہیں، Total fifteen کو موقع مل سکا ہے، Twenty left۔

جناب ظفر اعظم: اور تین بندے جو پہلے نہیں تھے، ان کا وقت مجھے دے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں۔

جناب ظفر اعظم: اوکے سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کا بڑا احترام کرتا ہوں۔

جناب ظفر اعظم: اوکے سر، تو کنٹریکٹرز، یا تو یونیفارم کیا جائے اس پالیسی کو کہ سب پر ٹیکس ہو یا اگر سب پر ٹیکس نہ ہو تو جو ٹیکس دینے والے ہیں، ان میں صرف وہ House exempt تھا، جو کوئی بندہ Personal اپنا ہاؤس بناتا تھا، اس پر ٹیکس نہیں ہوتا ٹھیکدار پر، ابھی اس کلاز میں اس پر بھی ٹیکس لگانا چاہتے ہیں، ایک بندہ تھوڑا بہت جمع پونجی کر کے گھر بناتا ہے، دوسری طرف آ جائیں، Architecture کی طرف سے نرسری ورکروں پر، نرسری کے ورکروں پر بھی ٹیکس لگانا چاہتے ہیں، ابھی (D) کی طرف، جلدی جلدی پڑھ لیتا ہوں کیونکہ آپ تو (D) کی طرف آتے ہیں، Other including service provided or rendered by port operator، سر! یہ مجھے بتائیں، وزیر خزانہ صاحب یہ بتائیں کہ صوبہ سرحد میں سمندر کہاں ہے؟ یا تو ڈرائی پورٹ لکھ لیتے۔۔۔۔۔

ایک رکن: پختونخوا ابولیں۔

جناب ظفر اعظم: اچھا جی، سارے پختونخوا میں پورٹ کہاں ہے؟ پورٹ نہیں ہے جی، انہوں نے Mention کیا ہے اور دوسرے میں لکھا ہے کہ Airport ground service سارے صوبہ سرحد میں سیدو، ڈی آئی خان، بنوں جہاں پر یہ ائرپورٹ ہیں، وہاں پر یہ اڈے ہیں، اگر وہ نہیں ہیں، وہ تو پشاور میں کیا وزیر خزانہ صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ وہ ائرپورٹ پشاور ائرپورٹ سے ٹیکس Collect کر سکتا ہے؟ کیونکہ یہ ایسا ایریا ہے کہ یہاں صرف پشاور میں نہیں، سارے پاکستان میں فضائی مخلوق کا جو ایریا ہے، وہ پاکستان سے آؤٹ ہے، اس سے ٹیکس نہیں لیا جا سکتا ہے، یہ کینٹ ایریا ہے۔۔۔۔

ایک رکن: خلائی مخلوق۔

جناب ظفر اعظم: خلائی، خلائی یار، کیوں؟ خدا کیلئے۔ سر! ایک ظلم اور دیکھیں، Multi disciplinary workers جو ہیں وہ پتہ نہیں کہ انہوں نے کیا تشریح کی ہوئی ہے، As a law knowing person multi worker جو ہے وہ دیہاڑی والا مزدور ہے تو یہ ہمیں بتائیں کہ مزدور اور مستری جو دن پر کام کرتے ہیں، وہ کیسے اس کا معیار مقرر کریں گے، اس سے ٹیکس کس طرح وصول کریں گے؟ یہ ظلم ہے جی، چھ سو روپے دیہاڑی پر ٹیکس لگانا جو دیہاڑی کر کے سات آٹھ بچوں کو پال رہا ہے تو ان پر بھی یہاں پر لکھا ہے، Multi disciplinary worker۔ سر! میں آپ کی توجہ ایک اہم چیز کی طرف دلاتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: کافی نہیں؟ ظفر اعظم صاحب! کافی ہو گیا۔

جناب ظفر اعظم: ایک چارمنٹ دے دیں، ٹرمنل آپریٹر، ٹرمنل آپریٹر، اس کا کیا مطلب ہے؟ یہ بل ہے، اگر آپ اس پر ٹائم نہیں دیتے تو یہ تو پاس ہو جائے گا، تو یہ تو غریبوں کا قتل عام ہے، ٹرمنل آپریٹرز پر یہ ٹیکس لگانا چاہتے ہیں، ٹرمنل آپریٹر Means اڈے، اڈے اور پاکستان میں قانون ہے، آئین ہے، سب یہ کہتے ہیں کہ Double taxation نہیں ہو سکتی ہے، ٹرمنل ٹیکسیشن میں ٹی ایم اے ٹیکس وصول کر رہا ہے، جب ٹی ایم اے ٹیکس وصول کر رہا ہے تو وزیر خزانہ صاحب اگر آپ مجھے یہ بتائیں اگر ٹی ایم اے ٹیکس وصول کر رہا ہے تو آپ اس پر دوبارہ ٹیکس کس طرح لگا سکتے ہیں؟ سر، ابھی میں آتا ہوں، یہ آخری (E) پر، یہاں پر (E) sub-clause(e) پر، After existing classification of so and so the following new classification shall be added namely; نمبر ون، جنگی محلہ والے بھی معاف نہیں ہوئے، پرنٹنگ پر ٹیکس ہے، جنگی محلہ والے غریب لوگ جو کیمیکل میں کام کرتے

ہیں، ان کی انگلیوں کے آدھے آدھے سرے ختم ہو چکے ہیں کیمیکل کی وجہ سے، یہ پرواہ تو اس کو نہیں ہے، ہماری حکومت کو، میں کسی کو تنقید کا نشانہ نہیں بنانا چاہتا، یہ میری حکومت ہے، میری حکومت کو یہ پروا نہیں کہ لیبر منسٹر کو کہے کہ ان کو وہ سامان مہیا کیا جائے جو قانونی حق ہے ان کا، ان کو وہ بھی نہیں مل رہا ہے، پرنٹنگ پریس کے مزدوروں پر یہ جی Imposing جو ہے، یہ بعینہ تہمت کیلئے لگایا گیا ہے، سر! چھاپے لگانے والا، غریبوں کے جو کپڑے ہوتے ہیں، ان کو رنگ برنگ کرنے والے، وہ سستے داموں والے کپڑوں پر جو چھاپ لگاتے ہیں، وہ چھاپ لگانے والے مزدور پر بھی ٹیکس لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جناب والا! میں اس پرنٹنگ پریس، ٹھپے لگانے والے، موچی، کپتان موچی، درزی سب غریبوں پر یہ ٹیکس حاوی کرنا چاہتے ہیں اور میں وزیر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ 1947 سے لیکر آج تک کسی بھی حکومت نے اس پسے ہوئے طبقے اور اس غریب طبقے اور دیہاڑی کے مزدور پر کسی نے بھی ٹیکس نہیں لگایا ہے لیکن ہماری حکومت، ہمارے چیف منسٹر پر اور آپ کے چہرے پر دھبے نہ آنے کی وجہ سے میں یہ امنڈمنٹ وہ بھی پیش کر چکا ہوں اور ہاؤس کے سامنے کہتا ہوں کہ امنڈمنٹ آنے سے پہلے وزیر موصوف اس پر مکمل توجہ دیں اور یہ اس کی Correction کر لیں، Thank you, Sir, so nice of you۔

Mr. Speaker: بہت شکریہ۔ Muhtarma Sobia Shahid Sahiba, five minutes only, because time is short and we have a list of twenty two people.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب! آج بجٹ کی سپیچ ہے اور وزیر خزانہ صاحب سے میں ایک سوال کرتی ہوں، جب وہ سپیچ کر رہے تھے بجٹ کی اور کل ان کا ایک Whatsapp group پر ایک ٹویٹ بھی آیا ہوا ہے، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں، پارلیمانی پریکٹسز میں یہ ہے کہ ہمیں جو کتابچہ دیا جاتا ہے، اسی کتابچے کو ہم نے بسم اللہ سے لیکر جو وزیر فنانس ہوتا ہے، وہ پڑھ کر آخر تک، 'امین' تک وہ پڑھتا ہے، چاہے اس ہال میں جو بھی ہنگامہ ہوتا ہے، جو بھی ہوتا ہے لیکن وہ پارلیمانی پریکٹسز کے مطابق ہی چلتا ہے، جیسا کہ پارلیمانی پریکٹسز کے مطابق کل اور آج کے دن کیلئے یہ موشن پاس ہوئی ہے کہ کل یہ ہوگا تو یہ پارلیمانی پریکٹسز ہیں، ہمیں بالکل معلوم ہے، ہمارا وزیر خزانہ بہت لائق ہے، اس کی تعریفیں اس دن سے پتہ چلا جب اس نے بجٹ سپیچ میں اپنی پارٹی کی تعریفیں کرنا سٹارٹ کی تھیں اور جو رولز تھے، ان کی Violation کی تو جناب سپیکر صاحب! آپ بھی اس کے ذمہ دار ہیں لیکن اس وقت آپ نے یہ کہا کہ ہم ان کی جو تعریفیں ہیں وہ بجٹ سپیچ ہی میں شامل کر دیں گے تو یہ ہم نے پانچ سال میں نہیں دیکھا، سب

سے جو تیس سال سے میں پوچھ رہی ہوں، سر! آپ پہلے بھی اس ایوان کا حصہ رہ چکے ہیں اور آپ کو بھی پتہ ہے کہ اس طرح کبھی بھی نہیں ہوا، تو آپ کا بہت بڑا ویژن ہو گا لیکن وہ کنٹینر کے اوپر ہوتا ہے، اس ہاؤس کو ہم نے رولز کے مطابق چلانا ہوتا ہے۔ دوسرا کل اکرم درانی صاحب نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ ہمیں جواب دینگے، مجھے پتہ ہے، آپ بہت ہی، آپ نے جو سپیچ میں بتایا وہ بہت ہی اچھا تھا اور جو تعریفیں کیں لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ 1947 سے 2013 تک، اکرم درانی صاحب! اپوزیشن لیڈر صاحب! آپ سنیں، میں آپ کو بتاتی ہوں، آپ کے سوال کا جواب 1947 سے لیکر 2013 تک ہمارا یہ صوبہ ایک سو پندرہ ارب روپے کا مقروض تھا، 2013 سے لیکر 2018 تک ہمارا صوبہ دو سو چوہتر ارب کا قرضہ لے چکا ہے اور یہ 2019 اور 2020 تک 3.8 بلین ڈالرز جو اگر اس طرح یہ بڑھتا جائے تو ڈالر کے ریٹ کے مطابق یہ سوا پانچ سو ارب بن جائے گا اور اس کا میں آپ کو سود بھی بتاؤں کہ ہم کتنے Pay کرتے ہیں ہر سال؟ 9 ارب ڈالر ہم اس کا Interest ابھی دے رہے ہیں، 7 ارب ڈالر اس کے Principal amount میں جائیں گے، یہ 16 ارب ڈالرز ہیں جو 2018 میں ہم دیں گے اور اس طرح اگر یہ 2019 سے لیکر 2020 تک یہ 25 ارب ہو جائے گا اور آپ لوگوں کے حقوق سے 25 ارب قرضہ اور Interest دینگے اور 2023 جب آپ لوگوں کی حکومت ختم ہو گی، ہمارا صوبہ 45 ارب سے 50 ارب تک سالانہ سود دیگا قرضہ سمیت۔ دوسری ایک اور بات، ابھی پلیز وزیر خزانہ صاحب! آپ ہنسیں مت اور ہماری طرف توجہ کریں، آپ صرف مجھے یہ بتائیں، بجٹ کی بک میں آپ نے Local source جو بتائے ہیں، ایک سو 9 ارب کے آپ نے بتائے ہیں، چونکہ آپ کے ساتھ ایک سو چالیس ارب کے Sources ہیں تو یہ باقی Sources آپ کہاں سے ہمیں Pay کرینگے؟ اور وہ قرضے کا تو میں نے آپ کو بتا دیا ہے لیکن ہمیں Main بتائیں کہ ایک سو نو ارب کے Sources آپ نے کیوں بتائے ہیں، اس میں کونسا قصہ ہے؟ اس میں کونسی آپ لوگوں نے بات چھپائی ہے کہ بجٹ کے اس میں ایک سو نو ارب کے آپ لوگوں نے بتائے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! کل سردار یوسف صاحب آپ لوگوں کو بتانا چاہتے تھے کہ شہرام صاحب جو سپیچ میں بتا رہے تھے کہ ہم نے ادھر قرآن اور ناظرہ کو جو ہے، ہم نے ترقی کی ہے، بار بار جو کہہ رہے تھے کہ ہم نے ترقی کی ہے اس صوبے میں، پانچ سال کی اچھی کارکردگی ہے، اس لئے لوگ آئے ہیں، تو ہمیں پتہ ہے کہ آپ لوگوں نے پانچ سال میں کیا کیا ہے؟ اور آپ لوگوں کی، جو یہ لوگ آئے ہوئے ہیں، ایم پی ایز آپ لوگوں کی میجارٹی سے آئے ہیں اور وہ اس لئے آئے ہیں، اگر میں دیکھوں تو وہی جو آئے ہوئے

ہیں، وہی ہمارے ایم پی ایز ہیں لیکن قومی وطن پارٹی کے ہیں، ہمارے مسلم لیگ کے بھائی ہیں، ہمارے جھگڑا صاحب ہیں جو ادھران کے بھتیجے ہیں جو گورنر رہ چکے ہیں، ہمارے جو قلندر لودھی صاحب جو پی ٹی آئی سے پہلے حکومتوں میں رہ چکے ہیں، آپ بھی رہ چکے ہیں تو پرویز خٹک صاحب نے جو طریقہ کیا تھا، جتنی بھی شخصیات تھیں، Dignitaries تھیں، ہمارے ان سارے ایم پی ایز کو فنڈز دیئے گئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر بجٹ Specific ہو جائے تو بہتر رہے گا، پولیٹیکل سپیچ، بجٹ کے اوپر آجائیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں، میں پرویز خٹک صاحب کی تعریفیں کر رہی تھی کہ اس کا یہ طریقہ تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بڑے اچھے Figures quote کر رہی تھیں، بجٹ کے اوپر آجائیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دو منٹ رہ گئے آپ کے پاس۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: کل شہرام صاحب نے ون یونٹ کی بات کی ہے کہ وہ پیپلز پارٹی کی حکومت میں ون یونٹ کا منصوبہ آیا تھا لیکن وفاقی گورنمنٹ اس کو نہیں دے رہی تھی تو اٹھارہویں ترمیم میں اس میں میں نے بہت کام کیا تھا۔ اس کا یہ تھا کہ 2013 سے ہی پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کو اس کو پیسے دینے تھے لیکن وہ نہیں مان رہے تھے اور اس کو نہیں دے رہے کیونکہ اٹھارہویں ترمیم میں وہ ہر صوبہ خود مختیار ہو گیا تھا اور ون یونٹ کو 75 percent جو ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ نے پیسے دیئے تھے، باقی اس صوبے نے دینے تھے لیکن اس صوبے نے پانچ سال میں اس کو بجٹ نہیں دیا اور آخر میں 2017 میں ایک این جی او نے اس کو، ایک این جی او نے اس کو بجٹ دیا جس کا مجھے بھی پتہ ہے اور شہرام صاحب کو بھی پتہ ہے لیکن اس نے یہ بات کی جو ان کی اپنی غلطی تھی اور جو تعلیم میں ناظرہ قرآن کا جو کہہ رہے تھے، یہ قومی اسمبلی میں یہ بل پاس ہو گیا تھا، قومی اسمبلی میں یہ بل پاس ہو گیا تھا کہ چھٹی جماعت تک ناظرہ جو ہے، تعلیم لازمی ہے اور بارہویں جماعت تک معنی کے ساتھ قرآن پڑھانا لازمی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، میڈم۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! ایک بات، میں فگرز کے اوپر آتی ہوں، لوکل گورنمنٹ کے فنڈ میں ایک ارب روپے صوابی کو دیئے، کیا تورغر کو نہیں چاہیئے، کیا دیر کو نہیں چاہیئے، کوہستان کو ضرورت نہیں ہے؟ ایک ارب روپے شہرام نے لوکل گورنمنٹ میں صوابی کو دیئے ہیں، 70 کروڑ روپے اس نے اربن ایریا صوابی کو دیئے، باقی اس صوبے کا کچھ نہیں ہے؟ یہ میں اپنے بھائیوں کو یہ کہہ رہی ہوں کہ باقی سب خیر خیریت

ہے، اپنے حلقوں میں صرف وہی بتائیں، On going project میں جو 90 percent فنڈنگ ہوئی ہے، وہ صرف ان سکیموں کیلئے دی گئی ہے، صوابی، نوشہرہ، پشاور، مردان باقی کسی کو On going project میں فنڈنگ نہیں دی گئی ہے۔ تعلیم میں آپ لوگوں نے اس دفعہ ایک ہی سکیم دی ہے، وہ Rented building، یہ Rented buildings صرف شہروں کیلئے ہیں، یہ باقی جو ہمارا ہے، کوہستان ہے، تورغر ہے، چترال ہے، دیر ہے، سوات ہے، ٹانک ہے، ان کیلئے تعلیم میں کچھ بھی نہیں رکھا گیا اور آخر میں آپ کو ہیلتھ کا بھی بتا دیتی ہوں، سب ہمارے صوبے کو پتہ ہے کہ ہیلتھ میں کیا پوزیشن ہے ہماری؟ یہ چار ہاسپٹلز ہیں جن میں چارپائیاں رکھی ہوئی ہیں، زمینوں پر Drip لگاتے ہیں ہم، آپ لوگوں کی حکومت میں ابھی تک جو Last BHUs کا مسئلہ ہے، سپریم کورٹ نے خود ہی ان کو کہا کہ برکی صاحب نہیں آئیں گے لیکن دوبارہ برکی صاحب جو ہیں، ایل آر ایچ اور پورے اس کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، میڈم۔ جناب ملک شاہ محمد خان وزیر صاحب! میرے پاس بہت لمبی لسٹ ہے۔ I have to accommodate every one, thank you so much. Next time ابھی کٹ موشنز پر آپ کو زیادہ ٹائم دینگے۔

جناب شاہ محمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دے دیں، شاہ محمد صاحب! ان کو ایک منٹ لیکن Specific چونکہ بجٹ رہتا تو آپ پہلے کر لیتی، پہلے اور باتیں اور بجٹ پہ نہیں کرتے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے، ایک ہی بات ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: یہ بی ایچ یوز جو میں ہیلتھ میں بتا رہی تھی، اس پہ آرہی تھی، صرف مردان میں دو بی ایچ یوز دیئے گئے ہیں، باقی کہیں بھی کوئی بی ایچ یوز نہیں ہے، یہ میں اس ہاؤس کے ممبران کیلئے کہہ رہی ہوں جو سب بیٹھے ہوئے ہیں، اپنے حلقوں سے کوئی آرہا ہے اور ان کو کوئی حق نہیں دیا گیا، صرف اس بجٹ کو دیکھیں اور اپنے پی ٹی آئی کے ممبران اپنے حق کیلئے آواز اٹھائیں تو بہتر ہوگا۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ ثوبیہ صاحبہ۔ ملک شاہ محمد وزیر صاحب!

جناب شاہ محمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلۡبِرِّ وَٱلتَّقۡوَىٰۖ وَلَا تَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلۡإِثۡمِ وَٱلۡعُدۡوَٰنِۚ۔ میں اگر بجٹ پر تقریر کروں تو یہ دوسرے ممبران

نے بھی کی ہے اور الحمدللہ کہ آج ستر سال بعد پاکستان تحریک انصاف کو اس اسمبلی میں دوسری دفعہ آنا پڑا، مسلسل آنا پڑا ہے جو ستر سال کا ریکارڈ ہے، یہ عوام کے اعتماد کا ثبوت ہے اور ان شاء اللہ اس دفعہ بھی پاکستان تحریک انصاف اس سے بھی زیادہ Service deliver کرے گی تاکہ عوام مطمئن ہو جائیں اور ہم نے تبدیلی کا جو دعویٰ کیا، ہمارے چیئرمین صاحب اس کو پورا کر کے دکھائیں گے۔ میں کسی کی ذاتی بات پر تنقید نہیں کرنا چاہتا ہوں، جمہوریت میں تنقید جمہوریت کا حسن ہے، جناب سپیکر! کبھی کبھی ایسی باتیں آتی ہیں، اسمبلی میں جو ہمارے ڈسٹرکٹ سے اس کا تعلق ہوتا ہے تو ہماری بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اپنی رائے اور اپنی تجاویز اس مسئلے پر اس ہاؤس کے سامنے پیش کریں۔ میرا محترم قائد اپوزیشن اکرم خان درانی صاحب میرے ڈسٹرکٹ سے تعلق رکھتا ہے، ہمارا بزرگ سیاستدان ہے، چیف منسٹر رہ چکے ہیں، وفاقی منسٹر رہ چکے ہیں، ہم ان کی قدر کرتے ہیں، اکرم خان درانی صاحب نے اپنی تقریر میں میرے روڈ کا ایک حوالہ دیا جس کا نام میریانہ روڈ ہے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری تکلیف کو، میرے حلقے کے عوام کی تکلیف کو اسمبلی میں بیان کیا جو ایک حقیقت ہے، وہاں جو یہ پانچ روڈوں میں سے، بنوں ڈسٹرکٹ ہے اور Allocation نہ ہونے کے برابر ہے لیکن درانی صاحب سے ایک گلہ بھی ہے کہ بنوں کے چیف منسٹر بھی رہ چکے ہیں، اس اسمبلی میں اگر وہ اپنے ٹائم میں اس روڈ کو بنا دیتے تو آج ہمیں اس Allocation کی فکر نہ ہوتی، تقریباً ڈیڑھ سال تک اس روڈ پر خفیہ سیاسی ہاتھ کے ذریعے Stay لیا گیا اور اس وقت میری صوبائی حکومت کے ساتھ فنڈ بہت زیادہ تھا لیکن جان بوجھ کر سیاسی لوگوں نے میرا ترقیاتی کام جو میرے عوام کی سکیم تھی، میرا ذاتی نہیں تھا، وہ روکا گیا تو مجھے اس پر بھی افسوس ہے۔ میں نے جو آیت بیان کی، اس کا مقصد یہ ہے کہ نیکی کے کام میں ہم ایک دوسرے کی مدد کریں۔ جناب سپیکر صاحب! دوسرا مسئلہ میرے ڈسٹرکٹ بنوں کا، میں اکرم خان درانی صاحب کو Appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے بنوں کو اکرم خان درانی کے نام پر ایک ایجوکیشن کا ادارہ دیا ہے اور وہاں تقریباً ایک سال سے پرنسپل اور اساتذہ کے ساتھ اور سٹوڈنٹس کے درمیان جھگڑا آ رہا ہے، یہ جھگڑا کسی نے بھی حل نہیں کیا اور بلآخر یہاں تک حالات پہنچ گئے کہ پرنسپل صاحب نے سٹوڈنٹس پر فائرنگ کی، پچیس سٹوڈنٹس کو حوالات میں بند کیا گیا اور اس میں یہ BoG بیٹھ گیا، میں درانی صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ ادارہ آپ کے نام پہ قائم ہے اور ہمارے بچے بھی وہاں پڑھتے ہیں، ہم نے کوئی سیاسی تفریق نہیں کی ہے، لہذا یہ پرنسپل صاحب اس ادارے کو تباہ کر رہا ہے، جنوری میں اس پرنسپل کا Tenure ختم ہو چکا ہے تو آیا اس صوبے میں اور قابل لوگ

نہیں ہیں؟ ایک قابل، ایمان دار اور ذمہ دار پرنسپل کو وہاں لگانا چاہیئے تاکہ اس ادارے کو بھی بچایا جا سکے اور وہاں کے سٹوڈنٹس کا ٹائم ضائع نہ ہو اور والدین کا جو پیسہ ہے، وہ بھی اپنے بچوں پر ایک سرمایہ ثابت ہو جائے۔ جناب سپیکر! میرا ایک اور مسئلہ، اکرم خان درانی صاحب سے ہمارا یہ بھی گلہ ہے کہ وہ ہمارے چیف منسٹر صاحب تھے، ہم نے ان کو سپورٹ کیا تھا اس وقت، لیکن بنوں میں تحریک انصاف کی حکومت ہی نے تین تحصیلیں منظور کیں اور ایک سب تحصیل، پھر خفیہ سیاسی ہاتھ نے ہماری تحصیل کے نام کو ایک ایشو بنا دیا اور مختلف اقوام میں میرے حلقے کے عوام کو تقسیم کیا گیا، بنوچی اور وزیر کے نام پر، ورنہ وہ ہمارے سارے بھائی ہیں، کوئی فرق نہیں ہے، سب کی ترقی ہماری ذمہ داری ہے کیونکہ سب نے ہمیں ووٹ دیا ہے، جناب سپیکر صاحب! ابھی وہ مسئلہ حل ہو گیا، ابھی میں آپ کی چیئر کے توسط سے ایک ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہاں کے ڈپٹی کمشنر بار بار جگہ کا تعین تبدیل کرتا رہتا ہے تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Shah Muhammad Wazir Sahib, specific to budget please.

<u>جناب شاہ محمد خان:</u> یہ سرکاری سکیمیں ہیں جناب سپیکر صاحب! اس پر گورنمنٹ کا پیسہ خرچ ہو رہا ہے، یہ اے ڈی پی کا حصہ ہے، اس وجہ سے تاکہ ہماری جو سکیمیں ہیں، وہ بروقت تکمیل تک پہنچ سکیں اور عوام اس سے مستفید ہو سکیں، عوام میں ہماری پارٹی کا گراف بلند ہو سکے، اس وجہ سے اس کی بات کر رہا ہوں۔ اگر وہاں کے ڈپٹی کمشنر صاحب صوبے میں اکثر، بہت ایماندار ڈپٹی کمشنر صاحب لیکن بعض بروقت کام نہیں کرتے، صوبائی حکومت کا جو وژن ہے، جو پالیسی ہے، اس کو Implement نہیں کرتے ہیں تو اس سے ہماری سکیمیں ڈراپ ہوتی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میرا صوبائی حکومت سے یہ مطالبہ، میں وہاں ذمہ دار ہوں صوبائی حکومت کا تاکہ یہ سکیم بروقت مکمل ہو سکے، جناب سپیکر صاحب! ہماری پچھلی اے ڈی پی میں دو سکیمیں تھیں، ایک سوشل ویلفیئر، بنوں سوشل ویلفیئر کمپلیکس، دوسری لائیو سٹاک ریسرچ لیبارٹری، میں آپ کے توسط سے ایگریکلچر منسٹر سے اور سوشل ویلفیئر منسٹر سے اپیل کرتا ہوں، گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس اے ڈی پی میں وہ ڈراپ ہو چکی ہیں، مجھ سے پہلے عنایت اللہ صاحب نے بھی یہی ریکویسٹ کی ہے، لہذا میری یہ دو سکیمیں اے ڈی پی میں بحال کریں جو اور یجنل اے ڈی پی آتی ہے، اس میں شامل کریں تاکہ بنوں کے عوام کی جو مایوسی ہو وہ دور ہو جائے۔ جناب سپیکر صاحب! ضلع بنوں میں ٹورازم کا کوئی منصوبہ نہیں ہے، عاطف خان صاحب! آپ کی توجہ چاہتا ہوں، ٹورازم کا کوئی منصوبہ نہیں ہے، بنوں، لکی اور نارتھ وزیرستان، شمالی وزیرستان، ان تینوں کیلئے ایک ٹورازم کا منصوبہ چاہیئے، اس اے ڈی پی میں شامل کرنا چاہیئے کیونکہ یہاں کے عوام دہشتگردی سے نفسیاتی طور پر مریض ہو چکے ہیں

تو باران ڈیم میں ایک سرکاری زمین پڑی ہے، وہاں ایک خوبصورت ٹورازم اس اے ڈی پی میں شامل کریں، خاص کر عاطف خان صاحب بیٹھے ہیں تاکہ ان تین ضلعوں کے عوام اس سے مستفید ہو سکیں اور ان کے جو نفسیاتی امراض ہیں، اس میں کافی یہ مددگار ثابت ہوگی اور انکم بھی آئے گی، ویسے بھی باران ڈیم کیلئے ساڑھے پانچ ارب کا منصوبہ صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت نے منظور کیا ہے تو اگر یہ ٹورازم بھی وہاں تعمیر ہو جائے، ایک سکیم، تو یہ ایک انتہائی اچھا اقدام ہوگا۔ اس کے علاوہ ایم ایم اے کے دور میں منصوبے شروع ہو چکے تھے، میں تحریک انصاف کی حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بنوں میڈیکل کالج پر 935 ملین کا خرچہ کیا گیا، تحریک انصاف کی حکومت میں اور میڈیکل کالج بنوں، میڈیکل کالج خلیفہ گل نواز ہسپتال پر 2903، انتیس سو ملین کا خرچہ پانچ سالہ دور میں سابقہ صوبائی حکومت جو تحریک انصاف کی حکومت تھی، اس نے بنوں کے ساتھ یہ احسان کیا ہے، میں سابقہ حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔

<u>جناب شاہ محمد خان:</u> جناب سپیکر صاحب! جناب درانی صاحب نے کل ایک مطالبہ کیا، بہت اچھا مطالبہ کیا کہ سابقہ تینوں حکومتوں نے جتنے بھی قرضے لیے ہیں، ان قرضوں کو وزیر خزانہ صاحب ہاؤس کے سامنے پیش کریں، میں یہ بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس میں اضافہ کیا جائے، اس کے ساتھ ساتھ مرکز یا تینوں مرکزی حکومتوں کے قرضوں کا جتنا بھی تخمینہ ہے، وہ بھی اس ہاؤس کے سامنے پیش کیا جائے، 2002 سے لے کر 2018 تک، بہت فرق ہے کیونکہ اس وقت یہ اے ڈی پی جو تھی، اس کو بھی پیش کیا جائے کہ اس کا تخمینہ کیا تھا؟ اور موجودہ اے ڈی پی کا تخمینہ بھی پیش کریں اور ڈالر کا اس وقت ڈالر کی قیمت کیا تھی یا اب کیا ہے؟ اس وقت کی بھرتیاں کتنی تھیں، موجودہ حکومت نے کتنی بھرتیاں کیں؟ تو اس کیلئے فنڈز بھی زیادہ ہو رہے ہیں، Increasement ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر! میرا کسی کے ساتھ ذاتی اختلاف نہیں ہے لیکن تنقید جمہوریت کا حسن ہے، ہم اصلاح کیلئے یہ کر رہے ہیں اور اپوزیشن کے کردار کو بھی سراہتا ہوں کہ وہ اصلاح کیلئے تنقید ضرور کرے، یہ اس کا آئینی اور قانونی حق ہے۔ بہت شکریہ، مہربانی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, Shah Muhammad. Laiq Khan Sahib. Personal Explanation, Akram Khan Durrani Sahib!

ذاتی وضاحت

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر صاحب! جس روڈ کا میں نے ذکر کیا تھا، میریان روڈ، اس پر میری حکومت میں یہ ایک چھوٹا سا راستہ تھا اور میری حکومت نے اس کو روڈ بنایا اور اس پر میں

نے 12 کروڑ روپے خرچ کئے ہیں، یہ بھی ذرا آپ نکال لیں اور اچھا خاصا روڈ تھا لیکن وہ اس طرح اکھیڑ دیا گیا، ابھی پانچ سالوں میں میں نے تو اپنے ضلع کے لوگوں کی فریاد آپ کے سامنے رکھی، اس ہاؤس کے سامنے، جس کے 37 کروڑ روپے منظور ہوئے اور بمشکل پانچ سالوں میں صرف 7 کروڑ ریلیز ہوئے تو اس کیلئے پانچ حکومتیں ہونی چاہئیں چونکہ سات پانچ پینتیس (7x5=35) ہے نا تو یہ پانچ حکومتیں آئیں گی تو میرے ضلعے کا روڈ بنے گا، مجھے تو آپ یہ ضرور نکالیں کہ یہ راستہ تھا، روڈ نہیں تھا، میں نے اس کو روڈ بنایا، اس پر 12 کروڑ روپے میرے وقت میں خرچ ہو چکے ہیں۔ میری ابھی بھی یہ درخواست ہے، خدا کی قسم وہاں کے لوگ جو ہیں وہ Chest Infection میں مبتلا ہیں، میں آپ سے درخواست کروں گا اور آپ کو بنوں لے کر ذرا اس روڈ پر آپ کو ایک وزٹ کرواؤں گا اور وہاں سے روزانہ احتجاج ہوتے ہیں، تو میرا کردار جو ہے نا وہ تو بنوں کا نہیں ہے، میں پورے صوبے کا اپوزیشن لیڈر ہوں، میں بونیر پر بھی بات کروں گا، میں چترال پر بھی بات کروں گا، میں پورے صوبے پر بات کروں گا۔ دوسرا، تحصیل کی بات آ گئی، میں کبھی سیاسی مسئلے کو نہیں چھیڑتا، ابھی جہاں پر تحصیل بنائی، شہر کے لوگ بھی وہاں پہاڑ میں جائیں گے، ابھی مسئلہ حل نہیں ہے جی، پرسوں میرے گھر پر دو یونین کونسل جانی خیل کے لوگ آ گئے اور جانی خیل کے لوگ میرے سامنے رو پڑے کہ خدارا ہمیں کدھر آپ لے جاتے ہیں؟ ہم جب شہر آ جاتے ہیں تو دس کام اور بھی کر لیتے ہیں اور تحصیل کا بھی کر لیتے ہیں، ابھی میں آپ کے حوالے سے صوبائی گورنمنٹ سے پوچھتا ہوں کہ جن لوگوں کو آپ کسی تحصیل میں دیں گے، اس میں ان لوگوں کی مرضی ضرور شامل ہوگی کہ ان کیلئے سہولت ہے کہ نہیں ہے اور اس کیلئے تو اتنا سنگین مسئلہ تھا کہ چیف منسٹر صاحب نے یہاں پر سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ، سیکرٹری فنانس اور ایس ایم بی آر کی کمیٹی بنائی اور آج بھی میں اس ایوان میں کہتا ہوں کہ میں بکا خیل تحصیل کے حق میں ہوں، بکا خیل تحصیل ہو لیکن دو یونین کونسل تو جانی خیل کی ہیں، اس کی عورتیں، اس کے بچے اگر آپ چاہتے ہیں تو میں پانچ چھ سو گاڑیوں کا انتظام کر کے دو یونین کونسل کے جتنے بھی افراد ہیں، اس یونین کونسل کے، اسمبلی کے باہر میں آپ کیلئے لاؤں گا اور تعداد بتاؤں گا کہ اس یونین کونسل میں اتنی آبادی ہے، اس کے حق میں ایک آدمی پوری دو یونین کونسل کا نہیں ہے۔ ابھی آتے ہیں، چونکہ میں نے ادارے صرف بنوں میں نہیں بنائے ہیں، میں نے اس صوبے میں جو کام کیا ہے، میں آپ کو یہ بھی درخواست کروں گا کہ میرے وقت میں جتنی یونیورسٹیاں بنیں، میرے وقت میں جتنے کالجز بنے اور میرے وقت میں خان قیوم، عبدالرب نشتر کے بعد جو ادارے بنے، وہ بھی اس صوبے میں لے

آئیں کہ اس کے بعد کس نے لائے ہیں؟ اس میں صوابی کا ایک بہترین ماڈل سکول ہے، اس میں بنوں کا 'اکرم خان درانی کالج' ہے، اس میں ڈی آئی خان کا 'مفتی محمود کالج' ہے اور میں صرف آپ کے ذریعے، آپ اس پر اس صوبائی اسمبلی کے دو ممبران اپوزیشن کے بنادیں اور دو ممبران میرے بھائی ہیں جو اس سائڈ پر بیٹھے ہیں، لیکن میرا اعتماد اس ہاؤس پر بہت زیادہ ہے، اب اس گورنمنٹ کے دو بنادیں اور دو اس پوزیشن کے، وہ آپ اس پر مقرر کریں کہ وہ ذرا بنوں جائیں، پرنسپل کے بارے میں پوچھیں کہ پرنسپل کس طرح کا آدمی ہے؟ میں نے نہیں لگایا، یہ پرویز خٹک صاحب نے پچھلی حکومت میں لگایا ہے اور وہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے لگایا ہے لیکن میں خراج تحسین پیش کروں اس پرنسپل پر کہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے ایک اچھا کام کیا ہے، ابھی آپ دو دو ممبران بنادیں اور اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں، اگر پورے صوبے میں اس پرنسپل کا رزلٹ، جتنے بھی یہاں پر آپ کے ایڈورڈز کالج ہے، آپ کا یوپی ایس ہے اور اس بیک ورڈ ایریا کا رزلٹ اس سے بہتر نہ ہو، پورے ڈویژن میں تو پھر اس پرنسپل کو آپ پھانسی کی سزا دے دیں لیکن اگر ایک آدمی ہے اور وہ اس ملک کیلئے ایسے بندے پیدا کرتے ہیں جس میں اس سال اس سکول سے پانچ بندے آرمی میں چلے گئے، پچیس بندے ٹاپ ٹین میں آئے ہیں، میڈیکل، انجینئرنگ میں اور اس صوبے کے سرکاری سکولوں کا رزلٹ بھی، میں ایک سوال کے ذریعے پوچھوں گا کہ اس صوبے کے کتنے سکولز ہیں اور اس میں لڑکے کتنے پاس ہوئے ہیں؟ اور ان سکولوں میں کتنی تبدیلی آئی ہے جو ٹاپ ٹین کا کوئی ایک سکول کا لڑکا بھی آیا ہو تو میرے خیال میں ایسی باتیں یہاں پر پیش نہ کی جائیں کہ میری حیثیت سے کوئی دوسرا آدمی فائدہ اٹھائے کہ میں اس کا مخالف ہوں، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میرے دوست کا بیٹا ہے لیکن یہ میری دس سال سیکورٹی کا حصہ بھی رہا ہے اور میرے ساتھ تھا، میرا برخوردار ہے اور یقین جانیئے کہ میں نے اپنے برخوردار جیسا رکھا ہے۔۔۔۔

جناب شاہ محمد خان: جناب سپیکر! میں بھی تھوڑا سا کچھ کہنا چاہتا ہوں، اس بارے میں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، درانی صاحب۔ اصل میں This is budget debate وہ Self Explanation پر آئے تھے تو یہ پھر کسی اور وقت کیلئے یہ بحث رکھ لیں گے۔

جناب شاہ محمد خان: جناب سپیکر! میں مختصر بات کروں گا اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شاہ محمد وزیر صاحب! ایک دو منٹ کیلئے۔

جناب شاہ محمد خان: درانی صاحب نے دو باتیں کیں، ایک تحصیل کی بات کی، میرا حلقہ ہے، میں نے جانی خیل کیلئے سب تحصیل بنائی ہے، درانی صاحب نے جتنی بھی سکیمیں منظور کیں، اپنے ناموں پر، اکرم خان درانی کالج، خلیفہ گل نواز کالج لیکن بکا خیل کا نام جب آ گیا تو اس نے سیاسی ایشو بنا دیا۔ جہاں تک سیکورٹی کا تعلق ہے تو میں نے اپنے باپ کی سیکورٹی نہیں کی ہے، درانی صاحب کا اپنا جو وقت تھا پہلے وہ یاد کریں، اس پر شکر ادا کریں، ہم بھی شکر ادا کریں خدا کا اور آپ بھی 2002ء سے پہلے جو پوزیشن تھی، وہ یاد کریں اور آج بھی یاد کریں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب لائق محمد خان صاحب!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ کیلئے بولنے کا موقع دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں سر، پلیز پلیز، مسئلہ خراب ہو گا۔

قائد حزب اختلاف: بس دو منٹ کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بعد میں میں دے دیتا ہوں، لائق خان کے بعد دیتا ہوں، لائق خان کے بعد موقع دیتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! مجھے Personal explanation پر دو منٹ کا موقع دیں، خلیفہ گل نواز انگریزوں کی کتابوں میں بھی ہے اور پاکستان کی جو بھی لائبریری ہے، اس میں خلیفہ گل نواز ہو گا اور اس خلیفہ گل نواز نے انگریزوں کے خلاف لڑ کر اپنے ضلع بنوں سے سن 1930ء میں انہوں نے ہجرت کی، میرا ریکارڈ یہاں پر منگوالیں، خلیفہ گل نواز کی جتنی جائیداد تھی، انگریزوں نے نیلام کی، تین گاؤں میں میرے گھر تھے، ان کو بموں سے اڑایا گیا اور جب خلیفہ گل نواز فقیر اپی کا سیکنڈ ان کمانڈ تھا، جنرل تھا، اس نے انگریزوں کے سر کاٹ دیئے تھے اور جب سن 48ء میں واپس آیا تو جس گورنمنٹ کے قانون کیلئے میرے باپ دادا نے اپنی جائیداد نیلام کی تھی، مجھے ایک مرلہ اس آئین اور قانون نے نہیں دیا، چونکہ ہم نے اسی انگریز کے قانون کے خلاف قربانی دی تھی لیکن انگریز کا قانون پھر حاوی ہوا اور میری جائیداد جو نیلام ہوئی تھی، وہ مجھے انگریز کے قانون نے واپس نہیں دی، بنوں کا جرگہ بیٹھ گیا اور بنوں کے جرگے نے اس میں اس خاندان کے بہت سے لوگ قتل ہوئے تھے جس نے نیلامی میں میری جائیداد لی تھی، مجھ پر اس جرگے نے خون بہا لگایا اور مجھے وہ 50 روپے فی کنال میری جائیداد آکشن ہوئی ہے، ایس ایم بی آر سے پوچھ لیں، ریکارڈ پر ہے اور جرگے نے فیصلہ کیا، مجھے سو روپے کنال پر اپنی جائیداد، اس پاکستان

نے مجھے ایک مرلہ زمین نہیں دی ہے لیکن اس پاکستان کیلئے میری تین گاؤں میں جو جائیداد تھی، وہ میں نے آکشن کی ہے، میں اس خلیفہ گل نواز کا اور اس غلام قادر خان درانی کا بیٹا ہوں (تالیاں) جو اس کی تاریخ بھی ہے لیکن وہ میں نہیں دہرانا چاہتا ہوں، شاد محمد خان کو میں پھر بھی کہتا ہوں، یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں لیکن ویڈیو میں آپ کے سامنے لاؤنگا اور وہ ویڈیو پھر آپ ہاؤس میں بتادیں، بڑی نوازش ہو گی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ کوشش کریں، مہربانی کر کے بڑے اچھے انداز میں ہم ہاؤس Run کر رہے ہیں اور کوئی Personal attack کسی پر کوئی نہ کریں، Purely پارلیمنٹری انداز میں جو چیزیں ہیں، ان کو لے کر آگے بڑھنا چاہیئے۔ آج چونکہ بجٹ کی بات ہے، صرف Specific بجٹ کے اوپر بات ہونی چاہیئے، اس کی خوبی بیان کرتے ہیں یا خامی بیان کرتے ہیں، اسی طرف رہنا چاہیئے۔ جناب لائق محمد خان صاحب!

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 19-2018 پر عمومی بحث

جناب لائق محمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں ذاتی طور پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ کل آپ ایم پی اے ہاسٹل گئے اور وہاں پر جو کام لگا ہوا ہے یا ایم پی اے صاحبان کی سہولت کیلئے آپ نے جو ہدایات دی ہیں، انتہائی مشکور ہوں آپکا۔ جناب سپیکر! میرا تعلق جس ضلع سے ہے، چار سو سال وہ ضلع ٹرائیبل رہا، اس کے بعد ٹرائیبل کے دوران جناب درانی صاحب ہمارے وزیر اعلیٰ تھے، انہوں نے فری فنڈ مہیا کیا اور کافی کام ہوئے، اس کے بعد اللہ اللہ کر کے ان غریب لوگوں کے اور اس پسماندہ ضلعے کے عوام کی اللہ نے سنی۔ امیر حیدر ہوتی صاحب، وزیر اعلی بنے، وزیر اعلی بنتے ہوئے اس نے کالا ڈھاکہ کو تورغر کا نام دیکر ضلع بنایا جس کا صدر مقام آج جربہ ہے اور ساتھ پانچ ارب روپے پیکیج بھی دیا جس سے آپ یقین کریں، مانسہرہ ایبٹ آباد سے اچھی بلڈنگز وہاں پر تیار ہوئیں، اچھی سڑکیں بنیں، اچھے کام ہوئے، بہت ہی پسماندگی کم ہوئی، ضلع تورغر کے زیادہ لوگ وہ کراچی میں محنت مزدوری کیلئے چلے جاتے ہیں، تقریباً 60 percent لوگ لیکن درانی صاحب نے جو فنڈ دیا اور امیر حیدر خان ہوتی نے جو ضلع دیا، تقریباً 30 percent لوگ واپس آ گئے، ان کو یہاں پر روزگار ملا، ڈھائی ہزار لوگ پولیس میں بھرتی ہوئے، اسی طرح اور محکموں میں بھی کافی بھرتی ہوئی، کام شروع ہوئے۔ اس کے بعد پی ٹی آئی کی حکومت آئی، پرویز خٹک صاحب نے بڑی مہربانی کی جو بات ٹھیک ہے، اس کو ٹھیک کہنا چاہیئے۔ چھ ارب روپے کا پیکیج جناب پرویز خٹک صاحب نے تورغر کیلئے دیا، میں ان کا بڑا مشکور ہوں لیکن ہوا یہ کہ یہ سننے والی بات ہے اور اگر ہو سکے

تو اس پر آپ پارلیمانی کمیٹی تشکیل دے دیں کہ دو ارب روپے ٹینڈر ہوئے، ایک ارب روپے کرپشن ہوئی اس میں، ایک ارب روپیہ جو میں ذاتی طور پر موقع پر جا کر ثابت کر سکتا ہوں، ایک ارب کی کرپشن ہو گئی جس میں سی اینڈ ڈبلیو اور ڈی ایم اے جربہ، اس طرح ہوا کہ ٹینڈر ہو کر جو بل بنے، وہ ایم پی اے ہاسٹل میں بنے، سائٹ پر وہ شوکت نام کا انجینئر ہے، اس سے میں نے پوچھا کہ میرے بھائی آپ نے یہ جو بل دیئے ہیں، روڈ کہاں پر ہے؟ اس کو سائٹ کا بھی پتہ نہیں ہے کہ میں نے کہاں پر پیسے دیئے ہیں، یہ میں فلور آف دی ہاؤس یہ بات کہہ رہا ہوں، اگر میں ثابت نہ کر سکا جو سزا آپ مجھے دینگے قانون کے مطابق، وہ میں تیار ہوں لیکن اگر آپ نے اس کی کمیٹی نہ بنائی، ایک ارب روپے کی کرپشن انہوں نے کی، جس میں سی اینڈ ڈبلیو اور ڈی ایم اے جربہ، میں نے سارا ریکارڈ اپنے پاس منگوا لیا ہے، میں ان شاء اللہ آپ کو مہیا کرونگا، آپ پارلیمانی کمیٹی بنا دیں، ہو سکے تو مہربانی کر کے عاطف خان کو اس کا چیئرمین بنا دیں، ہم اس کے ساتھ جائینگے، اگر عاطف خان فارغ نہیں ہیں تو سلطان خان کو بنا دیں، میں ان کے ساتھ جاؤنگا، موقع پر میں ثابت کرونگا، ثابت نہ کر سکا تو جو سزا مجھے آپ دینگے، مجھے منظور ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! ایسا پسماندہ ضلع جس کو حیدر خان، درانی صاحب نے اور وزیر اعلیٰ پرویز خٹک نے اس کی پسماندگی دور کرنے کیلئے پیسے دیئے اور ان غریبوں کے پیسے لوٹ لئے۔ دوسری گزارش ہمارا تورغر میں سوائے ڈی سی، ڈی پی او کے علاوہ تمام افسران جو ہیں، ان کی گاڑیاں سوات، بشام، مینگورہ، ایبٹ آباد، مانسہرہ میں پھرتی ہیں، ان کے ساتھ وہاں پر رہائشی اچھے بنگلے بنے ہوئے ہیں لیکن وہ لوگ وہاں پر نہیں رہتے، میں نے ان کو پہلے دن جا کے یہ کہا تھا کہ آپ کا یہ پسماندہ ضلع ہے اور یہاں پر رہنا پڑیگا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> لائق خان صاحب! آپ اس پر کوسچن Put کریں اور ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آئے گا اور جیسے ہی جواب آ جاتا ہے، اگر اس سے ہم Satisfy ہوں کیونکہ ایک بلین کرپشن کی آپ بات کر رہے ہیں، It`s too much، تو ہم ڈیپارٹمنٹ سے ایک جواب لے لیتے ہیں، آپ ہی لکھیں گے، وہ کوسچن Put کرینگے اور پھر اس کے بعد ہم کمیٹی بھی بنا سکتے ہیں، سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی ڈال سکتے ہیں لیکن ڈیپارٹمنٹ سے ہم جواب لے لیں تا کہ ایک چیز ٹیبل پر ہمارے سامنے آ جائے اور یہ بہت بڑی بات ہے، It should be proved.

<u>جناب لائق محمد خان:</u> شکریہ، جناب سپیکر! میں ان شاء اللہ جس طرح آپ نے کہا ہے، میں اس طرح عمل کرونگا لیکن کمیٹی جو ہے، اسمبلی میں سپیکر نے بنانی ہے، چونکہ میں قومی اسمبلی میں رہا ہوں، آپ بھی میرے ساتھ رہے ہیں، یہ ساری باتیں مجھے اور آپ کو بھی علم ہے تو مہربانی کر کے کمیٹی جو ہے وہ آپ نے

بنانا ہو گی کیونکہ اس کا اس کے ساتھ تعلق نہیں ہے، آپ ضرور اپنی جو چیز ڈیپارٹمنٹ سے منگواتے ہیں، منگوالیں۔ دوسری چیز پر آپ ذرا توجہ دیں، ہمارے جو آفیسرز ہیں، ڈی سی، ڈی پی او اور ایس پی کے علاوہ سارے ایبٹ آباد، مانسہرہ، بشام، سوات اور یہاں پر رہتے ہیں، ان سے اس وقت بھی اگر آپ چیک کریں تو ان کی ساری گاڑیاں جو ہیں وہ مانسہرہ، ایبٹ آباد اور اس میں پھرتی ہونگی، مہربانی کر کے یہ نیا ضلع ہے، اس کی ترقی کیلئے وہ آفیسرز جو ہیں، ان کا وہاں پر رہنا انتہائی ضروری ہے، میں آپ کا مشکور ہونگا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک دو منٹ اور۔

<u>جناب لائق محمد خان:</u> ایک منٹ سر، ایک منٹ سر، مجھے علم ہے، میں نے آپ سے مقابلہ کیا ہے، آپ مجھے کب چھوڑتے ہیں، جناب سپیکر! آپ میرے دوست بھی ہیں، میں ایسے ہی کہہ رہا تھا۔ جناب سپیکر! دوسری گزارش یہ ہے کہ سب سے Important مسئلہ ہمارے صوبے کا یہ ہے، میرا خیال ہے کہ ہمارے جو فنانس منسٹر ہیں، فنانس منسٹر بڑے پڑھے لکھے آدمی ہیں، بڑے خاندانی، بڑے اچھے آدمی ہیں، میں یہ گزارش کروں کہ ہمارے صوبے میں سب سے Important چیز جو ہے، وہ برندو خوڑ ڈیم ہے جس کی فیزیبلٹی یا ورکنگ پلان میں یہ لکھا ہے یا شاید منسٹر صاحب نے پڑھا ہو کہ ہمارے پورے پاکستان میں سب سے کم لاگت پر، سب سے کم لاگت پر یہ ڈیم بنے گا اور سب سے زیادہ بجلی یہ ڈیم مہیا کریگا۔ دو چیزیں نوٹ کر لیں، پہلی بات سب سے کم لاگت اور سب سے زیادہ بجلی، یہ برندو خوڑ ڈیم سے میسر ہو گی۔ اب میں نے جو کتاب پڑھی، اس میں صرف نام لکھا ہے اس کا، چونکہ اس کی فیزیبلٹی اس کی 'اپروول' سب کچھ ہو گیا ہے لیکن اس کا نام لکھا ہے، آگے اس کے پیسے نہیں لکھے کہ برندو خوڑ ڈیم، بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف ہم چندے کر رہے ہیں ڈیموں کیلئے اور رو رہے ہیں کہ بجلی نہیں ہے اور دوسری طرف اتنی آسان اور اتنی سستی اور اتنی کم لاگت پر ایک بڑا ڈیم بن رہا ہے، اس کیلئے اس بجٹ میں پیسے نہیں رکھے، آپ خود سوچ لیں اس بات کو، میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ ان دو باتوں پر ایک خوڑ ڈیم اور جو یہ کرپشن ہوئی ہے اور یہ کرپشن میں خود ثابت کرونگا خدا کے فضل سے، بڑی مہربانی، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> بہت شکریہ۔ جناب فیصل زیب صاحب، ایم پی اے!

<u>جناب فیصل زیب:</u> اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر! صوبائی بجٹ پر تو پارلیمانی لیڈرز اور اراکین اسمبلی نے بہت تفصیلی بات کی، میں اس میں اور آگے نہیں جانا چاہتا کہ یہ بجٹ

کتنے خسارے کا ہے یا اس بجٹ میں کتنے حقائق چھپائے گئے ہیں یا یہ بجٹ کتنے جھوٹ پر مبنی ہے؟ جناب سپیکر! میرا تعلق صوبے کے سب سے پسماندہ ضلع شانگلہ سے ہے جس میں والئی سوات کے بعد آج تک کوئی بڑا ترقیاتی کام نہیں کیا گیا، سوائے ایک دو بڑے پراجیکٹس کے اور وہ بھی فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے صوبائی صدر اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ جناب امیر حیدر خان ہوتی صاحب نے کئے تھے (تالیاں) جناب سپیکر! آپ یقین کریں کہ میرے حلقے میں جو مسائل ہیں، جب مجھے بتایا گیا کہ 90 percent schemes, ongoing schemes کیلئے فنڈ ہو گا اور 10 percent new programmes کیلئے نہیں ہو گا لیکن بہت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ اے ڈی پی بک میں On going schemes کا نام ونشان تک نہیں ہے، سوائے دو چار کلو میٹر روڈ اور ایک آدھ پرائمری سکول کے، جناب سپیکر! یہ کہاں کا انصاف ہے، کیا ضلع شانگلہ اس صوبے کا حصہ نہیں، کیا ضلع شانگلہ کے عوام کا تعلق اس صوبے سے نہیں، یا ضلع شانگلہ کے لوگ محب وطن پاکستانی نہیں؟ جناب سپیکر! یہاں پر تعلیمی نظام کی تبدیلی کی بات ہوتی ہے، میرے حلقے میں چار تحصیل ہیں، چکیسر، مارتونگ، پورن، مخوزی لیکن بہت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ صرف دو بوائز کالجز ہیں، گرلز کالج کا تو نام ونشان تک وہاں پر نہیں ہے، اگر بوائز کالج جو ہے تو یہاں پر نوشہرہ کیلئے ہاسٹل بن رہے ہیں، ہمارے وہاں پر بوائز کالج کا حال دیکھیں، واش رومز بھی ٹوٹے پھوٹے اور کلاس رومز کا بھی برا حال ہے۔ جناب سپیکر! میرا گاؤں سب سے بڑا ہے، میرے علاقے کا لیکن میرے پرائمری سکول کے بچے ٹینٹ میں پڑھ رہے ہیں، تعلیم حاصل کر رہے ہیں، گرلز پرائمری تک نہیں ہے۔ صحت کی بات کی جاتی ہے، صحت کارڈ کے بڑے پراجیکٹ کی بات کی جاتی ہے لیکن میرا علاقہ، میرا حلقہ تو اس سے بھی محروم ہے۔ جناب سپیکر! ہمارے ہاسپیٹل میں جو کہ پورن تحصیل میں ہے، فرسٹ ایڈ کا سسٹم نہیں، میڈیسن نہیں، یہاں تک کہ اپینڈیکس کا آپریشن وہاں پر نہیں ہو سکتا، میرے اپنے گاؤں کے بی ایچ یو کا حال دیکھیں کہ اگر ڈاکٹر بیٹھ کر Patient کا معائنہ کریگا تو Patient کھڑا ہو گا اور اگر Patient بیٹھے گا تو ڈاکٹر کھڑا ہو گا، یہ کہاں کا انصاف ہے ہمارے لوگوں کے ساتھ اور یہ کب تک چلے گا؟ ہمارے جتنے بھی ممبران رہ چکے ہیں، اچھی اچھی پوزیشن پر رہ چکے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہمارے حلقے کیلئے آج تک کسی نے توجہ نہیں دی، ہمارے روڈز کا حال دیکھیں، آپ کے بجٹ کی بک میں تو ہمارے لئے کچھ ہے ہی نہیں، کیا یہ بجٹ صرف نوشہرہ، صوابی، مردان، پشاور کیلئے ہے، سوات کیلئے ہے (تالیاں) کیا ضلع شانگلہ اس صوبے کا حصہ نہیں یا ضلع شانگلہ اس بجٹ کا حقدار نہیں،

آخر کب تک؟ جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہوگی، جیساکہ آپ ہزارہ ڈویژن پر فوکس رکھ رہے ہیں کیونکہ آپ کا تعلق ہزارہ سے ہے، میری آپ سے ریکویسٹ ہوگی کہ Kindly آپ ڈسٹرکٹ شانگلہ کو بھی توجہ دیں گے ان شاء اللہ اور ہمیں آپ سے امید ہے، منسٹر ٹورازم عاطف خان صاحب یہاں پر موجود ہیں، جناب سپیکر! بہت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ پچھلے پانچ سال کے دور میں ایڈوائزر ٹورازم یہاں پر موجود تھے لیکن افسوس کہ ضلع شانگلہ کیلئے کچھ نہ کرسکے اور صرف اور صرف ان کا ایک ہی کام تھا کہ بیوروکریسی اور سرکاری لوگوں کی پگڑیاں کس طرح اچھالونگا لیکن میری منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہوگی کہ منسٹر صاحب اپنی لسٹ میں ڈسٹرکٹ شانگلہ کو بھی ڈالیں، وہاں پر ایسے ایسے مقامات ہیں، امید ہے کہ اگر آپ نے انٹرسٹ لیا تو صوبائی حکومت کو بھی فائدہ ہوگا اور ضلعی حکومت کو بھی اس سے فائدہ ہوگا ان شاء اللہ۔ جناب سپیکر! میں زیادہ ٹائم نہیں لینا چاہتا لیکن یہاں پر ہمارے ایک ایم پی اے صاحب نے بات کی، اعتماد، اور ڈائرکٹ وار کی ہمارے اپوزیشن لیڈر پر، جناب سپیکر! اعتماد کی بات وہ تو 14 اکتوبر کو پتہ لگ گیا تھا کہ کس کا بیٹا ایم این اے بنا (تالیاں) اور وزیراعلیٰ کے حلقے میں کون ایم پی اے بنے؟ جناب سپیکر! آخر میں میں ریونیو کی بات کرونگا، یہاں پر تو مختلف فنڈز کمپلکسز کیلئے دیئے گئے، مختلف باتیں ہوئیں لیکن آپ یقین کریں کہ ہمارے حلقے میں تحصلیدار کے آفس میں، اے سی بھی وہیں پر ہے، اے اے سی بھی وہیں پر ہے، پٹواری بھی وہیں پر ہیں اور جج بھی وہیں پر ہیں، نہ کوئی بلڈنگ ہے، نہ کوئی کمپلکس ہے، برائے مہربانی آپ اس میں خود دلچسپی لیں تاکہ ہمارے یہ مسائل حل ہوں۔ آخر یہ بجٹ کا حصہ نہیں ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اپنی تقریر میں اس کو اپنی تقریر کا حصہ بناؤں۔ آپ سے میری ملاقات ہوئی تھی اور میں نے کال اٹینشن نوٹس بھی جمع کیا تھا، سب سے بڑا مسئلہ ہمارے شانگلہ کے کوئلے کی کانوں میں جتنے حادثات ہوئے ہیں، یقین کریں، ایک سال میں 359 dead bodies شانگلہ آئی ہیں لیکن افسوس کہ حکومت کی طرف سے نہ کوئی ریلیف دیا گیا اور نہ ان کو کوئلے کی جو کانیں تھیں، مالکان ہیں، ان کی طرف سے کوئی دیا گیا۔ میری آپ سے ریکویسٹ ہوگی اور ہمارے شانگلہ کے لوگ یہ برداشت نہیں کرسکتے، یہ بوجھ نہیں اٹھا سکتے، آپ اس کی کمیٹی بنائیں، وہ کمیٹی ان لوگوں کی تفصیل منگوائے اور ان کیلئے کچھ معاوضہ دیا جائے، ان کی یتیم بچوں کو معاوضہ دیا جائے۔ یہ بات یہاں پر ختم نہیں ہوگی، (تالیاں) آگے کوئلے کی کانوں کے جو مالکان ہیں، ان سے بھی بات کی جائے کہ بہت ظلم ہو رہا ہے اور ہم برداشت

نہیں کر سکتے کہ ہر مہینے میں ہم سو، ڈیڑھ سو Dead bodies شانگلہ لائیں۔ بہت شکریہ اور ان شاء اللہ بات پھر کٹ موشن پر ہو گی۔ مہربانی۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> تھوڑا سا ٹائم دے دیں، میرے خیال میں ایم پی اے صاحب نے جو واقعہ بیان کیا، یقیناً انتہائی دردناک ہے، تکلیف دہ ہے کہ خواہ وہ بلوچستان میں ہو، شانگلہ کے لوگ وہاں پر شہید ہو رہے ہیں یا درہ آدم خیل میں ہو، میں آپ سے فوری ایکشن کی درخواست کرتا ہوں، پوری اپوزیشن اور گورنمنٹ سے بھی استدعا کرتا ہوں کہ ہم اس مسئلے پر ایک ہیں اور خدارا چیف منسٹر صاحب آج ہماری اس فریاد کو لیں اور جتنی بھی اموات ہوئی ہیں، ان پانچ سالوں میں جو پچھلی گورنمنٹ تھی یا ابھی ہے، اس کا بلوچستان سے بھی وہ نکالیں کہ کتنی اموات ہوئیں ہیں اور اس صوبے سے بھی اور اس واقعے پر میرے خیال میں جتنا بھی دردناک ہے، پرسوں دوبارہ ایک آدمی اور دس دس اور بیس لاشیں جب ایک ضلع میں جاتی ہیں تو وہاں پر جو اس علاقے کا حال ہے تو آپ سے میں درخواست کرتا ہوں، گورنمنٹ سے بھی اور اپوزیشن سے بھی کہ اس واقعے کا فوری طور پر آپ نوٹس لے لیں، آپ کی بڑی نوازش ہو گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس میں After budget آپ کے ساتھ بیٹھ کے کوئی پلان کرتے ہیں کہ کوئی کمیٹی بنائیں، کوئی چیز کریں، ایک تو جو اس میں Scientific measures ہیں، ان مائنز کے اندر وہ کیا Ensure کئے گئے ہیں اور کس وجہ سے یہ واقعات ہوتے ہیں؟ تو اس میں ہم دیکھ لیں گے اور واقعی یہ انتہائی افسوس ناک واقعات ہوتے ہیں اور شانگلہ ہی زیادہ اس کا Victim ہے۔ میں سینیئر منسٹر عاطف خان صاحب سے درخواست کرونگا کہ وہ یہ Matter چیف منسٹر صاحب کے ساتھ Take up کریں کہ یہ جو ہو رہے ہیں اور اس میں Behind departments کو بھی اور ان لوگوں کو بھی جو Concerned ہیں، مائنز والے، کیوں ایسے Repeatedly واقعات ہو رہے ہیں، وہ جو Precautionary measures ہوتے ہیں، وہ لئے جاتے ہیں یا نہیں لئے جاتے؟ تو اس پر Kindly آپ ذرا خود انٹرسٹ لے کے اس ایشو میں ان کے جو ایم پی ایز ہیں، اس علاقے کے ان کو 'آن بورڈ' لے لیں اور چیف منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کے اس کا کوئی حل نکالیں۔ جی سلطان خان! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں، میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق):</u> اسی مائنز کے ایشو پر؟ سر، اگر بابک صاحب کہہ دیں تو پھر میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! آپ کہہ لیں۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر! I am very sorry کہ میں اپنی بجٹ سپیچ میں اور میرا ارادہ تھا کہ میں کٹ موشنز میں اسی پر بات کرونگا لیکن Concerned MPA Sahib نے بڑا اہم مسئلہ اٹھایا ہے اور یہ مختلف واقعات ہوئے ہیں اور یہ بد قسمتی سے بالکل کول کے ساتھ ساتھ جپسم میں اور جتنے ہماری مائنز میں یہ واقعات ہوتے رہے ہیں، بد قسمتی یہ ہے کہ جتنے بھی ہمارے لیز ہولڈرز ہیں، حکومت سے یہی ریکویسٹ ہوگی کہ ان کو بھی پابند بنائے، لیبرز کی جو رجسٹریشن کا مسئلہ ہے، وہ بھی اہم مسئلہ ہے، جب یہ کیس کورٹ میں چلا جاتا ہے تو حکومت کی طرف سے چونکہ لیبرز کی رجسٹریشن نہیں ہوتی تو قانونی طور پر جو ریلیف ہے، ان کو مل نہیں رہا، میں ریکویسٹ کرونگا، یہاں پر سینیئر منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، ساڑھے تین سو اموات کی بات ہمارے شانگلہ کے ایم پی اے صاحب نے کی تو یہی ریکویسٹ ٹھیک ہوگی کہ ان کو شہداء کے پیکیج میں شامل کیا جائے۔ بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہر ہفتے تین تین اور چار چار لاشیں خصوصاً شانگلہ جاتی ہیں اور میری یہ بھی ریکویسٹ ہے کہ جناب سپیکر! آپ ایک کمیٹی اگر بنائیں، جس میں ہمارے شانگلہ کے ایڈوائزر صاحب تو آج نہیں ہیں، وہ بھی شامل ہوں، فیصل صاحب بھی شامل ہوں، ہمارے اپوزیشن لیڈر بھی ہوں، لاء منسٹر ہوں، سینیئر منسٹر ہوں، یہ بہت سیریس مسئلہ ہے اور اس کیلئے اگر آپ ایک پارلیمانی کمیٹی بنائیں تو یہ میرے خیال میں بڑا اچھا رہے گا۔

جناب عنایت اللہ: وہاں زیادہ لوگوں کی Death ہوئی ہے، اموات ہوئی ہیں لیکن یہ ہے کہ تمام ضلعوں کے اندر اپر دیر، لوئر دیر کے اندر بھی، (مداخلت) ہاں پورے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں تو تمام ضلعوں کے اندر لوگ موجود ہیں گو کہ شانگلہ تھوڑا زیادہ متاثر ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، گورنمنٹ کے نوٹس میں آ چکا ہے اور عاطف خان صاحب! چیف منسٹر سے بات کر کے ان کی کمیٹی بنانی ہے، سب کو 'آن بورڈ' لے لیں اور اس کے ایک Solution کی طرف جائیں کہ یہ واقعات جو ہیں، ان کا تدارک ہونا چاہیئے کہ یہ ظاہر محنت مزدوری کرتے ہیں، بلوچستان میں بھی جاتے ہیں لوگ، ہمارے صوبے کے اندر، فاٹا کے اندر اور اس کے باوجود اکثر ایسے دلخراش واقعات ہوتے ہیں تو اس کا Permanent solution آپ نکالیں تاکہ اس سے یہ ممبران اسمبلی بھی مطمئن ہو جائیں اور آئندہ کیلئے اس طرح کے واقعات کا تدارک بھی ہو جائے، ٹھیک ہے۔ جناب لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! میں Shortly کیونکہ بجٹ ڈیبیٹ شروع ہے اور میں نہیں چاہتا کہ بجٹ ڈیبیٹ سے ہم ہٹ جائیں، کسی اور ایشو کے اوپر لیکن چونکہ ایشو بہت زیادہ Important ہے اور جس طرح آنریبل ممبر شانگلہ نے Raise کیا ہے، بابک صاحب اور عنایت اللہ صاحب نے جو بات کی ہے تو واقعی یہ جو Frequency of accidents ہے، یہ جو ہوتے ہیں تو بہت زیادہ تشویشناک ہیں لیکن میں صرف ہاؤس کے نوٹس میں آپ کے توسط سے لانا چاہ رہا تھا کہ تقریباً دو ہفتے پہلے ہماری ایک میٹنگ ہوئی ہے جو چیف منسٹر صاحب اس کو ہیڈ کر رہے تھے، فنانس منسٹر بھی موجود تھے، میں بھی تھا اور دو اور منسٹر صاحبان بھی تھے، تو اس پر ہماری بہت زیادہ ڈسکشن ہوئی ہے، اس مسئلے سے آگاہ بھی ہے حکومت اور اس کے جو بہت زیادہ جو یہ نقصانات ہو رہے ہیں، اس کے بارے میں بھی تشویش تھی، اس کی ہم نے کمیٹی Already بنادی ہے تو اس Aspect کو بھی، یہ جو ایکسیڈنٹس ہوتے ہیں بہت زیادہ تو ایسی کمیٹی کو، یہ میں چیف منسٹر صاحب سے کہونگا کہ اس کمیٹی کو یہ بھی مینڈیٹ دے دیا جائے کیونکہ اس میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ قانون میں کیا ترامیم لائی جائیں، جس میں Safety measures یا جس طرح ماڈرن مائننگ کی جو ٹیکنیکس ہیں، Scientifically تاکہ Safety measures اس میں زیادہ ہوں، تو میں یقین دہانی دلاتا ہوں، ہاؤس کی جو کمیٹی Already اس پر کام کر رہی ہے تو اس کو یہ مینڈیٹ دے دیں گے اور اس کے علاوہ جن علاقوں کے ممبرز ہیں، جہاں پر یہ واقعات زیادہ ہوتے ہیں یا جو Affect وہاں پر لوگ زیادہ ہوتے ہیں تو ان سے بھی Feedback ان شاء اللہ اس میں ہم لے لیں گے۔

جناب سپیکر: کمیٹی دو ایک سال میں رپورٹ دے دی گی؟ اس میں ٹائم فریم رکھیں، Fifteen days, thirty days.

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: اس سے بہت پہلے سر۔

جناب سپیکر: یہ ذرا اس میں ٹائم رکھیں۔

Minister for Law: Thank you.

جناب سپیکر: چونکہ یہ واقعات ایسے ہیں اور کمیٹیز ہم بنا کے وہ Some time بھول جاتے ہیں اور وہ کمیٹی بس، کمیٹی بھی بھول جاتی ہے اپنا کام، تو اس لئے لاء منسٹر صاحب! اس میں آپ اور فنانس منسٹر صاحب بھی ہیں، اس کمیٹی میں آپ دونوں ہیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جی ہاں، مائنز اینڈ منرلز کے منسٹر ہیں، فنانس منسٹر بھی ہیں، میں بھی ہوں اور چیف منسٹر اس کو دیکھ رہے ہیں تو سر، یہ-----

جناب سپیکر: بس ہم ہاؤس کی طرف سے آپ کو ذمہ داری دے رہے ہیں کہ آپ اس کو Expedite کرو اور ہمیں رپورٹ دیتے رہیں۔

Minister for Law: We will follow it up اورانشاءاللہ

جناب سپیکر: تاکہ جلد از جلد اس کا ریزلٹ ہم دیکھ سکیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: Back burner پر نہیں ہوگا، سر، اس کا حل ہی نکالیں گے۔

جناب سپیکر: Result oriented چیز ہونی چاہیئے۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ ضیاء اللہ بنگش صاحب!

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ، بجٹ سپیچ کے حوالے سے میں پہلے تو، سب سے پہلے میں حکومت کی جانب سے جو بجٹ پیش کیا گیا، جناب تیمور صاحب! کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ بہت زبردست سپیچ کی اور بڑے زبردست انداز میں اسمبلی میں سپیچ کی، چونکہ میں ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کو دیکھ رہا ہوں تو اس میں کافی ہماری اپوزیشن بنچز سے ایجوکیشن کے حوالے سے بہت ساری باتیں ہوئیں اور اس میں میں اپنی حکومت کی طرف سے جو ایجوکیشن میں اس دفعہ ہم کرنے جارہے ہیں، وہ میں بتادوں، کیونکہ بار بار وہاں سے آرہا ہے کہ اس بجٹ میں ایجوکیشن کیلئے نئی سکیم نہیں ہے، تو میں چاہونگا کہ میں اس پر بھی Respond کروں اور بہت ساری ایسی باتیں اس میں آئی تھیں، اکرم خان درانی صاحب کی طرف سے آئی ہیں، شیر اعظم وزیر صاحب کی طرف سے کچھ باتیں تھیں، باقی ہمارے جو اپوزیشن کے دوست تھے، ان کی طرف سے، تو سب سے پہلے میں یہ کہونگا کہ پچھلے سال کا جو ہمارا بجٹ تھا، وہ تقریباً 136 ارب روپے کا تھا، ایجوکیشن کے حوالے سے اور اس دفعہ حکومت نے اس کو بڑھاکے 146 ارب کر دیا ہے، بلکہ ٹوٹل اگر ہم ایجوکیشن کی بات کریں تو ہائر ایجوکیشن کے ساتھ کل ملا کے یہ تقریباً 167 ارب اس دفعہ ایجوکیشن کیلئے رکھا گیا اور میرے خیال میں سب سے زیادہ بجٹ جو ہے وہ ایجوکیشن کیلئے رکھا ہے کیونکہ ہماری صوبائی حکومت کا جو 'موٹو' ہے، وژن ہے کہ ہم نے اس دفعہ سب سے زیادہ کام جو کرنا ہے، وہ ایجوکیشن سیکٹر میں کرنا ہے کیونکہ جب آپ کا صوبہ ایجوکیشن میں آگے جائے گا تو ترقی Already ایجوکیشن سیکٹر سے ہی آپ کے اس میں آتی ہے، صوبے میں آتی ہے، تو میں چونکہ

اپنے ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کو دیکھوں گا، یہاں پہ میری خوش قسمتی یہ ہے کہ سردار بابک صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بھی ایجوکیشن منسٹر رہ چکے ہیں، عاطف خان صاحب رہ چکے ہیں اور ہماری صوبائی حکومت نے پچھلا جو Tenure گزرا ہے، اس میں ایجوکیشن کے حوالے سے جو پالیسیاں بنائی گئی تھیں اور اس پالیسی کی Basis پہ صوبائی حکومت نے جتنی جو ایجوکیشن ریفارمز کیں اور اس ایجوکیشن ریفارمز پہ آپ نے دیکھا کہ بہت زیادہ ہمارا ایجوکیشن سیکٹر اوپر گیا اور ایجوکیشن کا جو ایک Last independent survey جب ہوا تو اس Independent survey کی Basis پہ آپ کے صوبے کے دس بہترین اضلاع وہ پورے پاکستان میں دس بہترین اضلاع ہیں، تو یہ میرے خیال میں پاکستان تحریک انصاف کی صوبائی حکومت کا جو پچھلا Tenure گزرا ہے، اس میں میں خراج تحسین پیش کروں گا عاطف خان صاحب کو کہ ان کی جو کوشش تھی اور صوبائی حکومت کی جو کوشش تھی، اس کی وجہ سے ہمارا جو ایجوکیشن سیکٹر تھا، وہ بہت اوپر گیا، اب اس دفعہ ان شاءاللہ ہم جو کوشش کر رہے ہیں کہ اس دفعہ ہم نے ایجوکیشن سیکٹر میں کیا کرنا ہے؟ تو میں اپنے، ہمارے جو اپوزیشن کے دوست ہیں، جو ان کی طرف سے بہت زیادہ ایجوکیشن سیکٹر کے حوالے سے میں یہی کہوں گا کہ ان کی دلچسپی بھی ہے، آپ لوگوں کا بہت بہت شکریہ، اور میں چاہوں گا کہ آگے جو ہم اس چیز کو Implement کرنے جارہے ہیں پورے صوبے کیلئے، کیونکہ ایجوکیشن ایک ایسا سیکٹر ہے کہ اس میں حکومت کے ساتھ ساتھ ہم اپوزیشن کے جتنے ہمارے دوست ہیں، جتنے ایم پی ایز ہیں، میں ان کو یہ کہوں گا کہ آپ لوگوں نے اپنے اضلاع میں، میں آپ لوگوں کو یہ بھی کہ میں نے اپنے تمام ڈی ای اوز کو یہ کہا ہوا ہے کہ جتنے بھی ہمارے دوست ہیں، جتنے بھی ایم پی ایز ہیں، وہ ایک ڈیٹا ان کی طرف سے بھی ہمیں آرہا ہے اور ایک ڈیٹا آپ لوگ بھی As a monitor، آپ اپنے ضلعے میں Monitor کریں، تمام ایجوکیشن سیکٹر کو وہ ڈی ای او کی سطح پر بھی کریں، سکولوں پر بھی آپ Monitor کریں، اس کی رپورٹ ہمیں دیں، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایجوکیشن سیکٹر کو مل کر ہم آگے لے کر جائیں کیونکہ یہ صوبہ صرف حکومت یا پی ٹی آئی کا نہیں ہے، یہ اس صوبے میں جتنے بھی لوگ ہیں، وہ آپ لوگوں کا ہے، آپ لوگوں کو بھی ووٹ ملا ہوا ہے، ہمیں بھی ووٹ ملا ہوا ہے، (تالیاں) ہم نے اس سیکٹر کو آگے لے کر جانا ہے، تو میری طرف سے ان شاءاللہ، ہماری حکومت کی طرف سے آپ لوگوں کو مکمل اختیار ہوگا کہ آپ لوگ اپنے اپنے ضلعوں میں ایجوکیشن سائڈ سے آپ لوگ اس کی مکمل Monitor کریں اور میرے خیال میں جتنے یہ ساٹھ دن گزرے ہیں، جو سو دن کے ایجنڈے کے ساتھ،

ہم اپنی جو پلاننگ کر رہے ہیں، اس میں میرے خیال میں تمام جو ہمارے دوست ہیں، ان کو ہماری طرف سے جو Response ہم دے رہے ہیں، وہ میرے خیال میں آپ لوگوں کو Positive response آپ لوگوں کو مل رہا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ لوگ ہمارے ساتھ اس میں آگے بڑھیں، تو میں اپنی جو نئی سکیمیں ہیں، اس سے پہلے میں چاہوں گا کہ جو ہمارے دوستوں نے اپنی بجٹ سپیچ میں جو چیزیں کہی ہیں، اکرم خان درانی صاحب کے حوالے سے میں بات کروں گا کیونکہ انہوں نے اکرم خان درانی ماڈل سکول اینڈ کالج، اس کے حوالے سے بات کی تھی تو میں چاہوں گا کہ میں On the floor ان کو Respond کروں۔ وہاں پر سر! ایک ایشو چل رہا تھا اکرم خان درانی ماڈل سکول میں، وہاں پہ بچے سٹرائیک پر تھے اور الزام یہ تھا کہ وہاں جو ٹیچرز ہیں، ٹیچرز بچوں کو ورغلا رہے ہیں تو ہم نے اپنی بورڈ میٹنگ جب بلائی تو اس میں ہم نے سارے Facts find کئے، اس میں اکرم خان درانی صاحب کی طرف سے بھی مجھے ایک کال آئی تھی، جس طرح انہوں نے کہا تھا کہ میں نے کال کی تھی، بالکل کال آئی تھی اور میں نے اکرم خان درانی صاحب کو یہ کہا تھا کہ آپ ہمارے محترم ہیں اور ہم اس چیز کو دیکھ رہے ہیں کہ کس طریقے سے، کیونکہ سکول اور کالجز یا جتنے بھی ادارے ہیں، ہماری تحریک انصاف کی حکومت یہ چاہ رہی ہے کہ ہم نے اداروں کو سیاست سے پاک کرنا ہے کیونکہ وہاں پہ ہمیں یہ لگ رہا تھا کہ ایک جو ٹیچرز ہیں، ان کو بھی میرے خیال میں 'سیاسی بیک' مل رہی تھی اور پرنسپل صاحب کو بھی 'سیاسی بیک' مل رہی تھی، ہم اس چیز کو نہیں دیکھ رہے تھے لیکن ہم اس چیز کو دیکھ رہے تھے کہ بچے کیوں سڑک پہ آئے؟ بچوں پر جو ایک تشدد ہوا، وہ کیوں ہوا؟ تو اس چیز کو ہم دیکھ رہے تھے، پھر اس کیلئے ہم نے ایک Independent enquiry مقرر کی، تو ظاہری بات ہے کہ جب ہم انکوائری کنڈکٹ کرینگے تو اس کیلئے جن جن بندوں پر ہوگا، اگر ان پر الزام ہے تو ہم نے یہ کیا کہ ہم نے پرنسپل کو بھی معطل کیا، ہم نے ان چار ٹیچرز کو بھی معطل کیا، اس لئے معطل کیا کہ جب Independent inquiry ہوگی تو انکوائری میں اگر وہ پرنسپل پر الزام آتا ہے تو پرنسپل کو بھی فارغ کرینگے، اگر وہ ٹیچرز پہ الزام آئے گا تو ہم ٹیچرز کو بھی مکمل فارغ کر دینگے، تو میں اکرم خان درانی صاحب کو یہ کہوں گا کہ ہم نے انکوائری کی ہے اور انکوائری رکھی ہوئی ہے، انکوائری ہو رہی ہے تو اس وقت تک جب تک انکوائری نہیں مکمل نہیں ہوتی، اس وقت تک پرنسپل اور ٹیچرز جو ہیں وہ معطل رہینگے کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ایک بہترین سکول اور کالج ہے اور بنوں کے عوام کیلئے بنایا گیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس کو مزید آگے لے کر جائیں۔ شیر اعظم وزیر صاحب نے بات کی تھی کہ جی پچھلی دفعہ

سکولوں میں رنگ وروغن پہ زیادہ توجہ دی گئی تھی، تو میں ان کو یہ کہوں گا کہ جی، جب بندہ اپنا گھر مکمل کر لے، جب نیا گھر بنا لیتا ہے تو اس کے بعد ظاہری بات ہے کہ گھر میں رنگ وروغن ضروری ہوتا ہے تو ہم جب اپنے سکولوں کو بہترین انداز میں Set کریں اور ایک سٹینڈرڈ اپنے سکولوں کو دے رہے ہیں، ایک نیا، ایک ہم لے کر آئے تھے تو ظاہری بات ہے کہ ہم نے اپنے سکولوں کو ہر طریقے سے بہترین بنانا ہے کیونکہ ہم نے اپنے لوگوں کو وہ سٹینڈرڈ دینا ہے تاکہ اگر ان کو ہم Choice دے رہے ہیں کہ وہ پرائیویٹ سکول کی طرف جارہے ہیں یا وہ سرکاری سکول کی طرف آتے ہیں، یہ ہمارے سردار صاحب نے کل ایک بات کی تھی اور آج ثوبیہ بی بی نے بھی بات کی ہے کہ سکولوں میں قرآن شریف کے حوالے سے جو ناظرہ اور ترجمے کے ساتھ ہم نے پچھلی دفعہ کیا ہوا تھا تو وہ کہہ رہے ہیں کہ جی وہ مرکزی حکومت نے کیا ہوا تھا، اگر مرکزی حکومت نے پچھلی دفعہ کیا ہوا تھا تو چاہیئے یہ تھا کہ اس کو پنجاب میں Implement کر دیتے، یہ ہمارے صوبے کی بات تھی، ہمارے عوام نے جب ہم نے کہا، انہوں نے کہا کہ سکولوں میں قرآن شریف ناظرہ اور ترجمہ کے ساتھ پڑھایا جائے تو ہماری حکومت نے اس پہ فوراً ایکشن لیا اور ان سکولوں میں ہم نے یہ رائج کیا اور اس لئے کیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے جب سکولوں سے باہر نکلیں تو انکو دینی تعلیم پر بھی مکمل عبور حاصل ہو۔ سر! یہ کچھ چیزیں تھیں اور میں اپنے تمام دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم ایجوکیشن سیکٹر میں مزید کچھ ریفارمز لارہے ہیں اور اس کیلئے ہم ہر ضلعے میں خود جارہے ہیں، ہم ان شاء اللہ ہر ضلعے میں، میں خود جارہا ہوں اور میرے ساتھ پوری ٹیم ہوگی، پہلی دفعہ ہم ایجوکیشن سیکٹر میں کھلی کچہری کا انعقاد کر رہے ہیں جس میں آپ سب کو ہم بلائیں گے، آپ کے ہر ضلعے میں میں خود جارہا ہوں، جس ضلعے میں ان شاء اللہ جاؤں گا، میں تمام اپنے اپوزیشن کے ایم پی ایز ہیں یا ہمارے حکومتی ایم پی ایز ہیں، سب کو میں اس پلیٹ فارم پر لے کر آؤں گا اور وہاں کے لوگوں کے جو Grievances ہونگے، وہاں پہ اگر ٹیچرز کے کوئی مسائل ہونگے، اگر وہاں پہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے کوئی مسائل ہونگے، Specially ایجوکیشن سیکٹر میں، تو میں کھلی کچہری پہلی دفعہ صوبائی حکومت یہ Initiate کر رہی ہے کہ ایجوکیشن سیکٹر میں کھلی کچہری کا انعقاد کر رہی ہے، آپ لوگوں کو مکمل اس میں میں دعوت دیتا ہوں کہ آپ لوگ اس میں آئیں، اس میں شرکت کریں اور جو جو چیزیں ہوں گی، وہ آپ لوگوں کے سامنے ان شاء اللہ On the record ہونگی۔ چونکہ میں اپنا آغاز اپنی کھلی کچہری کا، میں نے وعدہ کیا تھا، ان شاء اللہ کہ میں کوہستان جاؤں گا تو ہزارہ بیلٹ سے میں سٹارٹ لے رہا ہوں، ہمارے کوہستان کے لوگوں کا بہت زیادہ وہ

گلے شکوے تھے کہ جی رورل ڈسٹرکٹس میں بہت زیادہ ایجوکیشن کے مسائل ہیں، یا ہمارے جتنے رورل ڈسٹرکٹس ہیں، تو میں ان کو یہ بتارہا ہوں کہ ہر جو رورل ڈسٹرکٹ ہے، اس میں میں خود جارہا ہوں اور وہاں پہ Education related جتنے بھی مسائل ہونگے، اگر وہ سکولوں کے ہیں یا وہاں پر ٹیچرز کے ہیں تو ان شاء اللہ آپ لوگوں کے ساتھ وہاں پہ آپ کے ضلعے میں بیٹھ کے آپ لوگوں کے ساتھ وہاں پہ میں یہ مسائل دیکھوں گا ان شاء اللہ۔ دوسرا اس دفعہ جناب سپیکر! اس دفعہ ہم نے اے ڈی پی میں کوشش کی ہے کہ ہم نے نئے سکول نہیں رکھے، ہم نے کوشش یہ کی ہے کہ پچھلی دفعہ جتنے بھی ڈائریکٹیوز پرائمری سکولوں کیلئے کئے ہیں، پرائمری ٹو مڈل کیلئے کئے، مڈل ٹو ہائی کیلئے کئے، ہائی ٹو ہائر سیکنڈری کیلئے کئے ہیں تو ابھی اس دفعہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ پہلے ان سکولوں کو ہم Complete کریں کیونکہ وہ ایک سلسلہ ہوتا ہے، ڈائریکٹیوز جارہے ہوتے ہیں، سکول Complete نہیں ہوتے، تو ہم نے اس دفعہ یہ تہیہ کیا ہوا ہے کہ پہلے ہم Ongoing، جتنے بھی Ongoing projects ہیں، Ongoing projects کو ہم Complete کرینگے اور اس اے ڈی پی میں ہم نے، تاکہ وہ Continuity، دو سکول ہم نے رکھے ہوئے ہیں، ایک سائڈ سے ہم سکولوں کو Complete کر رہے ہونگے اور دوسری سائڈ سے ہمارے جو نئے سکول ہونگے اور Rented building میں ہم آپ کو دینگے تو ان شاء اللہ یہ چیزیں ہم نے شروع کی ہوئی ہیں۔ ہزارہ ریجن میں سر! ہمیں بہت زیادہ مسئلے پیش آرہے تھے کہ جو 'ارتھ کوئیک' میں جتنے سکول Complete نہیں ہوئے تھے تو اس کیلئے Already Sir آپ کے ساتھ بھی ایک نشست ہوئی تھی اور جو ہمارا ادارہ ہے، مرکزی ادارہ ایرا، اس کے ساتھ بھی ایک نشست رکھی ہوئی ہے، جو Commitment فیڈرل گورنمنٹ نے کی تھی کہ ان سکولوں کو فیڈرل گورنمنٹ Complete کریگی تو ہم نے یہ اب ایک میٹنگ ان کے ساتھ رکھی ہوئی ہے کہ جو Commitment فیڈرل گورنمنٹ نے کی تھی، Through ERRA تو ہمیں وہ فنڈز مہیا کئے جائیں، ہم اپنی طرف سے بھی کوشش کر رہے ہیں کہ جو سکول Complete نہیں ہوئے، ان کو اسی Tenure میں ہم Complete کریں اور وہ وہاں سے بھی جو فنڈز کی Commitment کی گئی تھی، وہ فنڈ بھی ہمیں انکی طرف سے ملے تو اس دفعہ ہم سکولوں میں جو Missing facilities کے حوالے سے ہیں کیونکہ پچھلی دفعہ بھی ہم نے بہت سارے سکولوں میں جتنی Missing facilities تھیں، وہ باؤنڈری والز تھیں یا وہاں پہ بجلی کے مسئلے تھے، تو اس دفعہ بھی ہم نے اپنی اے ڈی پی میں سولرائزیشن کا ایک پراجیکٹ رکھا ہوا ہے کہ جہاں پہ ہمیں

ضرورت ہوگی بجلی کی، جہاں پہ بجلی نہیں ہے تو وہاں پہ ان سکولوں کو ہم سولر پہ Convert کرینگے تاکہ یہ ایک سلسلہ ہمارا چلتا رہے، چونکہ دنیا بہت زیادہ آگے نکل چکی ہے، ہم اس دفعہ ٹیکنالوجی کو Touch دے رہے ہیں اپنے ایجوکیشن سسٹم میں کہ ہمارے بچے، ہم سے زیادہ ہمارے بچے بڑے تیز ہیں، ان کو جب آپ موبائل دیتے ہیں تو وہ پورا موبائل کا ایکسرا کر لیتے ہیں، تو اس دفعہ ہم پرائمری لیول سے اپنے سکولوں میں 'ٹیکنالوجی ٹچ' دے رہے ہیں اور اس کیلئے Digital content جو ہے، اس کو بھی ہم اس دفعہ ہم نے اے ڈی پی میں رکھا ہوا ہے کہ اس کو ہم کریں۔ Play areas بہت زیادہ چونکہ اس دفعہ ہم سپورٹس پر زیادہ توجہ دے رہے ہیں کہ ہم اپنے سکولوں کے لیول پر سپورٹس کی Activities زیادہ بڑھائیں اور اس کیلئے ہم سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے عاطف خان سے ہم نے بات کی ہوئی ہے کہ سپورٹس ڈیپارٹمنٹ اور ہمارا ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن وہ ایم او یو سائن کرینگے اور زیادہ Activities ہم سپورٹس کے حوالے سے تاکہ ہمارے بچے سپورٹس میں اس کو آگے لے کر آئیں اور اس کیلئے ہم Play area جہاں جہاں پہ گراؤنڈ کی ضرورت ہوگی، جہاں جہاں پہ گراؤنڈ کی ضرورت ہوگی، ہم ان شاء اللہ ان سکولوں میں وہاں پہ گراؤنڈز بنائیں گے ان شاء اللہ اور سیکنڈری لیول پر ہم وظائف، اس دفعہ سر! وہ کر رہے ہیں کہ ہماری وہ بچیاں جو سیکنڈری لیول پہ سکولوں کو نہیں جاتیں، ان کو اس دفعہ ہم وظائف دے رہے ہیں تاکہ ان کا رجحان ہم سکولوں کی طرف کریں کیونکہ ہم نے 8 لاکھ بچے، ان کو بھی سکولوں کی طرف لے کر آنا ہے اور ہمارے 45 لاکھ بچے جو سکولوں میں ہیں، جو 28 ہزار سکولوں میں ہمارے بچے پڑھ رہے ہیں، ان پر بھی ہم توجہ دے رہے ہیں کہ ان کیلئے بھی سکول Centralize ہم کر دیں۔ سر! یہ کچھ باتیں تھیں، میں نے کہا کہ میں اپنے دوستوں کو یہ بتادوں کہ اس دفعہ کچھ نئی سکیموں کے ساتھ ہم آرہے ہیں اور ان شاء اللہ ایجوکیشن سیکٹر میں میں تمام اپنے دوستوں کو یہ کہہ رہا ہوں کہ ایجوکیشن صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں ہوگی، حکومت کی جو ذمہ داری ہے، اس کو بھی ہم پورا کرینگے لیکن چونکہ اپنے اپنے حلقوں سے آپ لوگوں نے بہت زیادہ محنت کی ہوئی ہے تو آپ لوگوں کے حلقوں میں بھی ایجوکیشن سیکٹر میں جتنی بھی آپ لوگوں کی طرف سے ہمیں سپورٹ کی ضرورت ہوگی تو آپ لوگوں نے ہمیں سپورٹ کرنا ہے، ہم ان شاء اللہ On the floor آپ لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ حکومت آپ لوگوں کو مکمل ہر سیکٹر میں سپورٹ کریگی، آپ لوگوں کی سپورٹ، کیونکہ اگر اس صوبے کو ہم نے آگے بڑھانا ہے، جس طرح پہلے Tenure میں ایجوکیشن سیکٹر میں صوبہ آگے بڑھا ہے تو اس Tenure میں بھی ہم ان شاء اللہ نئے نئے

Initiative کے ساتھ آئینگے، آپ لوگوں کی سپورٹ ہوگی، آپ لوگوں کی سپورٹ کے ساتھ ان شاء اللہ ہم اس ایجوکیشن سیکٹر کو آگے لے کر جائینگے۔ بہت شکریہ سر۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Janab Haji Bahadar Khan Sahib.

جناب بہادر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب! د ټولو نه وړاندې خو زه دې خپلو وروڼو ته وایم، کشران دی خو لږه حوصله ځان کښې پیدا کړئ، بې حوصلې جواب مه ورکوئ، ټهیک ټهاک د حوصلې لاندې جواب ورکوئ، دا به د ټولو نه ښه خبره وی۔ په بجټ باندې بحث زما په خیال چې په دې کتاب کښې دا سې څه نشته دے چې مونږ پرې بحث اوکړو، د دې ټولو نه به د رته زه د اووایم، زما په حلقه کښې د 2004 نه نوی کلی تک کامبټ روډ دا د ایک ارب 21 کروړ 50 لکهو منظور دے، په دیکښې 24 کروړ روپئ لګیدلې دی او اوس ئے ورته یو کروړ روپئ مختص کړې دی۔ په دیکښې مختلف برانچونه دی، حالانکه بنیادی چې د قوم د پاره منظور دے، په هغې لا شل لکهه هم نه دی لګیدلی۔ اوس په دې ایک کروړ کښې 26 کلومیټر روډ دے، په دیکښې به صرف د دې فیتو میتو اوشی باقی به پکښې نور څه را نشی۔ دا منسټر صاحب ناست دے او ډیر ښه سړے دے، ما ورسره هغه بله ورځ هم څه خبره کړې ده، زمونږ په PK-16 کښې درې کالجونه دی، یو فیمیل دے، ګورنمنټ ګرلز کالج پلوسو معیار، په دیکښې نه ټیچر شته دے او نه پکښې د ناستې ځائے شته دے، د ناستې پکښې څه نشته دے، دا ماشومانو ډګری کالج دے، پیغلې ماشومانې ځی او هغه چې خپل کوم د ځان سره برقعه یا څه یوسی، هغه لاندې په زمکه آچوی او په هغې کښینی، د ټیچرز پکښې کمے دے، د واټر سپلائی څه بندوبست پکښې نشته دے، د بجلئ بندوبست ئے نشته دے، ټول ماحول ئے خراب دے، مهربانی د اوکړی، دا دې ځان سره اولیکی۔ یو ټیکنیکل کالج سید بر کلے، په هغې کښې نه واټر سپلائی شته دے، نه پکښې د واپډې څه شته دے، څه بندوبست ئے نشته دے، نه پکښې د ناستې څه شته او نه پکښې ټیچران شته دے، ډګری کالج سید بر کلے، بل دویم د هلکانو په دیکښې هم دغه بندوبست دے چې د سهولیاتو پکښې هیڅ هم نشته دے، د واټر سپلائی پکښې تکلیف دے، واش رومز

پکښې نشته دی، داسې ټول ماحول ئے بالکل خراب دے ، ستاسو د ایمرجنسی په دې پینځوکالو کښې د دې صرف دغه غور ئے هم نه دے کړے۔ په دې محکمه صحت کښې زمونږ په دې PK 16 کښې درې هسپتالونه دی، یو ثمر باغ دے ، په هغې کښې لس سپیشلسټ ډاکټرانو سینګشن دے ، په هغې کښې دوه دی، یو سرجیکل او یو د سترګو والا ډاکټر، دا باقی اته واړه ډاکټران پکښې نشته دے ، نه پکښې ایل ایچ وی شته دے او نه پکښې لیډی ډاکټره شته دے۔ بل د معیارو په هغې کښې د څلورو ډاکټرانو سینګشن دے ، سپیشلسټ په هغې کښې یو هم نشته دے ، بل منډا دے ، په هغې کښې دا درته زه سپیشلسټ ډاکټران وایم چې کوم پکښې دی، منډا کښې چې دے د څلورو سینګشن دے او په هغې کښې دوه دی، دوه پکښې نشته دے ، نه په دیکښې ایل ایچ وی شته دے او نه پکښې لیډی ډاکټر شته دے او نه دیکښې داسې د چا د سهولت څه دوائی شته، نه پکښې ایکسرا کیږی، نه پکښې چرته څه کټل راکټل کیږی او چې دا څوک پکښې دی، دا یو کس دوه، دوئ ځان ته پرائیویټ هسپتالونه هلته جوړ کړی دی، په دولس بجې باندې او پی ډی له راځی او د دولسو بجو نه وراخوا چرته ګهنټه نیمه کښینی، د هغې نه پس بیا په خپل هسپتال کښې خپلې اپریشنې او ښه بدې کوی-----

<u>جناب سپیکر</u>: *ذرا فنانس منسٹر صاحب کو Disturb نہ کریں، چونکہ انہوں نے Notes لینے ہیں اور سپیچ بھی کرنی ہے ابھی، فخر! آپ اپنی سیٹ پہ جائیں۔*

<u>جناب بہادر خان</u>: په تیر شوی 2017 او 2018 اے ډی پی کښې 30 کروړ روپئ دې تیر شوی حکومت ایښودې وې، په هغې کښې 13 کروړ روپئ خرچ شوې دی، باقی 16 کروړ روپئ پاتې دی، په دې اے ډی پی کښې، په دې کتاب کښې یو ټکیز هم نه دے ایښودے چې دا به ورکوؤ۔ واټر سپلائی کښې ئے پخوانی سکیمونه ښودلی دی کوم چې زمونږه په دور کښې جوړ شوی وو چې هغه بند پراته وو، ترا وسه پورې دوئ ورله سینګشن نه دے ورکړے ، هغه ئے ښودلی دی چې دا کمپلیټ شوی دی، اوس ئے پکښې یو ټکیز نه دے ایښودے او دا ډیره ضروری خبره ده چې نن سبا خشک سالی ده، نن هلته کښې څلویښت پنځوس داسې کلی دی چې هغه به نقل مکانی کوی، لکه هغوی به هغه کلی پریږدی او راکوزیږی به، ځکه چې شل پینځویشت زره روپئ د روغ کلی د هغوی په ګاډو

کبنې د اوبو د اوړلو لګی، مونږ غریب خلق یو، دومره وس مو نه کیږی، پټی ئے شاړ شو، بنجر شو ځکه چې د اوبو بندوبست نشته او بارانونه شته دے نه، نو فصل نه کیږی او دوئ پکبنې یوه روپئ نه ده ایښودې، پکار ده چې زړو له سینګشن ورکړی، کوم چې زاړه بند دی، د هغې Repair اوکړی او چې کوم اوس د ضرورت مطابق چې هغه د اوبو د لاسه علاقه او کلی پریږدی، پکار ده چې د هغې د اوبو بندوبست اوشی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ حاجی صاحب۔

<u>جناب بہادر خان:</u> دا جی یو منټ، یو منټ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> چونکہ بڑی لسٹ ہے میرے پاس، میں چاہتا ہوں کہ تھوڑا ٹائم سب کو ملے، منسٹر فنانس نے آپ سب کو جواب دینا ہے اور ظاہر ہے، ان کو ٹائم چاہئے، دو منٹ لے لیں۔

<u>حاجی بہادر خان:</u> عرض مو دا دے سر! زمونږه په وخت کبنې چې څومره څه منظور شوی وو، یو دوه درې داسې روډونه دی چې هغه ئے ترې ویستی دی، دا ما اوس دلته کبنې عنایت ته اووئیل چې یره د بلدیاتو سره تعلق لری، بل یو پراجیکټ تاسو منظور کړے وو، په 16-2015 اے ډی پی کبنې راغلے وو، په هغې کبنې ئے روډونه راکنسلی دی، په هغه وخت کبنې ئے ورله درې څلور لکهه روپئ ورکړې دی، درې څلور کروړه پرې تقریباً لګیدلې دی، دا د ګوجر، ټاکپور، مشاد آباد، منډا، یوسی منډا، ګنجاری، ایجاړه، نوے کلے، کوټه او ترتر روډ، په دیکبنې ئے یو کروړ روپئ ورکړې دی، اوس په یو کروړ روپئ باندې زه نه پوهیږم چې په دې به څه کوی؟ په هغې کبنې تقریباً 20 کروړ روپئ منظور دی، د دې ټول ضلع دیر زمونږه ټهیکیداران صاحبان راغلی دی او هغوی وائی چې په دیکبنې داسې غټ پراجیکټونه صرف د سی اینډ ډبلیو دی، دا د اربونو روپو دی خو اوس په دې باندې قرضه په سی اینډ ډبلیو باندې 92 کروړ روپئ د ټهیکیدارونو پوری دی، دا ئے خپلې لګولې دی۔ جناب سپیکر! دوئ ورله 16 کروړ ټول ډسټرکټ له ایښودلې دی، اوس دا په دیکبنې د کتاب د وئیلو څه ځیز دے؟ هیڅ ځیز پکبنې نشة دے۔ زمونږه په دور کبنې یو دوه سنټرې جوړې شوې وې، په لائیو سټاک کبنې، ما منسټر صاحب ته وئیلی هم وو، یو د آچئ وو او یو د ریسرچ دغه سنټر وو، په هغې کبنې دوه دوه نیم سوه کسان

بهرتی شوی وو، هغه اوس د ختمیدو برابر دے، څلویښت پنځوست دا سپې کلی دی، دا د منسټر صاحب په دغه کښې راولم چې په هغې کښې پرائمری سکولونه نشته دے، د زنانه سکول په مد کښې پکښې، د ایجوکیشن په مد کښې زمونږه په حلقه کښې هیڅ څه څیز نشته دے، یو سکول دوئ په خپل تیر شوی پینځه کاله کښې ئے یو هائی سیکنډری سکول جوړ کړے دے، د هغې هم پرې پیسې بقایا دی او هغې له ئے پیسې نه دی ورکړی، نن پکښې د هغې هم څه ذکر نشته دے چې یره یعنی هغه کمپلیټ شوے دے او د دې دا پیسې به ورکوی۔ میډیکل کالج دوئ هلته کښې اعلان کړے وو او د هغې د پاره 2 ارب او 26 کروړ روپئ دوئ تاسک تا کلے دے، په هغې کښې ئے څلور کروړه روپئ ورکړې دی۔

جناب سپیکر: حاجی بہادر خان! Thank you very much، آپ کا کافی ٹائم ہو گیا، Now I request to, Rehana Ismail Sahiba!

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ بجٹ تقریر میں بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ کے بعد جو سب سے پہلے الفاظ تھے، وہ یہ تھے کہ ملکی حالات ٹھیک نہیں ہیں، نارمل نہیں ہیں، جناب! سب جانتے ہیں کہ ملک کے حالات نارمل نہیں ہیں اور اسی حالات کا رونا رو کر پی ٹی آئی نے ووٹ مانگے تھے اور عوام کو یہ باور کرایا تھا کہ ہم آئی ایم ایف کے پاس نہیں جائیں گے، خودکشی کر لیں گے، کشکول توڑ دینگے لیکن ہم نے تو ایسا کچھ نہیں سنا، البتہ عوام پہ جو بوجھ ڈالا گیا ہے، جو مہنگائی کا طوفان آیا ہے، اس سے عوام ضرور خودکشی پر مجبور ہو جائیں گے۔ جناب سپیکر! ایمر جنسی بنیادوں پہ انہوں نے کہا تھا کہ پچھلے پانچ سال انہوں نے حکومت کی ہے صوبہ سرحد میں، اگر ایجوکیشن کے حوالے سے دیکھا جائے تو بار بار یہ سننے میں آ رہا ہے کہ 40ہزار بھرتیاں ہوئی ہیں، ٹھیک ہے 40ہزار بھرتیاں ہوئی ہیں لیکن بچے کتنے پاس ہوئے ہیں؟ اس کا ذکر نہیں ہے، 40پرسنٹ بچے بمشکل پاس ہوئے ہیں، اس میں مزید اصلاحات کی گنجائش ہے، اس بارے میں ضرور ان کو ورک کرنا چاہیئے، اس طرح ہیلتھ کے حوالے سے، تبدیلی اور تبدیلی کا نعرہ تو ہم سنتے ہیں لیکن خاطر خواہ تبدیلی ہمیں کہیں نظر نہیں آ رہی ہے، اگر دیکھنا ہے تو ایل آر ایچ اور کے ٹی ایچ میں جا کے دیکھیں، شاید غریب عوام بھی وہاں پہ علاج کرنا پسند نہ کریں۔ جنوبی اضلاع سے میرا تعلق ہے، وہاں پر کوئی بڑا ہاسپٹل نہیں ہے، آج بھی اگر وہاں پہ کوئی بڑا حادثہ ہوتا ہے یا کوئی سیریس بیمار ہوتا ہے تو اسے پشاور، اسلام آباد یا راولپنڈی لایا جاتا ہے

جناب! کیا ان اضلاع کے لوگوں کا حق نہیں ہے اس صوبے پہ؟ اس بارے میں بھی ان کو ضرور سوچنا چاہیئے، اگر ترقیاتی کاموں کو دیکھا جائے تو پلوں اور سڑکوں کی تعمیر کیلئے ہم کچھ نہیں دیتے، ایک بی آر ٹی ہے جس کی وجہ سے پورے صوبے کو گروی رکھ دیا گیا ہے، محکموں سے ریکوریاں ہوں، قرضوں کا بوجھ عوام پر ڈالا جارہا ہے، شجرکاری کیلئے انہوں نے جو سونامی بلین ٹریز کا ذکر کیا ہے تو وہ بھی شاید تصورات کی حد تک ہے، سرائے گمبیلا کی سائڈ پہ جب ہم دیکھتے ہیں تو سو سے زیادہ ہمیں درخت نظر نہیں آتے، اس کے بارے میں یہ ضرور عوام کو بتائیں کہ یہ درخت کہاں پہ ہیں اور کیا جو درخت وہ لگا رہے ہیں، وہ کوئی فائدہ بھی دیتے ہیں؟۔۔۔۔۔

<u>محترمہ سمیرا شمس:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> سنیں، میں یہی آ رہی ہوں کہ جو درخت لگائے گئے ہیں، وہ تو زمین پر پانی کی سطح بھی کم کر رہے ہیں، وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا۔ جناب! وفاقی حکومت کا جو بجٹ ہے، وہ ہمارے صوبے پر انحصار کرتا ہے، 90 پرسنٹ بجٹ جو ہے، ہم وفاق پر انحصار کرتے ہیں، گیس مہنگی، بجلی مہنگی، تیل مہنگا اور ڈالر کی سطح کہاں سے کہاں تک پہنچ گئی، ضروریات کی کونسی چیز ہے جس پہ ہم ٹیکس نہیں لیتے؟ معمولی چائے کی پتی سے لیکر ٹوتھ پیسٹ تک ہم ٹیکس دیتے ہیں، پھر کہا جاتا ہے کہ یہ عوام ٹیکس نہیں دیتے، کونسی چیز ہے جو ٹیکس فری ہے، اس ملک میں شاید سانس پر ٹیکس نہیں ہے، اگر وہ بھی لگانا چاہتے ہیں تو لگا دیجئے۔ جناب! وعدہ کیا گیا تھا کہ 50 لاکھ گھروں کا اور ایک کروڑ نوکریوں کا، اگر پانچ سالوں پر اس کو Divide کیا جائے تو ایک کروڑ نوکریاں، مطلب ایک سال میں 20 لاکھ نوکریاں، ایک مہینے میں ایک لاکھ 86 ہزار نوکریاں انہوں نے دینی ہیں، اس میں ہمارے صوبے کا کتنا حصہ ہوگا اور ہمارے بجٹ میں اس کیلئے کیا رکھا گیا ہے؟ اسی طرح اگر گھروں کو بھی پانچ سالوں پر Divide کیا جائے تو ایک سال میں 10 لاکھ گھر اور ایک مہینے میں 83 ہزار 33 گھر انہوں نے بنانے ہیں، اس لئے ان کا کیا پلان ہے اور یہ Deliver کب کرینگے؟ اور ایسی بجٹ تقریر شاید ہم نے کبھی نہیں دیکھی ہے، جو بجٹ تقریر کم اور پی ٹی آئی کا قصیدہ زیادہ لگا ہمیں، وہی انکی پرانی روش دوسروں پر لعن طعن، باقی حکومتوں پر سارے الزامات، اپنی تعریفیں، آپ کو حکومت مل چکی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> آپ کو حکومت مل چکی ہے، اب آپ اپوزیشن والا رویہ ترک کر دیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ سمیرا شمس صاحبہ! Five minutes only۔ سمیرا شمس صاحبہ کا مائیک آن کریں۔

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ جناب سپیکر! خواتین کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کی بھی نمائندگی اس فورم پہ میں کرنا چاہونگی، پاکستان تحریک انصاف نے نہ صرف پاکستان کو نوجوان قیادت دی ہے بلکہ ان کو ہر طرح سے Facilitateاور Empowerکرنے کا بھی عزم رکھتی ہے۔ اسی طرح ہمارے بجٹ میں جو نوجوانوں کو کاروبار کیلئے پانچ ارب مختص کئے گئے ہیں، ایک قابل تعریف بات ہے اور ایک بہت اعلیٰ پراجیکٹ ہے۔ پہلی دفعہ کسی بجٹ میں نوجوانوں کے کاروبار کیلئے بات ہوئی ہے، اتنے بڑے پیمانے پہ تو یہ جو ایک منصوبہ ہے، پچھلی گورنمنٹ سے ہماری گورنمنٹ میں چلا آرہا ہے جس میں تقریباً 38 سٹارٹ ہو چکے ہیں جو چترال سے لیکر ڈی آئی خان اور کوہاٹ تک جوانوں کو Facilitateکر رہے ہیں اور ان کو فنڈنگ دی جاری ہیں اور وہ اپنے کاروبار کے ذریعے ایک Job create کر رہے ہیں، بلکہ Job seeker نہیں، Job creatorبن رہے ہیں جو کہ ہمارے سینیئر منسٹر صاحب کا بھی ایک Logoہے، جس کے Sloganپہ وہ چل رہے ہیں تو یہ ایک قابل تعریف بات ہے اور نوجوانوں کو ہمیشہ تحریک انصاف نے نمائندگی دی ہے اور Facilitateکرنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ اس طرح اگر خواتین کی نمائندگی کی جائے تو خواتین کیلئے بھی Hundred daysایجنڈے پہ ایک ویمن ڈیویلپمنٹ پروگرام کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ بھی ایک بہت بڑا اعلیٰ پراجیکٹ ہے جس پہ وزیر خزانہ صاحب سے کچھ ڈیٹیل ہمیں چاہیئے ہو گی کہ اس پہ ذرا زیادہ بریف کیا جائے تاکہ خواتین اس میں اپنا کردار بھی ادا کر سکیں اور ویمن ایم پی ایز کو بھی ایک Representation اس میں ملے۔ باقی جناب سپیکر! ایک بات آتی ہے خلائی مخلوق کی تو اس کی میں وضاحت ذرا کرنا چاہونگی کہ خلائی مخلوق کوئی اور نہیں، یوتھ اور خواتین ہی تھیں جنھوں نے پاکستان تحریک انصاف کو مینڈیٹ دلایا، اس میں ایک اعلیٰ مثال اگر اپنے ضلعے لوئر دیر کی دوں تو لوئر دیر کی ڈیویلپمنٹ پہ اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ وہاں تو خواتین کی سیاست پہ بھی، خواتین کے ووٹ پہ بھی سیاست کی گئی ہے تو اس دفعہ اگر خواتین کو حق رائے دہی دیا گیا ہے تو اس میں جو مذہبی جماعتیں تھیں، اس پہ بھی سیاست کی ہے، اس کا صفایا ہو گیا ہے اور تحریک انصاف کو مینڈیٹ ملا ہے۔ باقی اگر لوئر دیر کی نمائندگی کروں تو۔۔۔۔

(شور)

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب! لږه گزاره د کوی۔

جناب سپیکر: آپ کیا فرما رہے تھے؟

محترمہ سمیرا شمس: ہم بھی سنتے ہیں، اگر آپ بھی سنیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خیر ہے، خیر ہے، گزارہ بہ کوی۔

محترمہ سمیرا شمس: جی لوئر دیر کی نمائندگی کرنا چاہونگی، وزیر اعلیٰ صاحب اور ہمارے سینئیر منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، کیبنٹ کے منسٹر بھی بیٹھے ہوئے ہیں، سب کی کارکردگی اب تک بہترین ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ بائی الیکشن میں تحریک انصاف دوبارہ ابھر کر آئی ہے، تو خصوصی توجہ چاہونگی لوئر دیر کیلئے، لوئر دیر میں سیاست کے بہت بڑے بڑے نام گزرے ہیں لیکن وہاں پہ ڈیویلپمنٹ کا نام ونشان بہت کم ہے اور نہ اعلیٰ ایجوکیشن ہے اور نہ خواتین کیلئے کچھ زیادہ مواقع ہیں، تیمرگرہ میڈیکل کالج پر سپیشل فوکس چاہونگی، اس اے ڈی پی کو Update کیا جائے اور ٹورازم کا ایک زبردست سپاٹ ہے جو سپاٹس بن سکتے ہیں، Destination لوئر دیر میں آسکتی ہے تو اس میں بھی عاطف خان صاحب سے میری گزارش ہوگی کہ سپیشل توجہ دی جائے اور باقی ڈیویلپمنٹ پراجیکٹس پر بھی دی جائے، سکولوں کی حالت اور یونیورسٹیز اور ویمن یونیورسٹی کی بھی بہت زیادہ اشد ضرورت ہے تو اس میں بھی کام کیا جائے، تو یہ میری درخواست ہے، کچھ لوئر دیر کے حوالے سے اور باقی فنڈنگ اور اس کو اگر 'اپڈیٹ' کیا جائے، تیمرگرہ میڈکل کالج پر بھی اگر آجائے تو یہ میری گزارش ہوگی، شکریہ۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ 120 کی سپیڈ سے گئیں اور ساری اپنی باتیں کر گئیں، Very good۔ مدیحہ نثار صاحبہ!

محترمہ مدیحہ نثار: اچھا میرا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی سیٹ کدھر ہے؟

محترمہ مدیحہ نثار: سر، پیچھے، ٹھیک ہے جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپنی سیٹ پہ جائیں پلیز، تب ہی یہ مسئلہ ہوا آپ کو، مائیک کھولیں ان کا۔

محترمہ مدیحہ نثار: جناب سپیکر! اپوزیشن نے جو بات کی اور جنوبی اضلاع میں جو درخت لگائیں گئے ہیں، یہ وہ درخت ہیں جو کہ زمین کا پانی کھینچتے ہیں، مطلب وہاں پہ جو پلانٹیشن ہے، وہ اس ایریا کے مطابق نہیں ہے، اگر اشتیاق صاحب یہاں پہ ہوتے تو وہ بھی میری بات کی تائید کرتے۔ اصل میں وہاں پہ جو درخت لگائے گئے ہیں، وہ جو Eucalyptus کا پلانٹ ہے، اس وجہ سے وہاں پہ لگایا گیا ہے کیونکہ وہ پودا ہے جو پانی کے

بغیر وہاں پہ اگ سکتا ہے، اب وہاں جنوبی اضلاع میں زیادہ پانی نہیں ہے تو وہ پودا وہاں پہ بہت جلدی Grow کرتا ہے۔ دوسری وجہ اس بات کی کہ وہاں پہ Eucalyptus لگانے کا یہ ہے کہ وہ علاقہ سیم زدہ ہے، ادھر Intentionally وہ درخت لگائے گئے ہیں تاکہ وہ زمین کا پانی Absorb کرسکیں اور اس علاقے کو ایری گیشن کیلئے، ایری گیشن کے قابل بنایا جاسکے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی تاج محمد خان صاحب!

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر! مجھے بھی موقع دیں۔

جناب سپیکر: آپ خاموش ہیں آج۔

جناب تاج محمد: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ آج کل ہمارے ملک کے جو معاشی حالات جارہے ہیں، اس سے ہم سب بخوبی واقف ہیں اور ان حالات میں ہماری صوبائی حکومت نے ایک ٹیکس فری اور سرپلس بجٹ پیش کرکے، میں حکومت کو مبارک باد بھی پیش کرتا ہوں اور خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! گزشتہ وفاقی حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے آج ڈالر ہمارے ملک میں آسمان سے باتیں کررہا ہے اور اسکی وجہ سے مہنگائی کی جو نئی لہر آئی ہے، اس نے ہمارے عوام کا جینا حرام کردیا ہے، تو اس وقت اگر ہماری صوبائی حکومت کوئی نیا ٹیکس لگاتی یا ٹیکسیشن میں اضافہ کرتی تو وہ ہمارے عوام کیلئے برداشت نہ ہوتا، ان معاشی حالات کے باوجود جو برے حالات ہیں، ہماری صوبائی حکومت نے عوامی فلاح و بہبود کیلئے اے ڈی پی میں جو منصوبے رکھے ہیں تو وہ ان شاء اللہ جب Complete ہونگے تو ان شاء اللہ عوام کو ان سے بہت بڑا فائدہ ہوگا۔ اس میں سب سے پہلے تعلیم کی بات میں کرونگا، تعلیم کیلئے 167 ارب 30 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کل بجٹ کا 27 پرسنٹ ہے۔ جناب سپیکر! کوئی بھی قوم کوئی بھی ملک تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کرسکتا اور ہماری گزشتہ حکومت نے بھی پی ٹی آئی حکومت نے تعلیم کیلئے بہت کام کیا اور آج الحمدللہ ماضی کے مقابلے میں ہمارے جو تعلیمی ادارے ہیں، وہ بہت اچھے کام کررہے ہیں اور اسی چیز کو Continue رکھتے ہوئے موجودہ صوبائی حکومت نے بھی تعلیم کیلئے خاطر خواہ رقم رکھی ہے جس کی تفصیل ہمارے ایڈوائزر صاحب نے ابھی ہاؤس کے سامنے پیش کی ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس پر جب عمل درآمد ہوگا تو ہمارے تعلیمی نظام میں بہت بہتری آئیگی لیکن میں ایک گزارش کرونگا کہ عام تعلیم کے ساتھ ساتھ ہماری صوبائی حکومت کو فنی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے کیونکہ ٹیکنیکل ایجوکیشن سے

ہمارے نوجوان فائدہ اٹھا کر اس سے ہماری بے روزگاری ختم ہو سکتی ہے اور اکثر ہمارے نوجوان روزگار کے سلسلے میں ملک سے باہر جاتے ہیں تو اگر ہمارے نوجوانوں کے پاس ٹیکنیکل ایجوکیشن ہو گی تو ان کو زیادہ اچھی نوکری مل سکتی ہے، ان کو اچھی جاب مل سکتی ہے، تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ فنی تعلیم پہ زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ اس موقع سے میں فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ بہتر جانتے ہیں کہ جب آپ ہائر ایجوکیشن کے منسٹر تھے تو میرے حلقے میں کوزہ بانڈہ کے مقام پر ایک Skill Development Center کی بلڈنگ ہے جو خالی پڑی ہوئی ہے، اس کیلئے ہم نے کوشش کی تھی کہ وہ بلڈنگ ہمیں یونیورسٹی کیمپس کیلئے مل جائے لیکن چونکہ وفاقی حکومت نے یہ بلڈنگ بنائی تھی اور انہوں نے جب صوبائی حکومت کے حوالے کی تو انہوں نے کہا تھا کہ یہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے علاوہ کسی اور مقصد کیلئے آپ استعمال نہیں کر سکتے، تو میری گزارش یہ ہو گی کہ وہ بلڈنگ بنی ہوئی ہے، اس پہ حکومت کے بہت زیادہ اخراجات آئے ہوئے ہیں اور خالی پڑی ہوئی ہے تو اس میں اگر پولی ٹیکنیکل کالج کی کلاسز کا اجراء کیا جائے تو وہ نہ صرف بٹگرام بلکہ تورغر کے طلباء کیلئے ایک وہ ہو گا، کیونکہ یہ دونوں ڈسٹرکٹس ایسے ڈسٹرکٹس ہیں کہ یہاں پر کوئی ٹیکنیکل کالج موجود نہیں ہے۔ جناب سپیکر! اس کے بعد صحت کی میں بات کرونگا، صحت میں 78 ارب 65 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں، صحت ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے اور ہماری صوبائی حکومت کو چاہیئے کہ اس طرف زیادہ توجہ دے۔ اس میں میری گزارشات یہ ہیں کہ ایک جو ہمارے ڈاکٹرز کی کمی ہے، اس کیلئے اقدامات کریں اور کوشش کریں کہ کم از کم ہر بی ایچ یو تک ایک ڈاکٹر کی تعیناتی کی جائے۔ دوسرا ہمارے جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹلز ہیں، ان میں Equipment کا مسئلہ ہے، اب میں آپ کو بٹگرام ہسپتال کی مثال دیتا ہوں، بہت بڑا ہسپتال بنا ہے، ڈاکٹرز بھی وہاں پہ ہیں، کچھ کمی ہے لیکن زیادہ تر ڈاکٹرز ہیں لیکن وہاں پہ جو بھی مریض آتا ہے تو اس کو ایبٹ آباد ریفر کیا جاتا ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہاں پہ Equipments کی کمی ہے، تو اس طرف بھی توجہ دینی چاہیئے اور جناب سپیکر! بجٹ میں صحت سہولت کارڈ کیلئے بھی پیسے رکھے گئے ہیں، میں سمجھتا ہوں یہ اس حکومت کا ایک بہت بڑا اقدام ہے، بلکہ یہ پچھلی حکومت سے چلا آ رہا ہے، اس سے غریبوں کو بہت زیادہ فائدہ ہو رہا ہے لیکن میری اس میں ایک گزارش یہ ہے کہ پچھلے سروے میں بہت سارے غریب لوگ اس سکیم کے تحت کارڈ نہیں حاصل کر سکے تو اس کیلئے ایسا میکنزم بنایا جائے کہ جتنے بھی غریب معذور لوگ ہیں، خاص کر معذوروں کو کہ وہ یہ کارڈ ملے۔ اس کے علاوہ نوجوانوں کیلئے بلاسود قرضوں کا پروگرام رکھا گیا ہے، بے روزگاری بھی ہمارے ملک کا ایک بہت بڑا

مسئلہ ہے تو یہ حکومت کا ایک بہت بڑا اچھا اقدام ہے، اس سے ہمارے نوجواں کو روزگار ملے گا لیکن میری گزارش یہ ہوگی کہ یہ قرضہ حاصل کرنے کیلئے طریقہ کار اتنا پیچیدہ نہ بنایا جائے کہ ہمارے نوجوان دفتروں کے چکر لگاتے لگاتے تھک جائیں بلکہ پراسیس کو جتنا آسان بنایا جا سکتا ہے بنایا جائے۔ جناب سپیکر! انرجی اینڈ پاور سیکٹر کیلئے چار ارب 10 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں، یہ بھی پچھلی حکومت سے یہ منصوبہ چلا آ رہا ہے، جناب سپیکر! یہ بہت اچھا منصوبہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بہت جلد عمل درآمد ہونا چاہیئے کیونکہ پچھلی حکومت میں عاطف خان صاحب بیٹھے ہوئے تھے، یہ اس وقت اس کی منسٹری، انرجی اینڈ پاور کی عاطف خان صاحب کے پاس تھی تو جو مائیکرو ہائیڈل پراجیکٹس بنے ہیں، ان سے لوگوں کو بہت زیادہ فائدہ پہنچ رہا ہے۔ ایک تو وہاں پہ ان لوگوں کو بائیس بائیس گھنٹے بجلی ملتی ہے، صرف دو گھنٹے وہ لوڈشیڈنگ کرتے ہیں اور وہ بھی اپنی مرضی سے کرتے ہیں اور دوسرا اس کی جو Billing ہے، اس کی کاسٹ بہت Low ہے تو اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور جہاں جہاں پہ پانی Available ہے تو یہ مائیکرو ہائیڈل پراجیکٹس وہاں پہ بنائے جائیں۔ اس کے علاوہ لوکل گورنمنٹ کیلئے بھی 29 ارب 30 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں، یہ بھی اس حکومت کا ایک بہت بڑا احسن اقدام ہے کیونکہ-----

<u>جناب سپیکر:</u> Conclude کریں، Conclude کریں پلیز۔

<u>جناب تاج محمد:</u> سر! دو منٹ مجھے دے دیں، تو میری گزارش یہ ہے کہ پچھلے سال بعض ضلعوں کو اور تحصیلوں کو دو قسطیں نہیں ملی ہیں تو لہذا میری گزارش ہے حکومت سے کہ وہ دو اقساط بھی جاری کریں کیونکہ وہ ان کا جو ڈیویلپمنٹ پروگرامز ہیں، وہ اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر! واٹر سپلائی سکیم اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں پینے کے پانی کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے، میں خود الیکشن میں جب اپنے حلقے میں پھرا ہوں تو مجھے پتہ لگا ہے کہ جو ہماری سابق سکیمیں تھیں، وہ پچھلے کئی سالوں سے بارش کم ہونے کی وجہ سے اور برف باری نہ ہونے کی وجہ سے تقریباً ان کے 'سورسز' خشک ہو گئے تو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے تاکہ لوگوں کو پینے کا صاف پانی مل سکے۔ جناب سپیکر! میں دو تین تجاویز پیش کرنا چاہتا ہوں جن سے ہمارے صوبے کی آمدن بڑھ سکتی ہے۔ ایک ہمارے صوبے کو اللہ تعالیٰ نے معدنیات سے نوازا ہے، بہت زیادہ ہماری ہر قسم کی معدنیات یہاں پر موجود ہیں لیکن اس طرف پہلے کبھی کوشش نہیں کی گئی، اگر اس کو ہم ترقی دیں، ایکسپورٹ کریں، ہماری معدنیات، تو ان شاء اللہ اس سے ہمارا ریونیو بڑھ سکتا ہے۔ جنگلات کیلئے گرین پالیسی کا اعلان کیا گیا ہے، پچھلی حکومت کا یہ بہت اچھا

اقدام ہے۔ جناب سپیکر! 1992 سے ہمارے جنگلات پر پابندی تھی اور اس پابندی کی وجہ سے ہمارے جنگلات کی تباہی ہوئی ہے کیونکہ زیادہ تر جو ہمارے جنگلات ہیں، میں بٹگرام کی بات کروں گا، کوہستان کی بات کروں گا، ان لوگوں کے پرائیویٹ جنگلات ہیں، جب حکومت نے ان پر پابندی لگائی، ان کیلئے کوئی پالیسی نہیں دی تو وہ مقامی مالکان اور ٹمبر مافیا نے مل کر جنگلات کی تباہی کر دی۔ اب پچھلی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم ایک گرین پالیسی دیں گے، اس کیلئے اور Working plan بھی بن گیا ہے لیکن اس پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا ہے، تو میری گزارش یہ ہو گی کہ اس کو Expedite کیا جائے اور اس سے ایک تو ہمارے جنگلات کا تحفظ ہو گا اور دوسری بات یہ ہو گی کہ ہماری گورنمنٹ کو اس سے بڑا ریونیو آ سکتا ہے۔ اسی طرح سیاحت کا فروغ جو ہے، وہ عاطف خان صاحب پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ ہم اس طرف توجہ دیں گے لیکن میری گزارش یہ ہو گی، میں نے اس دن سینیئر منسٹر صاحب کو تین چار Places اپنے ضلع کے بتائے ہیں، اگر ان کو ڈیویلپ کیا جائے تو اس سے ہمارے ضلع میں بھی ترقی آئے گی اور حکومت کو بھی خاطر خواہ اس سے ریونیو حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی طرح زراعت ایک ایسا شعبہ ہے کہ جس کو اگر ہم ترقی دیں تو اس سے ہمارے ریونیو میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تاج محمد خان صاحب! چونکہ وقت بہت کم ہے۔ جناب محمود احمد خان صاحب!

جناب محمود احمد خان: مهربانی، جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو شکریه ادا کوم چې تاسو مونږ ته موقع راکړه. سپیکر صاحب! د بجټ حوالې سره زمونږ اپوزیشن لیډر او نورو ټولو ملګرو خبرې اوکړې چې دا کوم بجټ دے، د خسارې بجټ دے لیکن زه خپل یو فریاد د بجټ حوالې سره کوم، عاطف خان او د فنانس منسټر چې Page 16 باندې پبلک هیلته انجینئرنګ باندې نو ارب 20 کروړ روپۍ دوئ ایښودې دی او ترقیاتی بجټ ته تین ارب 40 کروړ روپۍ د اوبو حوالې سره دوئ په دغه بجټ سپیچ کښې خبره کړې ده چې مونږه هر چاته هر شهری ته اوبه صفا رسوؤ، دا شے عاطف خان ته هم پته ده، دا شاته Tenure کښې زما حلقه ټانک کښې د څښکلو د اوبو ډیره غټه مسئله وه، 35 نه 40 کلی داسی دی چې هغلته د څښکلو اوبه نشته او ډیر د معذرت سره دا خبره کوم چې هغلته انسانان او ځناور په یو تالاب کښې اوبه څښکی. جناب سپیکر صاحب! دا ریکویسټ مونږه حکومت ته کوؤ چې کم از کم تاسو په Need basis باندې چې کوم مونږ ته ټیوب ویلز راکړی دی، هغې ته دې ریلیز اوکړی، هغې ته دې پیسې ورکړی او په

دغه بنیاد دا کومه خبره چې تاسو کوئ، کم از کم د ټانک د پاره دې یو کمیټی جوړه شی چې دا کوم Need basis والا ټیوب ویلونه دی چې دغه ته ریلیز اوشي۔ ورسره مونږ ته ئے سپیکر صاحب! خپل فنډ نه مونږ پیسې ورکړې دی، هغه Allocation کم دے، مونږ فنانس منسټر ته دا ریکویسټ کوؤ چې د ټانک د پاره د اوبو د پاره، دا د هر انسان بنیادی ضرورت دے چې دا پوره شی۔ سپیکر صاحب! د دوئ به ډیره مهربانی وی ځکه چې هغلته روزانه جلوسونه اوباسی، د دې ټانک Main city چې کوم پائپ لائن دے، چې کومې اوبه راځی، تاسو به هغې باندې اودس اونکړئ او زمونږ خلق هغه اوبه څښکی، کم از کم مونږ دا فریاد دلته ځکه کوؤ چې مونږ سره نور څه وسائل نشته، مونږ به دلته دا فریاد وزیر خزانه ته کوؤ یا سینئر منسټر ته کوؤ چې دا تاسو کومې دعوې کوئ، کومې خبرې کوئ، کومې د انصاف خبرې کوئ، کم از کم زمونږ په صوبه کښې دا ټانک هم شامل دے، دا پکښې واچوئ۔ دویمه خبره زمونږ بی ایچ یو یا چې کوم هاسپټلز دی، د هغې دا پوزیشن دے چې په نوم مریض راشی، هغه Refer to D I Khan، آیا هغې کښې نه ډاکټر شته، یو هسپتال دے خو هسې ډانچه ولاړه ده، هسپتال کښې نه ډاکټر شته، دا ریکویسټ کوؤ چې کم از کم هغلته دې ډاکټران ورکړی چې دا کوم واړه Treatments کیږی، دا خو دې نه ریفر کیږی ډی آئی خان ته، دا یو ریکویسټ دے، نه بی ایچ یو کښې ډاکټر شته، نه په هسپتال کښې شته چې کم از کم دې ته هم وزیر خزانه صاحب توجه ورکړی۔ ورسره ورسره د تعلیم خبره کیږی، زما په حلقه کښې داسې کلی شته چې هغلته د جینکو پرائمری سکول نشته، ابازی کلے دے، اباخیل کلے دے، کم از کم په ایمرجنسی سره تاسو دا هم توجه ورکړئ چې کوم ځائے د ضرورت وی چې کم از کم هغلته دا تعلیم خو حاصل کړی چې دا کومه ستاسو دعویٰ ده، دا کومه ستاسو نعره ده چې واقعی دا حقیقت کښې پیش شی، کم از کم چې مونږ دا اومنو چې پی ټی آئی دا کوم چینج راوستے دے، دا واقعی چینج دے؟ جناب سپیکر صاحب! دا ریکویسټ مونږ کوؤ عاطف خان ته چې ټانک کښې Already دا وزیرستان چې کوم آپریشن شوے دے، ډیر متاثرین خلق هم راغلی دی، خاص کر دا سپورټس کلچر داسې څه پکښې میلې اوکړئ، داسې څه هغه اوکړئ چې خلقو ته لږ شان د

تفریح موقع ملاؤ شی، د دوئ به مونږ شکر گزار یو۔ زه ټائم نه اخلم خو دا یو ریکویسټ کوم وزیر خزانه صاحب ته چې کوم زمونږ د اوبو مسئله ده، خاص کر د ټانک ستهی او د دیهاتونه 25 نه 30 دیهات داسې دی، د ښبنکلو اوبه نه مومی، نن حکومت د دوئ په لاس کبنې دے خو خلق به دومره پته کوی، مونږ به دلته فریاد تاسو ته کوؤ او تاسو به دوئ ته وایئ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تھینک یو، محمود خان صاحب۔آنریبل خالد خان صاحب!

جناب خالد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں فنانس منسٹر کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، ان کو پہلا بجٹ Present کرنے پر، جناب سپیکر صاحب! جب بجٹ قریب آتا ہے تو ہر مکتبہ فکر کے لوگ، ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ بھئی اس بجٹ میں ان کو Accommodate کرنا ہوگا اور وہ Facilitate ہونگے، ان کو Relief ملنا ہوگا، اسی طرح Elected Members کی بھی یہی خواہش ہوتی ہے کہ بھئی اس میں جو ہم نے اپنے حلقے میں Commitment کی ہے، ہم نے اپنے حلقے میں لوگوں سے جو وعدے کئے ہیں، وہ اس بجٹ میں ان شاءاللہ Accommodate ہونگے اور ہم ان کی جو ڈیمانڈز ہیں وہ پوری کرینگے لیکن جو بجٹ پیش کیا گیا ہے، وہ ایک سرپلس بجٹ ہے، یہ ہمارے لئے ایک اچھی بات ہے لیکن میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ فنانس منسٹر نے جو باتیں کی ہیں، ہم نے 90 پرسنٹ جو ہے وہ Ongoing schemes کو Allocation کی ہوئی ہے اور ہمارا جو بجٹ ہے وہ سرپلس ہے اور ابھی ہمیں یہ Expectation بھی رکھنی چاہیئے کہ بھئی مرکز میں بھی ہماری گورنمنٹ ہے، ادھر جو ہم نے Commitment کی ہے، جو فگرز ہم نے بتائے ہیں، ان شاءاللہ وہ بھی ہم توقع کرتے ہیں کہ وہ فگرز اسی طریقے سے ادھر سے ریلیز ہوں گے اور ادھر جو انہوں نے فگرز ان کیلئے Allocate کئے، اس کو ملیں گے لیکن میری یہ ریکویسٹ ہے کہ جب یہ ہمارا بجٹ سرپلس تھا تو ہمیں تو چاہیئے تھا کہ بھئی ہم اس صوبے کیلئے کوئی میگا پراجیکٹ شروع کر لیتے، اگر ہمارے پاس ٹائم کی کمی تھی یا ہماری Strategy وہ نہیں تھی کہ ہم میگا پراجیکٹ شروع کریں، چاہئیے تو یہ تھا کہ جو پیسے سرپلس ہوتے تو ان کو بھی اس Allocation میں ڈالتے جو آج اگر اے ڈی پی بک آپ اٹھا کر دیکھ لیں، اس میں جتنی بھی Allocation ہے، وہ ٹوکن منی کے حساب سے ہے، اگر پھر اے ڈی پی بک کے End میں ہم چلے جائیں جو Annexure 2, 3, 4 ہیں، اگر اس کو بھی ہم دیکھ لیں تو وہ بھی ٹوکن منی کے حساب سے ہیں، میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ اگر کل پھر ہم سپلیمنٹری گرانٹ کی بنیاد پر ان سکیموں کو پیسے دیں تو اچھا ہوگا کہ ابھی تو یہ Proposed budget ہے اور

وہی سکیموں کو جو Ongoing سکیمیں ہیں، ان کی یہ جو Allocation ہے، وہ زیادہ ہو جائے اور آج کل جو ہم لوگوں کی Facilitation کیلئے جو روڈ بنوار ہے ہیں، اس کا ہمیں بہت زیادہ الٹا جو Response مل رہا ہے، لوگوں سے جو گالیاں سننے میں پڑ رہی ہیں کہ بھئی سڑکوں پر روڑے پڑے ہیں، ادھر سڑکوں پر خاک پڑی ہے لیکن اس کے Asphalt کیلئے کوئی پروگرام نہیں ہے۔ جب ہم ٹھیکیدار صاحب کو کہتے ہیں کہ بھئی آئیں اور اس پر Asphalt کر لیں تو ادھر سے اس کی یہی ڈیمانڈ ہوتی ہے، اس ڈیپارٹمنٹ کی یہی ڈیمانڈ ہوتی ہے کہ بھئی ہماری Liabilities پڑی ہیں دفتروں میں، ہمیں کوئی وہ پچھلے پیسے نہیں دیتے تو ہم کس طرح سے اس کی Asphalt کر لیں؟ تو میری فنانس منسٹر سے یہی ریکویسٹ ہوگی کہ بھئی یہ Allocation پر جو سرپلس اماؤنٹ ہے، اگر Kindly ہو سکے تو یہ اس کو Divert کر لیں کہ وہ سکیمیں Complete ہو جائیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں ہیلتھ کی بات کرونگا، یہ ابھی جو صحت کارڈ جو Extend ہوا ہے، یہ بڑی اچھی بات ہے اور ہمیں پتہ ہے کہ بھئی صحت کارڈ سے Previous government نے جو اس کا Initiative لیا تھا، جو لوگ اس سے مستفید ہوئے تھے، جو لوگ اس سے Facilitate ہوئے تھے، جن لوگوں کے اس سے بائی پاس آپریشن ہوئے ہیں، لوگ تو Manifesto کی بات کرتے ہیں، کوئی Vision کی بات کرتے ہیں، میں کہتا ہوں، ادھر پی ٹی آئی کے جو Sitting MPAs ہیں، میرے خیال سے یہ ان کو لوگوں کی دعائیں ہیں جن کا صحت کارڈ کی وجہ سے علاج ہوا کہ یہ لوگ ادھر Elect ہو کر آئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں یہ کہتا ہوں کہ جو اس میں Basic Health Units ہیں ان کی Rehabilitation اور Construction کیلئے جو دو سو Basic Health Units ہیں، ان کو انہوں Identify کیا ہے، Identify نہیں کیا، سکیمیں ہیں لیکن اس کیلئے انہوں نے دو سو ملین اماؤنٹ رکھی ہے، جناب سپیکر صاحب! میرے خیال میں یہ بی ایچ یوز جو ہیں یہ 1988 میں بنی ہوئی ہیں، اس کے بعد ان کی Rehabilitation کیلئے یا ان کی Renovation کیلئے ابھی تک کسی قسم کی نہ Allocation ہوئی ہے، نہ ان کا کچھ بندوبست ہوا ہے، میں کہتا ہوں میرے حلقے میں ایسے بی ایچ یوز ہیں جو بالکل کھنڈرات کی شکل پیش کر رہے ہیں، جب ہم ڈاکٹر کو کہتے ہیں کہ بھئی آپ آئیں، ڈاکٹر تو آتا نہیں ہے لیکن ڈسپنسر جو ہے اور وہ بھی Refuse کرتا ہے کہ بھئی ان کے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہوتی، ان کے ادھر کوئی وسائل نہیں ہوتے کہ بھئی وہ اس سے اور لوگوں کو Facilitate کر لیں، میں یہ ریکویسٹ کر لونگا، ہیلتھ منسٹر تو ادھر موجود نہیں ہیں لیکن فنانس منسٹر کی وساطت میں یہ بات لانا

چاہتا ہوں، یہ جو اماؤنٹ انہوں نے 200 ملین رکھی ہے، یہ بہت کم ہے، اگر اس کو ہم Divide کر لیں تو تقریباً 200 ملین 200 بی ایچ یوز پر Divide ہونگے تو One million per BHU یہ آئے گا تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ اگر اس پیسے کو بڑھادیں اور Basic جو ہیلتھ جو ہمارے یونٹس ہیں، جن سے یہ دیہات میں ہمارے رورل ایریا میں جو لوگ اس سے Facilitate ہوتے ہیں، ان کی یہ بنیادی ضرورت ہے، اگر اس سے یہ اماؤنٹ بڑھادیں تو ان شاء اللہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جیسی ہماری گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے وہ Priority بھی یہی ہے کہ ہم ہیلتھ اور ایجوکیشن پر فوکس کر لیں گے تو اس سے یہ ان بی ایچ یوز کی Renovation، ان لوگوں کا فائدہ ہوگا، ان حلقوں کا فائدہ ہوگا اور اسی طرح جو لوکل آر ایچ سیز ہیں، یا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے، اس پر بھی ایک بوجھ کم آئے گا۔ جناب سپیکر صاحب! اس کے ساتھ میں ایک اور بات ایڈ کرنا چاہتا ہوں، انہی ہسپتالوں میں جو وارڈز ہوتے ہیں، آپریشن تھیٹرز ہوتے ہیں، ان میں Equipments نہیں ہوتے ہیں جو ان Equipments کی وجہ سے وہ ریفر ہو جاتے ہیں اور جو ریفر ہوتے ہیں، وہ سارا بوجھ جو پشاور پر آتا ہے یا ڈی ایچ کیو پر آتا ہے تو میری یہی ریکویسٹ ہوگی کہ جو Equipment جن جن ہسپتالوں میں کم ہے تو اس کو پورا کر لیں کہ وہیں اپنے جو لوگ ہوتے ہیں، ان کا وہیں علاج ہو اور وہ ریفر ہونے سے بچ جائیں۔ جناب سپیکر صاحب! ایجوکیشن کی بات کی ہے، ادھر ایجوکیشن منسٹر بھی بیٹھے ہیں، انہوں نے دو سو پرائمری سکولز جو ہیں وہ Rented buildings میں یہ شروع کروانا چاہتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ یہ مسئلے ہر جگہ ہوتے ہیں، لینڈ کے مسئلے بھی ہوتے ہیں، ان کے ایشوز بھی ہوتے ہیں، اربن ایریا میں یہ جگہ بہت زیادہ، کیونکہ ادھر وہ کمرشل ہوتے ہیں، کوئی لینڈ دیتا نہیں ہے لیکن ادھر وہ بلڈنگز ملتی ہیں کہ ان کو Rent پر لے لیں اور ایسے لوگ ادھر ان کو پڑھائیں لیکن ہمارے رورل ایریاز میں وہ مسئلے نہیں ہیں، Rented buildings تو ادھر ملتی نہیں ہیں اور اگر ملتی ہونگی تو وہ بھی ان لوگوں کو Accommodation کیلئے کافی نہیں ہیں کیونکہ پچھلی گورنمنٹ میں، عاطف خان (کے دور) میں جو پہلے پرائمری سکول تین کمروں کے ہوتے تھے، وہ آٹھ کمروں کے ہیں اور لوگ اسی کو دیکھیں گے تو پھر یہ مسئلہ جو ہے، ہمارے رورل ایریاز میں وہ پڑے گا، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر اس طرح یہ کر لیں کہ یہ دو سو پرائمری سکول ہیں، آدھے کو Rented میں کر لیں اور آدھے کو لینڈ جن ایریاز میں لینڈ ڈونرز ہوتے ہیں تو یہ انہی کو اگر ان حلقوں کو مل جائیں تو میں کہتا ہوں کہ تقریباً وہی لوگ Facilitate بھی ہونگے اور ادھر جو بلڈنگز کو Hire کرنے میں جو مسئلے ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: Conclude کریں خالد صاحب!

جناب خالد خان: اسی کے ساتھ میں ایک دوسری بات ایڈ کرنا چاہتا ہوں، عاطف خان جب ایجوکیشن کے منسٹر تھے تو انہوں نے ایک Initiative لیا تھا، جو اے ڈی پی میں انہوں نے کچھ سکولوں کو Reflect کروایا، جو Establishment of higher secondary schools ہوتا ہے اور اس اے ڈی پی سے وہ سکول کاٹے گئے لیکن میں ان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس سے لوگ بہت زیادہ Facilitate ہوتے ہیں، اگر آپ کو Establishment of higher secondary schools مل جائے تو اس کیلئے Land acquire کرنا وہ بھی اتنی مشکل بات نہیں، تقریباً وہ آٹھ کنال پر انہوں نے جو کیا تھا تو اس پر بنتے ہیں اور اس میں یہ میرے خیال سے وہ Mini colleges ہوتے ہیں، جب ایک بندہ 6th سے سٹارٹ کرلے اور ایف اے / ایف ایس سی تک اسی سکول میں پڑھے تو وہ ایک Mini College کی حیثیت سے، وہ اس کی حیثیت ہوتی ہے۔ اس اے ڈی پی میں وہ جو سکیم ہے، وہ میرے خیال سے انہوں نے Drop کی ہوئی ہے، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کو Consider کرلیں اور اس کا Automatically آپ ہائر ایجوکیشن کے منسٹر رہ چکے ہیں اور ہر بندے کی یہ ڈیمانڈ ہوتی ہے کہ بھئی ہمارے حلقے میں ہائر کالج بن جائے اور ہمارا حلقہ اس سے Facilitate ہو، اگر یہ اسی کو Continue رکھیں تو میں یہ ان شاء اللہ کہہ سکتا ہوں کہ اس سے وہ کالج پر بوجھ بھی کم ہوگا اور کالج میں وہ ڈیمانڈ بھی کم آئے گی۔۔۔۔

جناب سپیکر: Time is short، ابھی اذان بھی ہونی ہے، ایک منٹ اور لے لیں۔

جناب خالد خان: سر! فنانس منسٹر نے اسی دن سپیچ میں کہا تھا کہ بھئی ویژن ہے، الیکشنز ویژن پر کرنے ہوتے ہیں، میں بالکل اس بات کو ایڈمٹ کرتا ہوں کہ جو الیکشنز کرتے ہیں تو پارٹی کے ویژن پر کرتے ہیں، پارٹی کے Manifesto پر کرتے ہیں اور جو کامیابی ملی ہے تو یہ ان کی Previous کارکردگی پر ملی ہے لیکن میں ان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ تو ٹھیک ہے لیکن ہمارے جو ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ اتنے Stable بھی نہیں ہیں، ان کی وہ جو مالی حیثیت ہے وہ اتنی Stable نہیں ہے کہ بھئی خود بخود جیسے بیٹنی صاحب نے کہا ہے کہ میرے حلقے میں پانی کی ضرورت ہے تو یہ تو ہونا چاہیئے تھا کہ جی جب ویژن پر الیکشنز ہونگے، جب Manifesto پر الیکشنز ہونگے تو ڈیپارٹمنٹ کو پہلے Stable کروانا ہوگا کہ وہ کوئی خود بخود سوموٹو لے، Initiative لے لے کہ کدھر پانی کی ضرورت ہے، سی اینڈ ڈبلیو والے خود یہ سوموٹو

لے لیں کہ بھئی کدھر یہ روڈز Repair کرنے کی ضروت ہے، کدھر روڈ کی Rehabilitation کی ضرورت ہے؟ جناب سپیکر صاحب! میری ان سے یہ ریکویسٹ ہو گی کہ بھئی ہمیں Ground reality کو بھی دیکھنا پڑے گا، ہمیں Ground کو بھی دیکھنا پڑے گا کہ بھئی کدھر کدھر سے ہمیں یہ ڈیمانڈ ہے، ابھی تو ایم پی ایز کا وہ Influence بھی ختم ہوا ہے، جو پہلے تھا، جو ڈیپارٹمنٹ پر اس کا ایک Hold ہوتا تھا، ایکسین پر اس کا ہولڈ ہوتا تھا، یہ کریڈٹ ہماری پچھلی گورنمنٹ کو جاتا ہے، جو انہوں نے E-biding system متعارت کروایا ہے اور اس سے جو کرپشن کا نظام ہے وہ بھی کافی حد تک کم ہوا ہے لیکن میری ان سے یہ ریکویسٹ ہو گی کہ آنے والے وقت میں یا کچھ نہ کچھ ان کے جو اپنے Expertise ہیں کہ ہم ایم پی ایز کو بھی Accommodate کر لیں کہ Ground پر جو Reality ہے یا Ground پر جن لوگوں کی ڈیمانڈ ہے یا جو In need ہیں کہ ان کی وہ ڈیمانڈ پوری ہو جائے۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو خالد خان۔ ابھی میں ریکویسٹ کرتا ہوں آنریبل سینیئر منسٹر عاطف خان صاحب سے اور پھر جناب فنانس منسٹر بھی، Ready after Atif Khan۔

<u>جناب محمد عاطف {سینیئر وزیر (سیاحت، کھیل وثقافت)}:</u> بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ کافی ڈسکشن ہو گئی ہے۔ بجٹ پہ، اچھی تجاویز آئی ہیں، Obviously سارے Experienced لوگ ہیں، کوئی پہلے منسٹر رہے ہیں، کوئی ایم پی ایز رہے ہیں، کوئی فیڈرل منسٹر رہے ہیں، چیف منسٹر، تو ان کی طرف سے Obviously اچھی Suggestions بھی آئی ہیں، کچھ پولیٹیکل اعتراضات بھی اٹھائے گئے ہیں تو جو ہمارے فنانس منسٹر صاحب ہیں، اس کا Obviously انہوں نے Notes لئے ہیں، میں صرف بڑی بڑی کچھ چیزیں آپ لوگوں سے شیئر کروں گا۔ ایک تو بجٹ بنانا بہت مشکل کام ہوتا ہے، جب آپ کے Limited resources ہوں اور آپ کی Requirement بہت زیادہ ہو تو Obviously پھر اس میں آپ کو دیکھنا پڑتا ہے کہ ضرورت کہاں زیادہ ہے یا کیا کیا چیزیں ہیں جن کو ہم نے پارٹی کے منشور کے حساب سے پورا کرنا ہے۔ اس بجٹ میں جو ہم نے سب سے جو بڑا کام کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں ہم نے 90 پرسنٹ تقریباً Almost جو سکیمیں ہیں، پیسے پرانی سکیموں کو دیئے ہیں، نئی سکیمیں ہم نے کوشش کی ہے کہ شروع نہ کریں کیونکہ اگر ہم نئی بھی شروع کریں اور پرانے پیسے تو وہی ہیں، وہی سو روپے ہیں وہ یا پرانی سکیموں میں جائیں گے یا نئی سکیموں میں جائیں گے، تو اگر ہم نئی سکیمیں زیادہ شروع کریں گے تو پرانیوں میں پھر وہی مسئلے ہوں گے جو کہ اکرم درانی صاحب نے بھی ابھی کہا کہ جی روڈز بن رہے ہیں، ابھی

کسی اور ایم پی اے صاحب نے بھی یہاں پہ، میرے خیال میں خالد خان صاحب نے کسی نے ذکر کیا کہ جی وہی روڈز ہیں، تو میری تو ہمیشہ سے یہی بلکہ پچھلی گورنمنٹ میں بھی کہتا رہا، اس دفعہ بھی فنانس منسٹر اور ہم لوگ بھی، ایسا ہے کہ اگر آپ مزید مریض کا آپریشن کرتے ہیں، ان کو کھولتے ہیں تو پہلے جو Already کھولے ہوئے ہیں، ان کو تو بند کر دیں تو اس کے بعد آپ نئے مریضوں کا علاج شروع کریں، تو ہم نے کوشش یہ کی ہے کہ جتنی بھی پرانی سکیمیں ہیں، مثال کے طور پر اے ڈی پی میں آتی ہیں کہ جی ایک ہزار کلومیٹر روڈ ہے، پرانے ایک ہزار کلومیٹر پہ بھی کام نہیں ہوا ہوتا، مٹی اڑ رہی ہوتی ہے اور لوگ بد دعائیں دے رہے ہوتے ہیں، گالیاں دے رہے ہوتے ہیں تو اس کی وجہ سے ہم نے کوشش یہ کی، زیادہ اس دفعہ ہم نے بجٹ On going schemes کو دیا اور ٹائم اتنا نہیں تھا، تو آئیڈیا یہ تھا کہ اس دفعہ جو بڑی سکیمیں ہیں وہ اس میں زیادہ نہیں ہیں، تھوڑی ہیں لیکن زیادہ ہم لوگ تقریباً یہ چھ سات مہینے، آٹھ مہینے تیاری کا ٹائم ملے گا ہمیں تو اس میں ہم بڑی سکیمیں شروع کر دیں گے جو بڑی بڑی کچھ ہمارے ذہن میں ہیں، اللہ کرے کہ Financial space اتنا ہو، اس میں جو اکرم درانی صاحب نے بات کی جو ساؤتھ کیلئے بڑی سکیم ہے، ایری گیشن لفٹ کی وہ ہے، ایک وہ جو سارے یہ چار پانچ ضلعے ہیں، تقریباً 40 فیصد ایریا یہاں کا ہے، چارسدہ، مردان، پشاور، صوابی سرکلر ریل کا مسئلہ حل کرے گا یا گریٹر پشاور کا، جو باقی دوریجنز ہیں، ملاکنڈ، ہزارہ ہے، اس میں ہمارا پلان ہے کہ ٹورازم پہ زیادہ کام کرنے کا، کیونکہ وہاں پہ سکوپ زیادہ ہے، بجائے اس کے کہ ہم ایسی چیز وہاں پہ کریں جہاں پہ آپ کو گنجائش نہ ہو، وہاں پہ پیسے زیادہ لگانا پڑیں تو یہ دوریجنز ایسے ہیں جہاں پہ اگر ہم ٹورازم کو ڈیویلپ کریں، یہ ساؤتھ ریجن میں ہم یہ جو پانی والا ہے لفٹ ایریگیشن کا تقریباً تین لاکھ ایکڑ وہاں پہ اس سے فائدہ ہوگا اور اگر یہ سنٹرل ڈسٹرکٹ ہے، اس کیلئے ہم ایک لائٹ ریل جو صرف پسنجر کی ہوتی ہے، وہ اگر ہم شروع کر پائیں، یہ ہمارے ذہن میں ہے کہ وہ بھی ہم ایسے سٹیج پہ شروع کر پائیں کہ یہ چار چھ مہینے ہم اس کیلئے Planning کرلیں، اگلے بجٹ میں اس کیلئے پیسے رکھیں اور شروع کرلیں تاکہ اگلے چار سال ہمارے پاس ہوں ان پراجیکٹس کو Complete کرنے کیلئے۔ یہ پچھلی دفعہ کی طرح کچھ مسئلوں کی وجہ سے جو پراجیکٹس لیٹ ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں بھی الیکشن میں جاتے ہوئے جس طرح سوات موٹروے کا پراجیکٹ تھا، ایکسپریس وے کا لیٹ ہوا، بی آر ٹی کا پراجیکٹ آخر میں شروع ہوا، اس کی وجہ سے پرابلم آیا، تو ہماری کوشش یہ ہے کہ اس دفعہ پرانی سکیموں کو پیسے دیں، کچھ چھوٹی سکیمیں شروع کریں اور جو بڑی سکمیں ہیں وہ ان شاء اللہ تعالیٰ چار چھ مہینے، آٹھ

مہینے تیاری کر کے نیکسٹ بجٹ میں بڑی سکیمیں شروع کر کے ان کو اگلے چار سال میں ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کمپلیٹ کر پائیں۔ پھر اس کے بعد جو میگا پراجیکٹس کی پچھلے Tenure کے حوالے سے بات ہوئی کہ بڑے پراجیکٹس نہیں ہوئے، بڑے پراجیکٹس تو میرے خیال میں سوات ایکسپریس وے ہے، 38 ارب روپے کا، تو اتنا بڑا پراجیکٹ تو مجھے اور کوئی نظر نہیں آتا جو پہلے ادوار میں ہوا ہو، بہت بڑا پراجیکٹ ہے اور اس سے فائدہ بھی ان پانچ چھ ضلعے، سات ضلعے جو ہیں ان کو ہو گا، ٹورازم بڑھے گی، تو یہ صرف روڈ نہیں ہے، مطلب صرف آنے جانے کیلئے صرف روڈز استعمال نہیں ہوں گے، اس سے ٹورازم کا فائدہ ہو گا، اکانومی بڑھے گی، بزنس بڑھے گا، ریونیو بڑھے گا، حکومت کی Employment create ہو گی۔ اسی طرح پھر بی آر ٹی کا پراجیکٹ ہے، وہ 68 بلین تک پہنچ گیا ہے، وہی پراجیکٹ ہے جو بہت بڑا ہے، کمپلیٹ ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ، پشاور کے لوگوں کو کافی اس کا فائدہ ہو گا اور ایک اچھی چیز ہے جو تعلیم کے حوالے سے کہا گیا کہ جو باقی پراجیکٹس ہیں، کام کافی ہوئے ہیں لیکن اس میں بد قسمتی سے بعض اوقات سیاست بیچ میں آ جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ چیزیں Controversial ہو جاتی ہیں۔ ہم نے اپنے پہلے Tenure میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم کسی پولیٹیکل لوگوں کے ناموں پہ ادارے نہیں بنائیں گے اور سپیشلی ایسے ہوں جو کہ جس طرح، درانی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے دور میں بنے، اکرم درانی سکولز اینڈ کالج اچھی بات ہے لیکن اگر نام ذاتی ہو جائے تو اس سے خواہ مخواہ ایک وہ، یہ ایک شیر پاؤ ہاسپٹل تھا، ایک حکومت آتی تھی تو شیر پاؤ ہاسپٹل، دوسری حکومت آتی تھی تو خیبر ہسپتال، تو لوگوں کو جب یاد ہوتا تھا تو پھر اس کا نام بدل دیا جاتا تھا۔ ہم نے یہ کیا کہ ہم نے پرانے ناموں کو نہیں چھیڑا، وہ جو تھے ہم نے اسی طرح رہنے دیئے کہ بس ٹھیک ہے جو ہو گیا، ہو گیا لیکن ہم نے کم از کم نئے سکول یا ہسپتال جتنے بھی بنائے ہیں، وہ ہم نے کوئی ذاتی نام سے نہیں بنائے، جس طرح ایک فاطمہ الخیری ہم نے سکول بنایا، لڑکیوں کا بورڈنگ ہاسٹل ہے، بہت زبردست سٹینڈرڈ کا، اس کا نام فاطمہ الخیری کے نام پہ رکھا گیا ہے جو کہ ایک ہسٹری ہے، ایک عورت ہے جس نے پہلی یونیورسٹی بنائی تھی، پھر اسی طرح گرلز کیڈٹ کالج، پاکستان کا پہلا کیڈٹ کالج ہے لڑکیوں کا، اس کا نام بھی گرلز کیڈٹ کالج رکھا گیا ہے، کوئی اس کا سیاسی نام نہیں ہے، ہوم اکنامکس کالج ہے، مردان میں اس کا ہوم اکنامکس کالج نام ہے، ویمن یونیورسٹی ہے، اس کا ویمن یونیورسٹی مردان نام ہے، مطلب کسی پولیٹیکل نام پہ نہیں رکھا گیا۔ جو یونیورسٹیز بنی ہیں، پچھلے دور میں، اس میں میں صرف ایک مثال دوں گا، بے شک اچھی بات ہے، یونیورسٹیاں بنانا، کالجز بنانا، سکولز بنانا لیکن ان کو اگر تعلیم کیلئے بنایا جائے تو میرے خیال میں

زیادہ بہتر ہوگا، ان کو اگر ہم روزگار کا ذریعہ نہ بنائیں، جس طرح ایک مثال میں یہاں پہ دوں گا، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان، تیرہ کیسز اس کے چل رہے ہیں نیب میں، ابھی بھی فنانشل کرپشن کے، ایڈمنسٹریٹیو کے، Illegal employment کے، ہر ایک چیز کے اور یہ فنانس منسٹر صاحب اس دن وہاں پہ گئے ہیں، ان کو پیسے اور چاہیے تھے تو یہ وہاں پہ گئے ہیں، وزٹ کیا، جب یہ واپس آئے تو واقعی اگر آپ اس کی حالت دیکھیں تو باقی ٹھیک ہے جو بھی ہو لیکن اس میں صرف ایک چیز میں آپ کو بتاؤں گا کہ آخری سال جب وہ وائس چانسلر صاحب ریٹائر ہو رہے تھے، انہوں نے، ساڑھے چھ سو وہاں پہ Strength تھی اور انہوں نے ایک سال میں ساڑھے نو سو کو لیکر گئے ہیں، تین سو سوا تین سو لوگ انہوں نے ایک سال میں بھرتی کئے ہیں، حالانکہ کوئی نیا ڈیپارٹمنٹ نہیں بنا تھا، کچھ نہیں ہوا تھا اور ان کی سیلری کا بل Monthly بنتا تھا کوئی چھ کروڑ روپے، وہ چھ کروڑ روپے، ساڑھے چھ کروڑ روپے ان کی سیلری کا بل ہے اور وہ بھی جب نئے وائس چانسلر آئے ہیں تو وہ پریشان ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم کیا کریں اس کا؟ یہ تو ہمیں اور پیسے چاہئیں، مقصد یہ ہے کہ پھر انہوں نے کچھ فارغ بھی کر دیئے، مقصد یہ ہے کہ یہ چیزیں اچھی بات ہے بنانی چاہیئے لیکن اس کو روزگار کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیئے کہ جی ہم سکول اس لئے بناتے کہ ہم اس میں کلاس فور بھرتی کریں، ہم ہسپتال اس لئے بناتے کہ اس میں ہم کلاس فور بھرتی کریں یا یونیورسٹی اس لئے بناتے ہیں کہ اس میں اپنے سیاسی پارٹی کے ورکرز بھرتی کریں۔ میں آپ کو لکھ کے دیتا ہوں، یہ جتنی بھی چیزیں بنی ہیں میرے دور میں، چاہے وہ یونیورسٹی ہو، چاہے وہ کالج ہو، چاہے جو بھی ہو، ایک بندہ مجھے اس میں دکھادے کہ میں نے اپنی پارٹی کا کوئی بھرتی کیا ہو، میں Resign کر دوں گا۔ (تالیاں) صرف مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر آپ ان چیزوں کو پولیٹیکل بنیادوں کیلئے استعمال کرتے ہیں تو وہ خراب ہو جاتی ہیں، اگر آپ اچھی نیت سے بھی کرتے ہیں لیکن جب اس میں Politics آجاتی ہے تو چیزیں خراب ہو جاتی ہیں، ہم نے پچھلے دور میں یہ کوشش کی ہے کہ اس کو اچھے طریقے سے کریں، اس میں Politics نہ آئے۔ جو سکولز کی نئی بات ہوئی، سکولز نئے ضروری ہیں، چاہئیں بھی لیکن ہمیں جو پچھلے سکولز ہیں وہ کافی تعداد میں بنے ہوئے ہیں اور اس میں Again میں یہ کہوں گا کہ اگر اس میں نئی نئی بلڈنگز بنانا شروع کریں اور اگر ایک ہی سکول ہے، اس کیلئے پیسے نہیں ہیں، سال کی دس لاکھ روپے Allocation ہے اور پھر وہ ملتے نہیں ہیں تو اس کا فائدہ نہیں ہوتا۔ میں صرف آخر میں ایک ٹورازم پہ آؤں گا، ایک بار میں ویژن دوں گا، باقی پھر ان شاء اللہ تعالیٰ اس پہ کام ہوگا۔ ٹورازم یہ میرے خیال میں تاریخ میں شاید پہلی دفعہ میں نے خود اپنی چوائس سے یہ

ڈیپارٹمنٹ لیا ہے اور اکثر لوگ یہاں بھی ایم پی ایز ہیں، جو منسٹر ہیں، مجھے کہتے ہیں کہ یار یہ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ تم نے کیوں لیا ہے؟ بہت چھوٹا ڈیپارٹمنٹ ہے تو ایجوکیشن اور انرجی کے مقابلے میں لیکن میں نے پہلی دفعہ اپنی مرضی سے لیا ہے کیونکہ ٹورازم ہے، سپورٹس ہے، یوتھ ہے، کلچر ہے تو اس میں میں خود کام کرنا چاہتا ہوں کہ کام اس میں ہو، اس میں بہت سکوپ ہے، سپیشلی ٹورازم ایک ایسا سیکٹر ہے کہ یہ صرف ٹورازم For the sake of tourism نہیں ہوگا، یہ ٹورازم بڑھے گا، ہمارے صوبے کو اللہ تعالیٰ نے اتنی زبردست جگہیں دی ہیں، دریا دیئے ہیں، پہاڑ دیئے ہیں، موسم دیا ہے، اس کو ہم نے صرف Properly access دینی ہے، Road access دینی ہے، ہم نے اس کو اس Angle سے دیکھنا ہے کہ روزگار ملے لوگوں کو، جتنے زیادہ لوگ آئیں گے، گلگت بلتستان نے ڈیویلپ کیا، پچھلے سال وہاں پہ سترہ لاکھ لوگ گئے ہیں، فارن سے لوگ آئے ہیں جو کہ وہاں پہ اتنے ہوٹلز بنے ہیں، لوگوں کو کاروبار ملا ہے، تو اگر ہم ان شاء اللہ تعالیٰ یہاں پہ ڈیویلپ کر پائیں، ہم نے کوئی پندرہ جگہیں Identify کی ہیں، اس میں دیر بھی ہے، سوات میں ہے، ملاکنڈ میں ہے، ہزارہ میں، ایک یہ ساؤتھ میں دو جگہیں ہیں اور وہ ہم نے Identify کی ہیں، اس کیلئے Road access اور Visa region پہ پرائم منسٹر نے خود ایک ٹاسک فورس بنائی ہے جس کو وہ خود ہیڈ کر رہے ہیں، ایک میٹنگ ان کی ہوئی ہے ہماری ان سے اور انہوں نے کہا ہے کہ آپ بتائیں کہ آپ کو ٹورازم پروموٹ کرنے میں کیا کیا پرابلمز ہیں؟ جس میں سوات ائرپورٹ کا کھولنا ہے یا جو این ایچ اے کا روڈ ہے، کالام کا، وہ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ Next week ان سے میٹنگ کر کے وہ سارے ان کو بتائیں گے، تو اس میں Basic چیز جو ہے کہ کاروبار بڑھے اور حکومت کو ریونیو آئے، یہ بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جو کہ بالکل شیخ بدین بھی اس لسٹ میں ہے، پندرہ جگہوں میں شیخ بدین بھی میرے پاس لکھا ہوا ہے تو وہ کچھ جگہیں ضلع کی اب اس پہ ڈیویلپ ہوں گی، دو تین ضلعوں کے لوگ اس میں آئیں، کچھ لوگ باہر سے آئیں، ٹارگٹ ہمارا لوکل ٹورازم ہوگا، ڈومیسٹک ٹورازم، پچھلی سٹیج میں ڈومیسٹک ٹورازم Develop ہو، دوسری سٹیج میں اوورسیز پاکستانی اور تیسری سٹیج میں فارنرز ان شاء اللہ تعالیٰ اگر حالات اچھے رہے تو اس کیلئے بہت کافی ہمارا پلان ہے جو کہ بڑھے گا۔ آخری چیز میں صرف ایک کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جو کہ شاید اس کو پراپر طریقے سے لوگوں کو Explain نہیں ہوا جو کہ فیڈرل گورنمنٹ سے Related ہے لیکن Obviously ہماری پارٹی کی حکومت ہے، وہاں بھی جو پچاس لاکھ گھر ہیں اور ایک کروڑ نوکریاں ہیں، ایک چیز میں یہاں پہ کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ کبھی بھی کسی نے یہ

نہیں کہا کہ پچاس لاکھ گھر حکومت بنائے گی یا لوگوں کو مفت دے گی یا اگر ایک کروڑ نوکریاں ہیں تو وہ کسی نے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ حکومت ایک کروڑ نوکریاں دے گی عوام کو، اس میں جو پوری دنیا میں فنانس کا ایک طریقہ ہے، اکانومی کا کہ حکومت Enabling environment دیتی ہے، حکومت Enabling environment دیتی ہے، اس سے کاروبار بڑھتا ہے، اس سے لوگوں کو نوکریاں ملتی ہیں، حکومت کو ریونیو آتا ہے۔ پچاس لاکھ گھر جو ہیں، اس پہ اس دن ہماری میٹنگ تھی، طریقہ اس کا یہ ہے کہ Obviously تقریباً پاکستان میں ایک کروڑ گھروں کی اس وقت ڈیمانڈ ہے، تقریباً کوئی سات ساڑھے سات لاکھ گھروں کی ہر سال ڈیمانڈ آتی ہے اور اور چار ساڑھے چار لاکھ بنتے ہیں، باقی کمی رہ جاتی ہے، اب مسئلہ یہ ہے کہ ڈیمانڈ بھی ہے لیکن بنتے کیوں نہیں ہیں؟ اس کیلئے کچھ لیگل مسئلے ہیں، پیسوں کا مسئلہ ایک، بینک لون نہیں دیتے، گھروں کو اس دن شوکت یوسفزئی صاحب نے بتایا کہ صرف 0.25 ہمارے پاکستان میں گھروں کیلئے لونز ملتے ہیں، انڈیا میں 11 پرسنٹ ملتے ہیں، ملائشیاء میں 33 پرسنٹ، امریکہ میں 75 فیصد، اس میں لیگل پرابلم یہ ہے کہ لون اس وجہ سے بینک نہیں دیتے کہ وہ کہتے ہیں کہ پھر ان لوگوں کو وہ جگہ خالی کرانا، ان سے گھر واپس لینا، اس کو پھر آکشن کرنا، اس میں لیگل پرابلمز ہیں۔ ایک اس میں لیگل پرابلم ہٹائیں گے اور دوسرا اس میں انوسٹرز کو ہم لوگ Encourage کریں گے تاکہ وہ خود آئیں، گھر بنیں، چالیس بیالیس انڈسٹری سے، یہ Revolving ہے، اگر پچاس لاکھ میں سے سال میں پانچ لاکھ گھر بھی بننا شروع ہو جائیں تو اس سے چالیس بیالیس انڈسٹریز Automatically چلنا شروع ہو جاتے ہیں، اس سے روزگار بڑھے گا، تو Basic مقصد یہ ہے۔ اسی طرح ایک کروڑ نوکریوں کا ہے تو کام مشکل ہے، میری جب بات ہوئی ہے اسد عمر صاحب سے، عمران خان صاحب نے یہ نہیں کہا کہ آسان کام ہے جو صرف واپڈا ہے یا پی آئی اے ہے یا ریلوے ہے، ان کو ملا کر کوئی ایک ہزار ارب روپے نقصان ہے سالانہ، اب یہ ایک ہزار ارب روپے نقصان ہم نے کم کرنا ہے، ختم کرنا ہے اور یہی ایک ہزار ارب روپے ہم نے عوام پہ لگانے ہیں، Obviously یہ ایک مہینے میں یا چھ مہینے میں نہیں ہوگا، اس پہ ٹائم ضرور لگے گا اور دوسری بات یہ ہے کہ جب یہ چیزیں کم ہوں گی، Business activity بڑھے گی، فارن انوسمنٹ آئی گی تو اس سے اگر میرے خیال میں اگلا یہ اگر کوئی سوچے کہ یہ چار چھ مہینوں میں ایک دم سے نوکری بھی مل جائے گی، ایک دم سے روزگار بھی ٹھیک ہوگا، ٹائم لگے گا لیکن نیت ٹھیک ہے، ڈائریکشن ٹھیک ہے، ان شاء

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے تعاون کی بھی ضرورت ہوگی اور ضرور اس میں کامیاب ہوں گے کیونکہ نیت بھی ٹھیک ہے اور کوشش بھی کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ، بہت شکریہ جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو، عاطف خان صاحب۔ اب صورتحال یہ ہے کہ ابھی تک ستائیس ایم پی ایز بجٹ کے اوپر بات کر چکے ہیں اور دس ایم پی ایز رہ گئے ہیں، وہ بھی Interested ہیں لیکن ٹائم ابھی بہت ہی شارٹ ہے تو اگر وہ دس ایم پی ایز، کیونکہ اب سب کو دس کو کرنا پھر تو یہ پرسوں، Monday پہ بجٹ چلا جائے گا، آج ختم بھی نہیں ہوسکے گا تو اپوزیشن لیڈر درانی صاحب کیا کہتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف: میرے خیال میں Right تو سب کا ہے لیکن ابھی چونکہ وقت کی کمی ہے تو اگر وہ میرے فنانس منسٹر اس پہ بات کریں تو اچھی بات ہوگی۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ فنانس منسٹر بات کریں، باقی اگر دس ایم پی ایز ہیں اور اگر وہ ناراض نہ ہوں، مجھے پتہ نہیں کہ وہ گورنمنٹ سے ہیں، اپوزیشن سے ہیں لیکن میرے خیال میں وہ کٹ موشن پہ بات کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Mix ہیں، کٹ موشنز پہ بات کر سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: تھوڑا سا ان دس ایم پی ایز کو زیادہ وقت کٹ موشن پہ دے دیں۔

جناب پیر فدا محمد: جناب سپیکر! ہمیں موقع دیا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اصل میں میری عرض سنیں، میری عرض سنیں، ہم نے اس کو رکھا ہوا تھا کہ کل تک Saturday اور Sunday چھٹی اس لئے ختم کی تھی کہ یہ سارے ایم پی ایز Accommodate ہو جائیں اور Sunday کو We will pass it لیکن آپ سب نے ہی کل یہ مشورہ دیا کہ نہیں Sunday کو off کرنا ہے، جب off کر دیا گیا تو اب اگر آپ کو دوں گا تو پھر سب دس کے دس کو دوں گا، پھر سارا چلتا رہے گا، پھر اس طرح ایک منٹ کی بات نہیں، پھر سب کو دینا پڑے گا اور وہ دوسرے بھی ناراض ہو رہے ہیں تو بات یہ ہے کہ اب Monday سے کٹ موشنز ہیں، آپ کٹ موشنز پہ آ جائیں، آپ کو ہم زیادہ وقت دیں گے۔

جناب پیر فدا محمد: مجھے دو منٹ دے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب دو منٹ دیں گے تو پھر دس ایم پی ایز کو یہ بیس منٹ ہو جائیں گے اور ایک بجکر 10 منٹ پہ نماز کا ٹائم بھی ہے۔ جی، لاء منسٹر۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ریکویسٹ بھی کروں گا، چونکہ لیڈر آف اپوزیشن نے بھی کہہ دیا ہے، چونکہ بہت Important ہے جو فنانس منسٹر وائنڈ نگ اپ سپیچ کریں گے تو میرے خیال میں جتنی Suggestion آ گئی ہیں، جتنی باتیں Raise ہو گئی ہیں تو بڑی ڈیٹیل سے فنانس منسٹر صاحب اپنی وائنڈ نگ اپ سپیچ میں اس کا ذکر کریں گے تو میری ریکویسٹ آنریبل ممبر سے یہی ہو گی کہ اس کے بعد Demands for grant اور ہمارا کٹ موشنز والا مرحلہ شروع ہو گا تو کٹ موشنز کے درمیان ہر ایک ممبر سپیچ بھی کر سکتا ہے اور اپنی بات بھی آگے لا سکتا ہے، تو Kindly اگر فنانس منسٹر وائنڈ نگ اپ سپیچ کر لیں تو ہاؤس مستفید ہو سکے گا، اگر فنانس منسٹر کو موقع مل جائے۔ تھینک یو۔

جناب پیر فدا محمد: مجھے دو منٹ دے دیئے جائیں، میں ضروری بات نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے بعد آٹھ اور کو بھی دو منٹ ملیں گے، پھر مسئلہ یہ ہے نا کہ اب آپ کے ساتھ ہمارے دو بھائی بیٹھے ہیں، ہمایون خان اور شفیع اللہ خان، ان کی بھی میرے پاس چٹ پڑی ہوئی ہے اور باقیوں کی بھی ہے تو۔

جناب پیر فدا محمد: صرف دو منٹ دے دیئے جائیں، ضروری بات ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دو منٹ کا میں ٹائم دیتا ہوں، اس کے بعد میں مائیک آف کر دوں گا، دو منٹ ٹھیک ہے، پیر فدا ایڈووکیٹ!

جناب پیر فدا محمد: مسئلہ یہ ہے کہ جو بجٹ پیش ہوا ہے، اس میں دیکھیں، پچھلی حکومت نے ایک ارب 30 کروڑ روپے کی لاگت سے ایمر جنسی سنٹر وہاں پر تعمیر کیا تھا، اس ایمر جنسی سنٹر کیلئے وہاں Medical equipments نہیں ہیں اور اس میں سٹاف بھی نہیں ہے، پچھلا جو پرانا ایمر جنسی سنٹر تھا، اس سے سامان میں نے خود جا کے وہاں اس کے سٹاف کے ساتھ مل کے وہاں پر شفٹ کیا اور وہ کچھ طریقے سے اس کو چلا رہے ہیں، اب اس کی ڈیمانڈ جو ہے، 27 کروڑ روپے ہے، ٹوٹل ڈیمانڈ اور Five storey building ہے، پچھلی حکومت نے بنائی ہے اور اب 27 کروڑ روپے وہ جو ڈیمانڈ ہے، وہ اس بجٹ میں نہیں رکھی گئی ہے تو میری Suggestion یہ ہے کہ اس کو اس بجٹ میں Include کریں تاکہ وہ جو سنٹر ہے، Casualty وہ آپریشنل ہو جائے، یہ میری Suggestion ہے اور یہ ہمارا ذاتی علاقے کا نہیں، یہ جتنے بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ اگر اس میں کوئی جائے تو اس میں یہ نہیں ہے کہ اس میں صرف پشاور کے لوگ

ہیں، یہ سارے بھائی جتنے بھی میرے ساتھی ہیں، سب ان کے گھر اور رہائش ان کی ہے اور یہ جتنا بھی مسئلہ ہے، آپ ادھر جائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آگیا، Thank you very much۔

جناب پیر فدا محمد: 30 پرسنٹ پشاور کے ہوں گے اور باقی 70 پرسنٹ جو آپ دیکھیں گے تو Down districts جتنے بھی ہیں، ساؤتھ وزیرستان، اس طرح سوات، کوہاٹ اس طرح سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Thank you very much، آپ کا پوائنٹ آگیا، ٹھیک ہے۔ آنریبل لاء منسٹر, Sorry, Minister for Finance, to conclude the budget debate

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! پہلے تو سب ممبرز کا چاہے وہ گورنمنٹ سے تھے یا اپوزیشن سے تھے، ان کے ویوز کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، اس میں بڑی اچھی باتیں بھی تھیں اور ضرور ان پہ غور کریں گے۔ میں وائنڈ اپ تقریر کی شروعات اس بات سے کرتا ہوں کہ مجھے کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے، یہ Acknowledge کرنے میں کہ صرف پی ٹی آئی گورنمنٹ نے نہیں ماضی میں بھی گورنمنٹس نے بھی اچھے کام جو ہیں وہ ضرور کئے ہیں، بڑے کام بھی کئے ہیں اور چھوٹے کام بھی کئے ہیں اور یہ میں نے ہرگز نہیں کہا کہ پی پی پی، اے این پی نے 18th amendment کی تھی، اس کی وجہ سے ہمارے صوبے کو بھی اور باقی صوبوں کو بھی جو اختیارات ملے اور اس کے ساتھ فائنانسز بھی مل گئے۔ آپ نے سر! لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ آپ نے Domestic debt کو Retire کیا تھا، بڑی اچھی بات ہے کہ آپ کے ساتھ جو ایم ایم اے کی یا دوسری جماعت ہے، جماعت اسلامی، انہوں نے پچھلی گورنمنٹ میں بڑا اچھا کام کیا تھا، لوکل گورنمنٹ پہ بڑا اچھا کام کیا تھا، عنایت صاحب نے، تو اچھے کام ہر حکومت نے کئے ہیں تو اگر یہ تاثر گیا ہو میری سپیچ سے کہ میں نے یہ کہا تھا کہ صرف پی ٹی آئی نے اچھے کام کئے ہیں تو یہ ہرگز صحیح نہیں ہے، جو میں نے کہا تھا، وہ یہ ہے کہ صرف ایک Fact بیان کیا تھا اور اس پہ میں End پہ آؤں گا، صرف یہ تھوڑا سا میرے خیال میں وہاں سے وہ سننا صحیح نہیں گیا، یہ پہلی بار ہے کہ گورنمنٹ Re elect ہوئی ہے، پچھلی گورنمنٹس Re elect نہیں ہوئیں۔ جناب سپیکر! Advice یا مشورہ لینے کیلئے بھی I am very happy، میں بہت خوش ہوں اور میرے دروازے کھلے ہیں اور میرے خیال میں اس حکومت کے دروازے بھی کھلے ہیں، گورنمنٹ جو ہے وہ پورے پختونخوا کی ہے، پی ٹی آئی اقتدار میں ہو گی لیکن میرے خیال میں اس پہ حق سب ممبرز کا بھی ہے، سب ضلعوں کا بھی ہے اور اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا، اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو بھی تجویز ہو گی، میں تو اس پہ ضرور عمل کروں گا اور مجھے امید ہے

کہ میرے Colleagues بھی امید ہے بلکہ یقین ہے کہ میرے Colleagues بھی وہ کریں گے۔ لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ بجٹ کے Quarterly reviews کرنے چاہئیں تاکہ بجٹ کو Continuously through the year manage ہو سکے، سر! ضرور کریں گے۔ جماعت اسلامی سے آنریبل ممبر جناب عنایت خان صاحب نے کہا کہ ہمیں ریونیو جنریشن پہ کے پی کے ریونیو اتھارٹی کی پرفارمنس پہ غور کرنا چاہیئے اور وہ ایک ادارہ ہے جسے ہمیں مضبوط کرنا چاہیئے۔ سر! ضرور کریں گے بلکہ اگر آپ کی کوئی تجویز ہو تو ضرور وہ بتائیں Because میں آپ سے Fully agree بھی کرتا ہوں اور مجھے خوشی ہوئی کہ آپ نے فلور آف دی ہاؤس پہ یہ بات کہہ دی اور ایسے شعبوں پہ اور ایسے ایشوز پہ ضروری ہے کہ ہم مل کے کام کریں، کچھ چیزیں ہمیں Depoliticize کرنی ہیں، یہ بات بہت ضروری ہے کیونکہ آگے فائدہ ہمارا ہی ہے، آگے فائدہ اس صوبے اور اس ملک کے عوام کا ہی ہے۔ کافی لوگوں نے بات کی کہ بجٹ ڈسٹرکٹس میں بیلنس، ضلعوں میں بہتر ہونا چاہیئے، ضرور میرے خیال میں آپ جو بھی کریں، جیسا کہ عاطف خان صاحب نے کہا کہ یہ مشکل Exercise ہے، Perfect نہیں ہو سکتا، اس سال تو In fact جو زیادہ مشکل تھی وہ یہ تھی کہ On going سال تھا، جیسے میں نے تقریر میں کہا، تو اس کی وجہ سے یہ بھی Choice کرنی تھی کہ آیا جو کام شروع ہوا ہے، اس کو Continue رکھیں یا میں نیا آیا ہوں اور یہ سب کچھ مٹا کے نئے سرے سے شروع کریں اور وہ مجھے غیر مناسب بھی لگا اور Irresponsible بھی لگا لیکن میں یہ مانتا ہوں کہ یہ جو ہماری Geographic distribution ہے بجٹ کی، وہ بہتر ہو سکتی ہے اور ان شاء اللہ یہ جیسے عاطف خان صاحب نے کہا، یہ جو پانچ چھ مہینے ہمارے پاس ہیں، ہمیں اگر Two third majority ملی ہے، ہماری ذمہ واری بھی زیادہ ہے، ہم اس سے باخبر بھی ہیں اور ہم اس پہ Act بھی کریں گے تو اس میں ہم وہ میکینزم بھی نکالیں گے کہ ہم کیسے Checks and balances بجٹ میں لا سکتے ہیں کہ پختونخوا اور ہماری ذمہ واری اور بھی بڑی ہونے والی ہے، چونکہ جو فاٹا کا ایریا ہوتا تھا، اس کے سارے اضلاع کو بھی اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس ایوان نے Manage کرنا ہے، ہمیں ان سب اضلاع میں جو محدود Resources ہمارے پاس ہیں، ان کو Distribute کرنا ہے اور ان شاء اللہ ہم اس کیلئے میکینزم بھی لائیں گے اور اس پہ بھی اپوزیشن کی جو تجاویز ہیں، بڑے سینیئر ممبرز ہیں، بڑے Experienced members ہیں، وہ ہمیں سننے چاہئیں اور ہم سنیں گے۔ ایسے ہی ایک ریکویسٹ آئی کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ Pre budget discussion اگر اپوزیشن کے ساتھ ہو، ہزار بار ہو سکتی ہے،

بڑا اچھا آئیڈیا ہے اور ان شاء اللہ نیکسٹ ٹائم سے کوئی میکینزم ضرور نکالیں گے کہ اپوزیشن کی Input بھی بجٹ سے پہلے لی جاسکے اور اپوزیشن کو جو حالات ہیں، ان پہ بھی بریفنگ دی جاسکے، چونکہ اس میں جو ہے I think یہ Win-win ہے گورنمنٹ کیلئے بھی اور اپوزیشن کیلئے بھی بلکہ اس سے زیادہ بھی میں کہوں گا کہ ڈیبیٹ کو سنتے ہوئے اگر اس کے علاوہ کسی کو فنانس پہ، فنانس کے Basics پہ جو ہمیں Trade off کرنا ہیں، اگر اس پہ بھی کسی نے مشاورت کرنی ہے، اگر کسی کو تھوڑی سی اس پہ بھی بریفنگ چاہیئے، بجٹ تو چھوڑیں، میں ان چھ مہینوں میں کرنے کیلئے تیار ہوں، Because یہ جو پیسہ ہے، یہ ہمارا Collective ہے، ایک Trend میں نے نوٹ کیا ہوا ہے اور Trend جو وہ کسی حد تک ٹھیک بھی ہے کہ ہر بندہ اٹھ کے اپنے حلقے کی بات کرتا ہے، ہم اپنے حلقے کو Represent کرتے ہیں، ہمیں بات کرنی چاہیئے لیکن اس عوام نے، ہمیں صوبے کو وہ Manage کرنا ہے اور جیسا کہ عاطف خان صاحب نے بڑی خوبصورتی سے کہا کہ سو روپے، وہ سو روپے کو ہم ایک ایک روپیہ بھی کر کے تقسیم کر سکتے ہیں، دو دو روپے کر کے بھی کر سکتے ہیں لیکن وہ سو روپے سو ہی رہیں گے، تو اس کی مناسبت سے فیصلے کرنے ہیں۔ ایک اور جو مجھے بڑی مزیدار بات لگی، Traditions کچھ بڑی اچھی ہوتی ہیں، کچھ Traditions میرے خیال میں تبدیل ہونی چاہئیں، ایک سوال بار بار اٹھا کہ یہ فنانس منسٹر صاحب کی سپیچ کس نے لکھی اور جس نے بھی لکھی تھی، اس نے یہ کام صحیح کیا تھا، یہ کام غلط کیا تھا یا فنانس منسٹر کو اس بندے سے یہ پوچھنا چاہیئے یا یہ پوچھنا چاہیئے تھا، عجیب اس لئے لگا کیونکہ مجھے ایک ڈرافٹ سپیچ ضرور دی گئی تھی، اس ڈرافٹ پہ میں نے تھوڑی سی ریسرچ بھی کی اور وہ تقریباً وہی ڈرافٹ ہے جو 1947ء سے میرے خیال میں ہر بجٹ سپیچ میں دیا جارہا ہے، صرف اس میں حکومت کا نام بدل جاتا ہے، سٹوری وہی ہوتی ہے۔ سر! اس سپیچ کا ہر لفظ میں نے خود لکھا (تالیاں) اور اگر وہ تھوڑی سی Motion ہاؤس میں آئیں کہ یہ تو کاغذ سے نہیں پڑھ رہے کیونکہ کاغذ تو In a way ہی نہیں تھا، میں تو وہی کہہ رہا تھا کہ جو میرے ذہن میں تھا، پھر میں نے رولز میں بھی چیک کیا جو ایک رول ہے، Rule 206, which talks about a motion needs to be presented with specific words, is not talking about a speech Sir. I think، اس پہ تو بطور Politician ہمیں سیاستدان ہوتے ہوئے خوش ہونا چاہیئے کہ ہم کسی افسر کی لکھی ہوئی تقریر نہ پڑھیں لیکن آپ کا ایک بھائی ہے، ایک Representative ہے، وہ خود سے لکھ بھی سکتا ہے، خود سے پڑھ بھی سکتا ہے اور وہ سوچ بھی سکتا ہے، اس میں کونسی بڑی بات ہے؟ Is this so hard to believe، یہ اتنا مشکل تو نہیں ہے کہ اگر اس صوبے کا فنانس منسٹر جو ہے وہ اپنی تقریر خود

لکھ سکے، ہونا چاہیئے ایسا اور اسی وجہ سے ایک دو جگہ پہ اعتراض ہوا، پرانی روایت کے طور پر تو وہ صحیح ہوا، سپیچ میں لکھا گیا تھا کہ Ongoing schemes کو 90 فیصد فنڈز دیئے گئے جو کہ جس وقت یہ سپیچ پرنٹ ہوئی تھی تو صحیح تھا لیکن جب ہم اپنی Deliberations کر رہے تھے وہ In the end کم ہوا، 87 فیصد پہ ہوا تو Again یہ تو میرے خیال میں اچھی بات ہے کہ فنانس منسٹر کو پتہ تھا کہ جو فگر سپیچ میں تھا، وہ فگر ابھی بک میں نہیں Reflect ہوا تھا اور میں نے صحیح فگر بولا تھا۔ سر! میرے خیال میں 2018ء بھی تقریباً ختم ہو رہا ہے، ہمیں 2019ء میں تو اکیسویں صدی میں آنا چاہیئے، یہ 'سکرینز' ہم نے لگائی ہوئی ہیں، استعمال بھی کرنی چاہئیں، یہ نہیں کہ 'پرنٹڈ' کاغذ کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی، میں خود جب چیزوں کو Edit کرتا ہوں کہ میں ایسے ٹائم میں بڑا ہوا تھا کہ سکول میں ہم لکھتے پڑھتے تھے لیکن اگر ہم بچائیں تو پیسہ بھی بچے گا، Efficiency اور Effectiveness بھی آئے گی، تو ان شاءاللہ میں تو کوشش کروں گا کہ اگلا جو بجٹ ہو وہ یا Paper less ہو اور اگر Paper less نہ ہو تو As close as possible to be paper less تاکہ ہم وہ صوبہ بنائیں جو پاکستان میں سب سے پہلے وہ نئی روایات جو ہیں وہ قائم کرے اور اس لئے، معاف کیجئے گا اگر Next time speech ہو ہی نہیں کہ وہ میرے ذہن میں ہو گی تو آپ مجھے سنیں کیونکہ سپیچ جو ہے، میں نے ہی دینی ہو گی اور وہ میرے الفاظ ہوں گے، یہ میں آپ کو گارنٹی دوں گا کہ بجٹ بک میں ایک لفظ بھی نہیں بدلے گا۔ اچھا جی، اب Specific comments پہ آتے ہیں، میرے خیال میں سب سے ضروری Comment ہے، وہ یہ ہے کہ اپوزیشن کا اعتراض تھا کہ یہ ایک Deficit budget ہے، یعنی جو ہم خرچ کریں گے اتنی ہماری آمدنی نہیں ہو گی، سر! یہ Deficit budget نہیں ہے، یہاں پر Again میرے خیال میں ہمیں اپنی Motions کو Update کرنا چاہیئے کہ جو Budgeting process ہے، وہ کیسے کام کرتا ہے اور ہم اس کو Manage کیسے کرتے ہیں؟ Deficit budget تو اس لئے نہیں ہے کہ ہم نے بجٹ میں جو کہا ہے وہ یہ کہا ہے کہ اگر ہمیں Expenditure 648 ارب روپے کا ملا تو ہماری پلاننگ کے مطابق ہم 618 ارب روپے خرچ کریں گے، میرے خیال میں یہ ایک زیادہ مناسب سوال ہوتا جو End میں خالد خان صاحب نے کیا کہ سرپلس کیوں؟ اگر اتنے زیادہ پراجیکٹس کو اتنے کم پیسے مل رہے ہیں تو پھر سرپلس کیوں؟ یہ 30 ارب روپے ہم Spend کیوں نہیں کرتے؟ یہ میرے خیال میں ایک بڑا زبردست سوال ہے اور کاش کہ ہم وہ Spend کر سکتے بلکہ ہم نے سب سے زیادہ ڈیبیٹ اسی بات پہ کی کہ یہ ہمارا حق تھا لیکن جیسے میں نے

اپنی سپیچ میں کہا کہ ہمارا ملک بھی ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں، ہم ذمہ دار نہیں ہیں لیکن اب جو بھی کڑوی گولی کھانی ہے، ہم نے ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا ہے تو اس ملک نے Collectively مل کے اگر ہم آئی ایم ایف کے پاس گئے، یہ دکھانا ہے کہ ہمارا Deficit 5.1 فیصد سے کم ہو گا، اس کیلئے ہم سے جب ریکویسٹ آئی کہ آپ تھوڑے پیسے بچالیں، اس کی پلاننگ کر لیں تو ہم نے وہ کیا، مجھے یہ پسند نہیں آیا کہ میں چاہتا یہی تھا کہ یہ 30 ارب روپے خرچ ہوں، سب کے پراجیکٹس پہ خرچ ہوں، گورنمنٹ کے بھی اور اپوزیشن کے بھی لیکن یہ ہوتی ہے مشکل Decision making آپ کو کرنا پڑتی ہے۔ سر! Deficit یہ تب ہو گا کہ جب سال کا آخر ہو، ہمارے پاس جو بھی آمدنی آئے، ہم اس سے زیادہ خرچ کریں، ایک چیز میں نے دیکھی ہے، ہماری بکس میں بھی نہیں ہوتی، اس سال اتفاقاً ایسا سال تھا کہ بجٹ چونکہ اکتوبر میں Present ہو رہا ہے تو ہمارے پاس پچھلے سال کے Actual figures تھے اور میں نے وہ Actual figures دکھائے، Typically نہیں دکھائے جاتے کیونکہ وہ کم ہوتے ہیں، میں نے کھلی سپیچ میں بھی کہا کہ ہمارے پاس Actual آمدنی آئی تھی 498 ارب روپے اور اس کے اندر ہم رہے تھے، اگر وہ Logic جو کہہ رہی ہے کہ اگر ہم ہسٹری کو دیکھیں اور میں بالکل مانتا ہوں کہ ہمارے پاس نٹ ہائیڈل پرافٹ نہیں آتا، تو اگر ہم وہ Logic دیکھیں تو 498 ارب روپے اگر ہمارے آئے تو ہمارے پاس آخری سال کا بجٹ بھی ایک سو پانچ کا Deficit ہونا چاہیئے تھا کیونکہ ہم نے تو چھ سو تین ارب روپے Spend کرنے ہیں لیکن یہ تو ریکارڈ کا حصہ ہے، اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اس صوبے نے پھر ذمہ داری دکھاتے ہوئے اپنا خرچہ بھی ویسے Manage کیا، اس میں صرف گورنمنٹ نے نہیں، اپوزیشن کی پارٹیز اس وقت گورنمنٹ کا حصہ تھیں تو انہوں نے Manage کیا، تو وہ Deficit budget نہیں تھا اور یہ Trend ہے، یہ ابھی کا نہیں آرہا، یہ بہت پہلے کا کیونکہ جیسے میں نے اپنی بجٹ سپیچ میں کہا، ہم نے صوبے کے طور پہ اور ملک کے طور پہ جو چیلنج لانی ہے وہ چیلنج یہ کہ ہم ابھی اپنی ریونیو جنریشن پہ کام کریں، یہ میرا ایک Passion ہو گا کیونکہ اگر آپ کو پیسے چاہئیں اپنے Individual projects کیلئے، اگر ہم سب کو پیسے چاہئیں کہ ہم ایک صوبے کو ایک ترقی یافتہ صوبہ بنائیں تو پھر ہمیں کہیں سے پیسے پیدا کرنے ہوں گے۔ سر! یہ بجٹ تو Deficit نہیں ہے، جناب سپیکر! اگر ہم خرچہ ضرور اپنی آمدنی سے زیادہ کریں تو پھر یہ ہو گا لیکن ان شاء اللہ ہم پورا سال بھی جو ہے، وہ فنانشل مینجمنٹ کریں گے اور ہم بجٹ کو نہیں، Actual یہ بھی دیکھیں گے اور In fact بات یہ ہے کہ یہ جو Actual figure

ہے، جناب سپیکر! لیڈر آف دی اپوزیشن نے، In fact یہ ہماری Books میں ابھی مزید بھی بہتری آ سکتی ہے، لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ دیکھیں، آپ نے کہا کہ فیڈرل گورنمنٹ سے پیسے نہیں آتے، آپ نے بجٹ کئے تھے، 470ارب روپے اور پھر آپ کو ملے 478ارب، یہ دو فگرز تو Books میں ضرور تھے لیکن وہ جو Revised figures تھے، وہ Revised budget figures وہ Actual figures نہیں تھے، جو Actual figures تھے جو ہمیں پیسے ملے، وہ 435ارب روپے تھے اور اگر ہر سال یہ ہوتا رہا، ہم نے کوشش کرنی ہے کہ یہ ہم چینج کریں لیکن اس کا جو ہمارے Budgeting process کے ساتھ تعلق ہے، وہ یہ ہے کہ ہم اپنے Process کو بھی اور اس کی شفافیت کو بھی زیادہ بہتر بنائیں، میرے لئے شاید اس میں نقصان ہو کیونکہ میں فگرز نہیں چھپا سکوں گا لیکن یہ ضروری ہے، احتساب بھی ضروری ہے گورنمنٹ کا بھی اور جو گورنمنٹ کی ایڈمنسٹریشن ہے، اس کی مشینری کیلئے، یہ بھی ہم کریں گے۔ اس میں پہلا جو Step ہم نے اٹھایا، میں تمام ممبرز سے کہوں گا کہ ضرور ایک بار کوشش کر لیں، اس کو آسان بنانے کیلئے ہم نے یہ Layman`s Guide to the Budget جو ہے، یہ Publish کیا جس میں سارے نمبرز بڑے Simple طریقے سے دیئے گئے ہیں، Of course اس میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ہم نے ایجوکیشن میں کیا، ہیلتھ میں کیا، شاید اپوزیشن کے ممبرز اس سے Disagree کریں لیکن نمبرز آپ کو صاف ملیں گے، اس کو ہم اور بھی بہتر کریں گے اور اب میرا مشن ہو گا کہ Next time یہ جو کتابیں ہیں، ان میں بھی ہم Actual ڈالیں، Even اگر سال ختم نہیں ہوتا، ہم Estimates اور Year to date expenditure ڈال سکتے ہیں، ایک بار جب یہ روایت بن جائے تو پھر یہ کنفیوژن بھی نہیں آئے گی اور کوئی حقیقت چھپا بھی نہیں سکے گا، تو اس وجہ سے یہ جو Fact ہے کہ دراصل جو خرچہ ہوا ہوتا ہے، اس کو ہم Typically اپنی ڈسکشنز کا حصہ بھی نہیں بناتے، مجھے تو یہ سن کے حیرانگی ہوئی اور میں نے ڈیپارٹمنٹ کو بھی کہا، اس وجہ سے ڈیبیٹ یہاں پہ چلتی رہتی ہے اور کبھی کبھی لوگوں کو حقیقت کا نہیں پتہ ہوتا اور کرنٹ اور ڈیویلپمنٹ کی باتیں کرتے رہتے ہیں، اس میں کافی فگرز جو ہیں وہ چیلنج ہوئے، میں ان پہ ماسوائے یہ کہ جیسے میں نے آپ کو کہا کہ وہ سپیچ میں وہ جو 90 فیصد کا جو فگر لکھا گیا تھا اور اس کے ساتھ وہ Actually 87 فیصد تھا اور اس کے ساتھ جو نئے پراجیکٹس تھے اے ڈی پی میں تو وہ 221 کے بجائے Actually 225 تھے، کوئی فگر جو ہے، وہ غلط نہیں تھی لیکن ان فگرز کو سمجھنا ضروری ہے۔ جناب سپیکر! اے این پی کے ایک ممبر نے یہ سوال کیا کہ کیا ایجوکیشن کو، تعلیم کو واقعی

167 ارب روپے ملے؟ میرے خیال میں یہ نمبر میں نے اپنی سپیچ میں بھی یہ کوشش کی کہ وہ نمبرز میں ملا کے اس لئے کہوں کیونکہ ان کی Relevance جو ہے وہی ہے، ایجوکیشن میں زیادہ خرچہ آتا ہے، ہر ٹیچرز پہ ہے کہ وہ ہم ڈیویلپمنٹ سے علیحدہ نہیں دکھا سکتے تو ہم نے جو ایجوکیشن کا فگر دیا 167 ارب کا، وہ آپ دیکھ لیں، پرائمری اور سیکنڈری ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن اور ٹیکنیکل ایجوکیشن کو ملا کے اور یہ بات میں نے چھپانے کی کوشش نہیں کی، تینوں فگرز میں نے دیئے، وہ 167 ارب کی بات کر رہا ہوں اور جس Type کی بھی اس میں، اچھا پھر یہ Objection raise ہوا کہ یہ ڈیمانڈز فار گرانٹس جو ہیں، ان سے نہیں ملتا وہ اس لئے کیونکہ اس بجٹ کا کچھ حصہ ڈسٹرکٹس کی بجٹ میں ہوتا ہے اور پھر کرنٹ اور ڈیویلپمنٹ کی گرانٹس علیحدہ ہوتی ہیں، میں نے آپ کیلئے آسانی پیدا کرنے کی کوشش کی اور ان شاء اللہ آگے بھی کروں گا اور میرے خیال میں ہمیں اپنی بحث بھی صرف ڈیبیٹ کی حد تک نہیں Actual issues پر کرنی چاہیئے۔ جو میں نے ضروری بات کہہ دی ہے جس پہ تھوڑی بات ہوئی ہے، ایک دو ممبرز کی، پھر عاطف صاحب نے کی کہ 27 فیصد تو ہم دیتے ہیں اور یہ خوشی کی بات ہے کہ یہ 27 فیصد باقی سب صوبوں سے زیادہ ہے تعلیم کیلئے، میں نے کہا کہ یہ کافی نہیں ہے، ہم اگر بیس، تیس چالیس سکول دیکھیں، ان میں بہتری بھی آئی ہے لیکن مجھے پتہ ہے کہ یہ آصف صاحب بھی مانتے ہیں، میرے ساتھ پبلک فورمز پہ کہہ چکے ہیں کہ جتنی بھی بہتری آئی ہے، ابھی آگے کا راستہ ایجوکیشن میں اور بہت کام کرنا ہے اور اس پہ بھی میں دوبارہ آؤں گا کیونکہ اس کا بجٹ سے جو ہے لیکن ایک جو چیز ضروری ہے فگرز کے لحاظ سے جو میں ریکویسٹ کروں گا، اپنے Colleagues سے بھی، اپوزیشن سے بھی اور جناب سپیکر! میں میڈیا سے بھی کروں گا کہ آپ اور ہم Include کریں گے کہ ہم یہ Budgeted figures کے ساتھ ہمیشہ Actual کا بھی موازنہ کریں۔ اچھا جی، تھوڑی زیادہ Specific چیزوں پہ آتے ہیں، یہ اعتراض ہوا کہ بجٹ ٹیکس فری نہیں ہے، جناب سپیکر! بجٹ ٹیکس فری ہے، کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا، کسی ٹیکس میں اضافہ نہیں کیا گیا اور یہ اس صوبے کے عوام کیلئے مشکل حالات میں ہمارا تحفہ ہے جو دیا گیا ہے، وہ یہ کہ فنانس بل میں جو 'سیلز ٹیکس آن سروسز' ہے، اس کا Net دو تین معمولی جگہ پہ Broaden کیا گیا ہے اور وہ باقی صوبوں کے ساتھ Compare کرتے ہوئے جہاں پہ ہم پیچھے تھے، وہاں پہ In line لاتے ہوئے، اب اس میں یہ بات کرنا ضروری ہے کہ اس ساری ڈیبیٹ میں تقریباً جو بات ہوئی وہ یہ کہ Ongoing projects پہ آپ کا فوکس ہے لیکن اتنے سارے پراجیکٹس کو پیسہ نہیں دیا گیا وہ اس لئے کہ وہ پیسہ لمیٹڈ ہے، زیادہ تو

ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ ہم کہیں سے ریونیو زیادہ جنریٹ کریں اور اس کی میں نے بات کی کہ ہم اپوزیشن کے تعاون کے ساتھ نٹ ہائیڈل پرافٹ پہ بھی اس صوبے کی لڑائی لڑیں گے، اے جی این قاضی فارمولے کیلئے لیکن اس کے ساتھ ہمیں اپنا ریونیو بھی بڑھانا ہوگا اور اس کیلئے بھی ہمیں اپوزیشن کا تعاون چاہیئے، اس کے ساتھ ہم سیاست نہیں کر سکتے جس بات سے میں اختلاف ضرور کرتا ہوں وہ یہ کہ اگر ہم نے ٹیکس لگایا وہ ظلم ہے، میرے خیال میں ظلم یہ ہے کہ پاکستان میں جو ساری حکومتیں ٹیکس نہیں Collect کرتی ہیں وہ اس ملک کے غریب عوام کے ساتھ ظلم ہے کیونکہ اس وجہ سے نہ وہ سڑکیں بن سکتی ہیں، جن سے ان کے گاؤں میں نہ ترقی آسکتی ہے، نہ ان کے بی ایچ یوز پہ کام ہو سکتا ہے، نہ ان کے سکولز پہ ہو سکتا ہے، اپنی زندگی آسان کرنے کیلئے کبھی پرنٹنگ پریس والوں نے فون کیا، کبھی کسی بزنس والوں نے فون کیا، ہم خوش تو کر لیتے ہیں لیکن ظلم ہم ان غریب لوگوں کے ساتھ ہی کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ وہ ہم نہیں ہونے دیں گے اور مجھے پتہ ہے کہ اس میں ہمیں اپوزیشن کا تعاون بھی حاصل ہوگا۔ جناب سپیکر! ایک سوال ہوا کہ میں نے جی ڈی پی، صوبائی جی ٹی پی کا ایک Estimate لگایا تھا کہ وہ میں نے کیسے لگایا؟ مجھے پتہ ہے کہ جو آنریبل عنایت خان صاحب ہیں، جو ممبر نے پوچھا، بڑے Diligent ہیں، بڑے Hard working ہیں، مجھے پتہ ہے کہ انہوں نے یہ سوال Genuine curiosity سے کیا ہوگا۔ سر! جی ڈی پی پراونشل لیول پہ Actual تو Calculate نہیں ہوتا، کچھ سٹیڈیز اور ان سٹیڈیز کو ہی دیکھ کر رف اندازہ ہو سکتا ہے، پاکستان کا جو جی ڈی پی ہے، وہ تقریباً تین سو بلین یعنی تین سو ارب ڈالر ہے، اس کا دس سے تیرہ فیصد حصہ جو تین چار سٹیڈیز ہیں جس میں ایک ڈاکٹر حفیظ پاشا کی بھی ہے، وہ کہتی ہے جس کا مطلب کہ ہمارا جو جی ڈی پی ہے، وہ 30 سے 40 ارب ڈالر ہے، اس کا اگر آپ دیکھیں جو ہمارا ایجوکیشن بجٹ ہے، وہ تقریباً ساڑھے چار فیصد بنتا ہے، It depends کہ آپ کیا لیتے ہیں، یہ ایک Rough estimate تھا، اس سے زیادہ اس پہ کوئی بات کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں کیونکہ یہ ایک Fact ہے کہ ہمیں اس سے زیادہ پیسہ ایجوکیشن پہ لگانا چاہیئے لیکن یہ ہمیں Bench marks اس لئے چاہیئے ہوتے ہیں کہ ہم کم از کم دیکھ تو سکیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ اس پہ بات ہوئی کہ یہ بجٹ جو ہے، اس میں غریبوں کیلئے کچھ نہیں ہے، عوام کیلئے کچھ نہیں ہے، یہ وہ حکومت ہے جو 1.6 ملین، 16 لاکھ گھرانوں کو صحت انصاف کارڈ دے چکی ہے، مشکل حالات کے باوجود جو سب سے بڑی Expansion ہے، اس کو ہمیں کرنے کی ضرورت نہیں تھی، آٹھ لاکھ گھرانوں کو اور دے رہے ہیں۔ اس پہ ایک Clarification بھی تھی، Again میں نے 16 لاکھ گھرانوں

کی بات کی اور پھر دو کروڑ عوام کی بات کی اور وہ بھی ایک 'سمپل سی' ، 'رف سی' Calculation تھی، میری اپنی تھی کہ جو Estimates ہیں گورنمنٹ کے، صحت انصاف کارڈ کی جو Reach ہے، وہ تقریباً 70 فیصد عوام تک ہے۔ ہماری پاپولیشن 30 ملین، یعنی تین کروڑ ہے، تین کروڑ کا آپ 70 فیصد لے لیں تو آپ کے پاس وہ فگر بھی آجائے گا، دو کروڑ 2.1، میں چونکہ Modest type کا بندہ ہوں، تھوڑی سی اپنی تعریف کم کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور اپنی پارٹی کی، غریب عوام کیلئے، اس کے علاوہ سر! ایجوکیشن اور ہیلتھ پہ اتنا پیسہ خرچ کرتے ہوئے، اس سے زیادہ ہم کیا کر سکتے ہیں؟ وسائل ہمارے محدود ہیں، کاش ہم زیادہ کر سکیں اور ان شاء اللہ ہم کرینگے۔ Pays اور Pensions میں اضافہ، 19327 پوسٹس، حالانکہ ہم نے آگے سوچنا ہے کہ ہم کس فریم ورک کے تحت نئ پوسٹس Create کریں، Regularize کریں لیکن اس سال جو گنجائش تھی وہ ہم نے کی اور خاص کر جو پانچ ارب کا Loan program نوجوانوں کیلئے جس میں خاص Windows ہونگے، غریب نوجوانوں کیلئے کہ وہ روزی، روٹی کمائیں، ان کو ساتھ ٹریننگ ملے، اس سے وہ اپنے خاندانوں کو بھی سپورٹ کریں۔ اس میں تین چار Windows ہیں، یہ کیبنٹ کے جو سینیئرز اراکین ہیں، عاطف خان صاحب بھی میرے ساتھ کام کر رہے ہیں، چیف منسٹر صاحب بھی، ہم اس کے جو پروگرام ہیں وہ Devise کر رہے ہیں اور اس سے ہمارے خیال میں 30 سے 40 ہزار نوجوانوں کو یہ Loan interest free مل سکتا ہے اور یہ ہمارے منشور کا بھی ایک خاص حصہ ہے، ہم نے جو Economic activity generate کرنی ہے، اس کیلئے بھی بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ میں صرف، تاکہ سارے ایوان کو اس بات کیلئے ایشورنس دے سکوں کہ غریب عوام کیلئے جو ہمیں انسٹرکشنز ملتی ہیں پرائم منسٹر صاحب سے، چونکہ یہ ممکن ہے کہ ہمیں آئی ایم ایف کے پاس جانا ہو، انہوں نے Immediately بجٹ کے بعد بھی ہمیں بلایا ہے، ہمیں ابھی بھی مزید خاص سکیمز سوچنے کی ضرورت ہے کہ اگر ہمیں آئی ایم ایف کے پاس جانا پڑے، ڈالر میں مزید Devaluation ہو، قیمتیں بڑھیں گی، گیس، بجلی، تیل کی قیمت، ڈالر کی قیمت چونکہ پانچ سال Artificially suppress ہوئی ہے اور وہ بم ایک ہی بار پھٹنا ہے لیکن خان صاحب نے خاص کر کہا اور پورے پاکستان کے سب سے بڑے ایکسپرٹس منگوائے کہ ہم غریب عوام کو جہاں تک بھی Possible ہو، Protect کریں، تو اس پہ بھی ہم نے کام شروع کیا اور جیسے Again میں عاطف خان صاحب کی بات کو زیادہ وزن دیتے ہوئے یہ بھی کہونگا کہ ایک اور چیز، کہ حالات جتنے بھی چیلنجنگ کیوں

نہ ہوں، مجھے اس ملک کے اور خاص کر اس صوبے کے عوام پر بھروسہ ہے، ہم اس سے مشکل حالات دیکھ چکے ہیں، ہم اپوزیشن کے ادوار بھی دیکھ چکے ہیں، اے این پی کا جو دور تھا، وہ سیکورٹی کے لحاظ سے مشکل تھا، جو پانچ سال تھے شاید ہی اس پورے ملک کی تاریخ میں ہی گزرے ہوں، اس صوبے نے اس چیلنج کا سامنا کیا اور آج وہ حالات نہیں ہیں اور اس کا کریڈیٹ سب کو جاتا ہے، نہ صرف ایک پارٹی کو، نہ میں کہونگا کہ صرف ہمیں، ہمارے دور میں بھی کرائمز کے Statistic کم ہوئے لیکن اس کا کریڈیٹ سب کو جاتا ہے، تو اگر ہم اس Type کے حالات سے نمٹ سکے، اگر ہم ایک دو سال مشکل فیصلے کر لیں جیسا کہ عاطف خان صاحب نے کہا کہ ہماری اکانومی ہی Change ہو جائے گی، ہماری پھر یہاں پر تقریریں ہی Change ہو جائیں گی کیونکہ وہ پیسہ زیادہ Available ہو گا، اگر انویسٹمنٹ آئے گی، اگر ہم اپنے Allocation decisions بہتر کر سکیں، اگر ہم اخراجات میں جو Unlimited اضافہ ہے، اس کو روک سکیں، ایک دو سال شاید مشکل ہونگے، اس میں بھی ہم انتظام کرینگے لیکن ہمارا مستقبل جناب سپیکر! روشن ہے۔ میگا پراجیکٹس کی بات ہوئی کہ میگا پراجیکٹس ہیں ہی نہیں، عاطف خان صاحب نے کہا، میں دہراؤں گا نہیں، میں یہ کہوں گا کہ جو انہوں نے میگا پراجیکٹس کا اظہار کیا تو میرے خیال میں اس کے ساتھ ساتھ جو ہماری ایجوکیشن کی فلاسفی ہے، وہ ایک میگا پراجیکٹ ہے، جو ہمارا صحت سہولت کارڈ ہے، اکثر الزام اس کا ہی ہوتا ہے کہ پراجیکٹس چیف منسٹر کے حلقے میں جاتے ہیں، منسٹرز کے حلقے میں جاتے ہیں، ویسے بڑا مزا آئے گا، اگر ایک بار اس کا Analysis کیا جائے کہ ہر حکومت میں کس Type کی Allocation ہوئی؟ لیکن یہ تو Blind allocation، BISP کا سروے ہے، ایک Cut off line ہے، اس کا زیادہ پیسہ تو غریب اضلاع میں جاتا ہے، میرے خیال میں یہ ایک میگا پراجیکٹ ہے، میرے خیال میں جو ہمارا لوکل گورنمنٹ کا نظام تھا جس نے بیس بیس لاکھ روپے ہر گاؤں کے ہاتھ میں دیئے اور وہ ایک میگا پراجیکٹ ہے، میرے خیال میں کسی حد تک کوئی بھی یہاں پہ یہ دعویٰ تو نہیں کر سکے گا کہ ہر ایک نوکری پورے صوبے میں میرٹ پہ دی گئی ہے لیکن جو میرٹ کی طرف ہم نے سسٹم کا ایک یوٹرن کیا، وہ ایک میگا پراجیکٹ ہے اور یقین مانیں جب میں یہاں پر آیا تو کسی نے پوائنٹ آؤٹ بھی کیا، چودہ پندرہ سال میں نے صوبے میں نہیں گزارے، جب سیاست میں پہلا قدم میں نے اٹھایا تو ان اقدامات کی تعریف میں نے سنی اور وہ میں نے صرف پی ٹی آئی کے ووٹرز سے نہیں سنی اور اس بات پہ مجھے یہ بھی ایشورنس دی جو میں نے اپنی سپیچ میں بھی کہا کہ اگر ہم مشکل اقدامات لیں، ہمارے عوام اتنے بے وقوف نہیں ہیں اور ان کو اتنا بے وقوف نہیں

سمجھنا چاہیئے کہ وہ ان کو نہیں Appreciate کر سکتے، ان کو صرف کلاس فور کی نوکری ہی چاہیئے۔ جناب سپیکر! آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے یہ یقین دہانی چاہی کہ جو ہمارا پلان ہے کہ وہ جو سو سال پرانی پوسٹیں جب ہم ان کو ختم کرینگے تو جو لوگ ان میں بھرتی ہیں، ان کی نوکریوں کو ہم کچھ نہیں ہونے دینگے، سر! یہ میں یقین دہانی آپ کو دلا سکتا ہوں کہ کوئی بھی بندہ اپنی پوسٹ سے نہیں ہٹایا جائے گا، جب وہ پوسٹیں خالی ہو جائیں گی تو وہ ریٹائر ہونگے۔ دو تین جو میرے خیال میں سب سے ضروری Analysis تھے، ان کا پوچھا گیا کہ ہم ریونیو کو جو صوبے نے بنائے ہیں، اس کا ذرا Comparison کریں پچھلی تین حکومتوں کے ساتھ، میں ابھی ایک Lesson سیکھ چکا ہوں، تو میں پارٹیوں کا نام نہیں لونگا، میں صرف سال کے حساب سے یہ بتا دوں، 03-2002ء سے 08-2007ء کا جو دور تھا، اس میں جو پراونشل ریونیو کے فگرز تھے، وہ 4.2 ارب سے 6.9 ارب تک Increase ہوئے، کل جو Increase تھا، وہ 2.7 ارب کا تھا۔ 2007-08ء سے جو 13-2012ء تک حکومت آئی، وہاں پہ یہ سات ارب سے 14.4 ارب تک ریونیو کا Increase ہوا، کل کوئی ساڑھے سات ارب کا Increase ہوا اور پچھلی حکومت میں وہاں بھی میں پارٹی کا نام نہیں لونگا کیونکہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ 14 ارب سے 34 ارب تک ریونیو Increase ہوا (تالیاں) کل Increase جو ہے وہ 20 ارب لیکن میں نے تو اپنی سپیچ میں کہا ہے کہ یہ بھی کافی نہیں ہے، We need a paradigm ship، یہ بالکل صحیح ہے، ڈالر کی قیمت یہ سیاست ہمیں نہیں کرنی چاہیئے، میں نے صرف وہ فگرز بتائے جو پوچھے گئے۔۔۔۔۔

<u>ایک رکن</u>: وہ قرضے کی بات۔۔۔۔۔

<u>وزیر خزانہ</u>: سر! وہ میں آرہا ہوں، قرضے پہ میں آرہا ہوں (قہقہہ) بلکہ آپ نے Foreign project assistance کا بھی کہا تھا تو پہلے اس کو جو وہ Touch کرتے ہیں، Foreign Project Assistance میرے خیال میں بڑی ضروری ہے، Because چھوٹے صوبوں کے پاس انفراسٹرکچر نہیں ہوتا، وہ آمدنی نہیں ہوتی اور وہ تو ہم سب مانتے ہیں، 03-2002ء سے 08-2007ء میں یہ۔۔۔۔۔

<u>ایک رکن</u>: جناب سپیکر صاحب!

<u>وزیر خزانہ</u>: میں ایک سیکنڈ رکوں گا Again، یہ ان چیزوں پہ سیاست ہوتی ہے، اے این پی کے پارلیمنٹری لیڈر نے بالکل صحیح کہا کہ اس فگر کو صرف Literally نہیں لینا چاہیئے، اس میں ڈالر کی قیمت ہوتی ہے، Inflation ہوتی ہے لیکن Typically بہر حال Simple ہوتی ہے، میں صرف یہ دکھانا

چاہتا تھا کہ پچھلی حکومت نے اپنے کام کرنے کی کوشش ضرور کی، یہ گواہ ہیں کہ میں نے تنقید نہیں کی کہ پہلی Performance بری تھی اور ابھی اچھی ہے، تو Foreign Project Assistance پہ آتے ہیں، 03-2002ء سے 08-2007ء تک گرانٹ جو ملی وہ 4.2 ارب روپے، کل جو Foreign Project Assistance ملی وہ 30.5 ارب روپے، 08-2007ء سے 13-2012ء کا جو دور تھا اور جو گرانٹ ملی وہ 39.7 ارب روپے اور جو کل Foreign Project Assistance ملی وہ 59.9، اس کو 60 ارب کر دیتے ہیں، زیادہ کر دیتے ہیں جو پچھلے پانچ سالوں میں صرف گرانٹ ملی اور وہ 140 ارب روپیہ، اگر یہ باقی دس سال کی آپ گرانٹ اور قرضہ بھی ملا دیں تو تقریباً اس کا ڈبل اور جو Total Foreign Project Assistance ملی وہ 225.3 ارب روپے، میرے خیال میں ہو سکتا ہے، ممکن ہے کہ انٹرنیشنل جو Development partners ہیں، ان کو یہ بھروسہ ہوا ہو کہ ان کے پیسے ذمہ واری سے خرچ ہونگے اور ان پہ جنہوں نے بھی کام کیا ہے، کیونکہ اس میں صرف پاکستان تحریک انصاف تو نہیں تھی، میرے خیال میں جو بھی حکومت میں تھے، ان سب کو اس کا کریڈیٹ جاتا ہے، میں نہیں تھا، مجھے کریڈیٹ نہیں جاتا۔ ڈیویلپمنٹ بجٹ کے Increase کی بات ہوئی، ڈیویلپمنٹ بجٹ کے Increase کے فگرز حالانکہ کل شہرام خان نے دیئے بھی تھے لیکن یہ چونکہ بہت ضروری ایک فگر ہے، 03-2002ء سے 08-2007ء تک ڈیویلپمنٹ بجٹ تھا اس صوبے کا 12.8 ارب سے 32.9 ارب تک، اور جو ٹوٹل ڈیویلپمنٹ کا خرچہ ہوا، وہ 112 ارب روپے، اگلے دور میں ڈیویلپمنٹ بجٹ 39 ارب سے 88 ارب تک گیا، اس میں یہ بڑی Achievement بھی شامل تھی جس سے فائدہ ہم کو بھی ملا کہ این ایف سی ایوارڈ Change ہوا، اٹھارہویں ترمیم آئی لیکن ٹوٹل جو ڈیویلپمنٹ کا خرچہ ہوا وہ 322.7 ارب روپے کا ہوا اور میں یہ Actual figures کہہ رہا ہوں وہ Budgeted figures نہیں کہہ رہا ہوں ورنہ میں نمبر اور بڑھا چڑھا کے کہتا کہ 104 ارب سے 150 ارب روپے تک گیا، ٹوٹل ڈیویلپمنٹ کا خرچہ تقریباً سات سو ارب روپے جو ہے، پچھلے پانچ سالوں میں ہوا اور اس کا کریڈیٹ بھی جو فی الحال گورنمنٹ کی پارٹی ہے اور کچھ اپوزیشن کی پارٹیز کو بھی جاتا ہے، (تالیاں) بلکہ فنانس منسٹر بھی میرے خیال میں گورنمنٹ کی پارٹی سے نہیں تھے۔ اچھا جی، جناب سپیکر! Loans کا ذکر ہوا اور ابھی دوبارہ بھی ہوا، میرے خیال میں اس ملک پہ جو قرضہ اور Loans ہیں، اس کو بڑا غلط سمجھا جاتا ہے، قرضہ لینا گناہ نہیں ہے، قرضہ ہر حکومت نے لیا بھی ہے، یہ جو میں نے ابھی Foreign Project Assistance کے فگرز

دیئے، سب اس نے لئے اور جو قرضے کے فگرز دیئے جاتے ہیں، ان پہ سیاست بہت ہوتی ہے، As a Finance Minister, as a person who understand a little bit about finance، وہ قرضے کے فگر کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ میں آپ کو مثال دیتا ہوں، یہاں پر ایک پی ایم ایل کی ممبر تھیں جنہوں نے کہا کہ یہاں پر قرضہ اس فگرز سے اس فگرز پہ آیا، میرے خیال میں انہوں نے کہا کہ 3.8 ارب ڈالرز یعنی پانچ سو ارب روپے جب سارے ایگریمنٹس In progress ہو جائیں تو پختونخوا کا قرضہ ہو گا۔۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب!

وزیر خزانہ: زبردست جی، آپ اس کو مان لیتے ہیں، آپ کے فگرز تو صحیح ہیں لیکن اگر یہ گناہ ہے تو جو اسلام آباد میں ہوا ہے، اس کا جواب آپ ہی اپنی پارٹی سے خود ہی پوچھیں (تالیاں) جس کا نتیجہ ہم سب بھگت رہے ہیں کیونکہ جو ملکی حالات ہیں، وہ یہ تو نہیں دیکھتے کہ بابک صاحب اے این پی کے ہیں، عاطف خان صاحب پی ٹی آئی کے ہیں یا تیمور جھگڑا جو ہے وہ فنانس منسٹر ہے اور اکرم درانی صاحب جو ہیں وہ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں، وہ قیمتیں ہم سب کیلئے زیادہ ہوتی ہیں بلکہ انہوں نے یہ بھی بات کی کہ ہم جب ٹوتھ پیسٹ بھی لیتے ہیں یا صابن بھی لیتے ہیں، کوئی ایسی چیز کی بات تھی تو اس پر۔۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب!

وزیر خزانہ: میڈم! وہ تو جی ایس ٹی جو ہے، وہ آپ کی حکومت ہی Collect کر رہی تھی، ان کا اس صوبے کے ساتھ تو کوئی تعلق نہیں ہے اور اسی کی ہم تنقید کرتے رہے ہیں، جو اس Type کا Blind tax ہو تا وہ آپ نہ ڈالیں، جی ایس ٹی کو ان شاء اللہ کوشش کرینگے کہ پانچ سال ہمارے جو اسلام آباد میں کولیگز ہیں، وہ کم کریں اور جو زیادہ ٹیکس ہے وہ بزنس سے Collect ہو، وہ ان لوگوں سے Collect ہو جن کی آمدنی زیادہ ہے، اپنے آپ پر زیادہ ٹیکس لگائیں۔ سر! Borrowing کی بات آپ نے کی، میں مانتا ہوں، میں نے کل تھوڑی سی ریسرچ کی، آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے جو سسٹمز تھے، وہ زیادہ کمپیوٹرائزڈ نہیں تھے، جو تھوڑی بہت کمپیوٹرائزیشن آئی ہے، پچھلے پانچ سالوں میں ہی آئی ہے تو سارے میرے پاس پیچھے کے فگرز نہیں تھے لیکن یہ بالکل حقیقت ہے کہ ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں اس وقت میں Domestic loan تھا جو Domestic bank سے لیا گیا تھا، وہی 22 ارب کا فگر ہو گا سر! فگر مجھے Exact نہیں ملا لیکن وہ انہوں نے Retire کیا، اس کا Comparison domestic loan سے ہی ہونا چاہیئے اور اس کے بعد نہ اے این پی کی گورنمنٹ نے Domestic loan لیا ہے، نہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ Domestic

lone لیا تو Retire ہونے کی بات ہی نہیں آتی جو شاید Actual debate ہونی چاہیئے تھی، یہ جو 3.8 ارب ڈالرز، پانچ سو ارب روپے ہیں اس کا بوجھ ہم برداشت کر سکتے ہیں، نہیں، فی الحال جو ہماری Repayment ہے کیونکہ اگر صحیح پراجیکٹس پر لگے اور یہ ہمیشہ سے لگ رہے ہیں، میں نے کل قرضوں کی لسٹ دیکھی، ابھی بھی ہم ہر سال 89 ,88 ,1987ء کے قرضے ہیں اور وہ Pay of کر رہے ہیں، وہ اتنے آسان Terms پہ ہوتے ہیں جو ورلڈ بینک کے ساتھ ہوتے ہیں، اے ڈی پی کے ساتھ ہوتے ہیں، انہی سے تو ہماری ڈیویلپمنٹ ہوتی ہے، تو ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ جو قرضے کی ادائیگی ہے، ہم اس کو برداشت کر سکتے ہیں کہ نہیں؟ اس سال وہ 15 ارب روپے بجٹ کا صرف 2.5 فیصد، اس کے علاوہ جو یہ 3.8 ارب روپے ہونگے، چلیں ہم مان لیتے ہیں کہ سب ابھی سے Due ہے، اگر ہم اپنی جی ڈی پی کا ٹوٹل سائز دیکھیں تو اس کا تقریباً بارہ پندرہ فیصد حصہ بنتا ہے اور اگر آپ اس کا Comparison، مجھے پتہ ہے کہ سب پارٹیز میں بڑے زبردست Financial analysts ہونگے وہ کر لیں، دنیا میں سب Similar national economies سے تو وہ ان کو ملے گا کہ یہ بالکل صحیح ہے، تو یہ آپ کا جو سوال تھا، سوال بالکل صحیح تھا، میرے خیال میں فی الحال ہم یہ قرضہ بالکل برداشت کر سکتے ہیں، اس Type کے قرضوں سے پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے بھی ذمہ داری سے کام کئے اور اس صوبے میں جو ہم سے پہلی گورنمنٹس تھیں، انہوں نے بھی ذمہ داری کے کام کئے، میں آپ کے قرضوں پر بھی تنقید نہیں کر رہا، ہمیں یہ ضرور کرنا ہے کہ آگے ڈیویلپمنٹ کرنے کیلئے ہم اپنی آمدنی بڑھائیں تاکہ ہم بڑے پراجیکٹس فنانس کر سکیں اور اس پر اپوزیشن کی جو رائے ہوگی، ان کے ساتھ ہی مل بیٹھ کر ہم ان پراجیکٹس کا اور اس کی Financial Strategy کو بنائینگے۔ Net hydel profit پر بات ہوئی، یہ سوال اٹھا کہ ہم نے اے جی این قاضی فارمولا کے سو ارب روپے کیوں اپنے بجٹ میں نہیں ڈالے؟ Sir, you can't have a both ways، جناب سپیکر! ایک طرف اپوزیشن کہتی ہے کہ وہ 50 ارب روپے جو بقایاجات ہیں جو فیڈرل گورنمنٹ مانتی ہے کہ انہوں نے ہمیں دینے ہیں، اس پر ان کا اعتراض ہے کہ وہ بجٹ میں کیوں ڈالے ہیں؟ اور جو اے جی این قاضی فارمولے کے سو ارب روپے جس میں Finally کمیٹی کا بیٹھنا ہے، مطلب کہ وہ ابھی سو فیصد فائنل نہیں ہوئے، اس پر اعتراض ہے کہ وہ کیوں نہیں ڈالے؟ یا تو آپ اس طرف جائیں یا اس طرف جائیں، ایک وقت پر ایک انسان یا نارتھ ہی جا سکتا ہے یا ساؤتھ ہی جا سکتا ہے، مجھے یہ نہیں پتہ کہ دونوں طرف ایک وقت میں کیسے جا سکتا ہے؟ تو ان شاء اللہ نٹ ہائیڈل پرافٹ کا اے جی این

فار مولا جو ہے، اس میں پیش رفت بہت ہوئی لیکن Again یہ گورنمنٹ کا معاملہ نہیں ہے، یہ اس صوبے کا معاملہ ہے، میں اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ جب اس کیلئے ہم Fight کرینگے تو وہ ہمارے ساتھ ہونگے، ہمیں ان کے ساتھ کی ضرورت ہوگی اور ذمہ داری دکھاتے ہوئے اس پیسے کو ہم تب ہی اپنے بجٹ میں Reflect کرینگے جب یہ ایک کمٹمنٹ بن جائے۔ اچھا جی، اے ڈی پی پر آتے ہیں اور یہاں پر میں بہت سے اعتراضات کو ملا کر ایک وقت میں مجھے Takle کرنا ہوگا، تین قسم کے سوالات تھے اے ڈی پی پر، نمبر ایک، یہ جو بہت سے ممبران نے کہا کہ میرے حلقے کے پراجیکٹ کو ایلوکیشن نہیں دی گئی، نمبر دو، اگر اس کو Generalize کریں کہ اتنے ڈھیر سارے پراجیکٹس کو ایلوکیشن اتنی کم کیوں ہوئی؟ اور یہ جو کہ ایک مشکل سوال ہے جو کہ Traditionally مجھے Avoid کرنا کہ یہ 'تھرو فارورڈ' کو ہم کیسے کم کرینگے کیونکہ ہم اپنی اے ڈی پی کے Overall سائز کو دیکھیں تو وہ 'تھرو فارورڈ' ہمارے تقریباً چھ سال کا بنتا ہے، اس کے ساتھ ہم نے کیا کرنا ہے؟ پہلے دونوں کو ملا کر اس کو تیسرے سوال سے ہی جوڑ کر یہ حقیقت ہے، ہمارا 'تھرو فارورڈ' اتنا بڑا نہیں ہونا چاہیئے، میں نے اپنی سپیچ میں بھی یہ کہا اور کاش کہ سارا ایوان اگر سنتا یہ میسج بلکہ بہت سے سوال ایسے تھے جن کا جواب سپیچ میں تھا اور وہ دوبارہ سے پوچھے جارہے ہیں، تو لہذا میں دوبارہ سے جواب دے رہا ہوں۔ میں نے وہاں پر یہی کہا کہ اس کو ہم نے کم کرنا ہے، بہت سی چیزیں جو ہیں وہ صحیح ہوئیں، 'تھرو فارورڈ' کی مینجمنٹ میں مزید بہتری کی ضرورت ہے، جناب سپیکر! مشکل فیصلہ تھا، ہم سب سکیمز کو جس کی Explanation عاطف خان صاحب نے بھی دی، ہم نے وہ پیسے Spent کرنے تھے، چھ مہینے، آٹھ مہینے اگلے بجٹ میں ہم ان آٹھ مہینوں کو استعمال کر کے اس 'تھرو فارورڈ' کو بھی Manage کرنے کی ایک پوری سٹریٹیجی بنائینگے اور یہ جو کرنٹ پراجیکٹس ہیں، ان کو تو تب ہی زیادہ پیسے مل سکتے ہیں جب ہم 'تھرو فارورڈ' کریں، Space زیادہ پیدا کریں، کیسے پیدا کرینگے؟ جو ہمارا فنانشل مینجمنٹ سسٹم میں مسئلہ ہے جناب سپیکر! وہ یہ کہ ڈیپارٹمنٹس اپنے بجٹ کو Own نہیں کرتے، مجھے پتہ ہے کہ یہ مسئلہ پچھلی حکومت نے بھی Face کیا ہوگا، اس سے پچھلی حکومت نے بھی Face کیا ہوگا، ڈیپارٹمنٹ چاہے وہ سیکرٹری یا منسٹر ہو، وہ چیف منسٹر کے پاس آتا ہے، فنانس منسٹر کے پاس آتا ہے، فنانس سیکرٹری کے پاس پہلے آتا ہے، مجھے تنخواہوں کیلئے پیسے چاہئیں، وہ جیب میں ڈال کر پھر وہ پلاننگ کے پاس جاتا ہے، پراجیکٹس کیلئے پیسے چاہئیں، یہ انیسویں صدی کا سسٹم ہے، ہمیں اس میں کچھ بہتری لانی ہے، ایک اچھے ادارے میں بجٹ کی Owner ship ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہی ہوتی ہے، تو ہم

اس سال میں کیا کرینگے؟ کہ ہر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھیں گے اور انہیں کہہ دینگے کہ یہ آپ کے پیسے ہیں، اگر آپ نے نو دس سال تک 'تھرو فارورڈ' بنایا ہے، ابھی آپ سوچیں کہ اس کو آپ کیسے حل کر سکتے ہیں، آپ سوچیں کہ آپ نے کونسے پراجیکٹ کو Prioritize کرنا ہے، ایک تو ان کے ذمے کام ہو جائیگا، ساتھ میں ہر ڈیپارٹمنٹ کو یہ بھی کہہ دینگے کہ اگر آپ کو زیادہ پیسے چاہئیں تو اپنے اخراجات بھی کم کریں، اس میں بھی ان کی فنانس مدد کرے گا، اس Development Portfolio کو Rationalize کریں، یہ سوال پوچھیں گے کہ اگر دو سو سکولز کی اپ گریڈیشن منظور ہوئی ہے تو دو سو سکولز کی اپ گریڈیشن واقعی چاہیئے یا اگر ہر جگہ پر دفاتر بنانے ہیں تو سوچنا ہے کہ یہ پیسے ان دفاتر پر لگنے چاہئیں یا ایجوکیشن یا ہیلتھ پر لگنے چاہئیں؟ اس طرح بہت سے Decisions ہیں لیکن یہ دو ہفتوں کا کام نہیں ہے، آپ کو ہمیں یہ چھ آٹھ مہینے دینے ہونگے۔ جب میں کہہ رہا تھا کہ ہمیں مشکل فیصلے کرنے ہیں تو میں انہی فیصلوں کی بات کر رہا تھا کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ زیادہ تر جو مطالبے ہیں، At individual level, they are right اور کاش کہ ہم زیادہ پیسے دے سکتے لیکن اس کیلئے ہمیں دوبارہ سے وہی بات آتی ہے کہ آمدنی زیادہ کرنی ہے، And I am an optimist اور میں پرامید بھی نہیں ہوں بلکہ مجھے یقین ہے کہ چھ آٹھ مہینے کی محنت کے ساتھ اپنے کولیگز کی مدد کے ساتھ ہم اس کو ٹھیک کر سکتے ہیں جیسے سینیئر منسٹر نے کہا کہ ہم اگلے پانچ سال کے ایجنڈے کو بجٹ میں بڑے بہتر طریقے سے ڈالیں گے، Bloc allocations کی بات ہوئی، میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کسی ایم پی اے کو کوئی پیسے Commit نہیں ہوئے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایم پی ایز کے حلقے میں کام نہیں ہونے چاہئیں، Again اگر صورتحال یہ ہے تو آپ کو ہمیں ٹائم دینا پڑے گا لیکن جو اپوزیشن کا گلہ تھا کہ شاید ہم کوئی بندر بانٹ Internal secret سے کی ہو، ہرگز ایسا نہیں ہے، یہ بھی میں ایشورنس دلاتا ہوں کہ Bloc allocations، دیکھیں Bloc allocations بھی کسی اور چیز کی طرح اگر صحیح استعمال ہو، جیسے ہم نے Hundred days plan کیلئے ایک Bloc allocation ڈالی، کیوں ڈالی؟ کیونکہ Hundred days plan کے سارے منصوبے ابھی Ready نہیں ہیں تو ہمیں نہیں پتہ کہ اس میں ایجوکیشن کو کتنے پیسے دینے ہیں، ہیلتھ کو کتنے دینے ہیں لیکن اس کیلئے سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق ایک کمیٹی ہم بٹھائیں گے، جب وہ پراجیکٹس ڈیزائن ہو جائینگے، اگر وہ منشور کے مطابق ہونگے تو سپریم کورٹ کی گائیڈلائنز کے مطابق ہی ان کو پیسے دیئے جائینگے۔ ایک چیز میں واضح کر دوں اور مجھے خوشی ہوئی ہے کہ کسی نے کہا بھی نہیں، کسی نے یہ بات نہیں کی کہ اس بجٹ میں تیمور

خان جھگڑا کا یہ پراجیکٹ ہے یا وہ پراجیکٹ ہے، شروعات میں نے اپنے آپ سے کی ہیں، آپ پوری بک دیکھ لیں، سکین کر لیں، کوئی ایک پراجیکٹ آپ کو فنانس منسٹر کے حلقے یا فنانس منسٹر کے گاؤں کا نیو پراجیکٹس میں نہیں نظر آئیگا۔ (تالیاں) اچھا، ذرا میں اپنے Constituents کو بتادوں کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں نے آپ کا کام نہیں کرنا لیکن ان مشکل حالات میں شروعات فنانس منسٹر اپنے آپ سے ہی کر سکتا ہے۔ جناب سپیکر! سو دن پلان کی میں بات کروں، صرف وضاحت، سو دن میں کروڑ نوکریاں نہیں آتیں، سو دن میں 50 لاکھ گھر نہیں بنتے، آپ وہ سو دن کی کتاب پڑھ لیں، ہم لیڈرز ہیں، نمائندے ہیں اپنے حلقوں کے، اس میں صرف یہی لکھا ہے کہ یہ سو دن، ہمیں پانچ سال کی پلاننگ کرنی ہے اور کیوں کرنی ہے؟ تاکہ اس کے بعد جو چار اور نو مہینے رہینگے تاکہ عوام بھی ہمارا احتساب کر سکیں، اپوزیشن بھی ہمارا احتساب کر سکے اور ہم خود اپنا بھی احتساب کر سکیں اور اپنی ایڈمنسٹریشن کا بھی کر سکیں ان شاءاللہ، یہ میرا اپوزیشن سے بھی وعدہ ہے کہ اس صوبے کی جو منصوبہ بندی ہو گی، سو دن کے پلان کے لحاظ سے، وہ پورے پاکستان میں سب سے بہترین ہے۔ Jobs and Houses پر بھی بات کی، کروڑ نوکریوں اور 50 لاکھ گھر پر بھی میں ایک Clarification دینا چاہتا ہوں کیونکہ اس پورے پلان کی ڈیزائن میں تھوڑا بہت ہاتھ میرا بھی ہے۔ پہلے گھروں کی بات لے لیتے ہیں، جیسا کہ عاطف خان صاحب نے کہا کہ وہ پرائیویٹ سیکٹر نے بنانے ہیں، تو جو 50 لاکھ گھر ہیں وہ ایک ٹارگٹ ہے، جب پرائیویٹ سیکٹر نے بنانے ہیں، گورنمنٹ نے وہ کام کرنا ہے جو کبھی پہلے نہیں ہوا کہ وہ Mortgage system کیلئے راہ ہموار کی جائے، پھر چاہے 50 لاکھ بنیں، 40 لاکھ بنیں، 20 لاکھ بنیں، چاہے 10 لاکھ بھی بنیں، یہ کبھی پہلے ہوا نہیں لیکن وہ ڈیمانڈ کے لحاظ سے بنائے جائینگے اور جب ڈیمانڈ کے لحاظ سے بنائے جائینگے تو حکومت کا اس پر فالتو پیسہ نہیں خرچ ہو گا، یہ ضروری بات ہے۔ اسی طرح نوکریوں کی بات، Again misunderstand کی جاتی ہے، کروڑ نوکریوں کے آنے کے تو بہت طریقے ہیں اور ان شاءاللہ آئیں گی بھی، جیسا کہ عاطف خان صاحب نے کہا، ہاؤسنگ اور کنسٹرکشن سے بہت سی انڈسٹریز میں نوکریاں ٹورازم میں آئیں، ٹورازم پہ ہم اس لئے اتنی توجہ دے رہے ہیں، اس لئے کہ ہم نے اپنا سب سے سینیئر منسٹر نے خود ایک ایسے محکمے کا انتخاب کیا جو کہ پہلے اس طریقے سے نہیں ہوتا تھا۔ گورنمنٹ سیکٹر سے میرے خیال میں صرف 10 فیصد نوکریوں کا آنا ہے، میرے خیال میں ہمیں ایجوکیشن میں کوئی پچاس ساٹھ ہزار ٹیچرز کی مزید ضرورت ہے، میرے خیال میں ہمیں ہیلتھ سیکٹر میں لیڈی ہیلتھ ورکرز، نرسز، ڈاکٹرز کی ضرورت ہے، میرے

خیال میں شاید ہمیں پولیس میں زیادہ لوگوں کی ضرورت ہے لیکن اگر حکومت نے نوکریاں Add کرنی ہیں، اگر ہم یہ کروڑوں نوکریاں حکومت میں Add کر لیں گے تو یہ تو حکومت نہیں، یہ ملک تباہ ہو جائے گا، تو میں یہ Expect کرتا ہوں کہ یہ چیزیں اور جو اپوزیشن کے ممبرز ہیں اس ہاؤس کے یا باقی صوبوں میں یا فیڈرل میں، وہ اس کو سوچیں، یہ تو It’s simple economics، یہ جو کروڑ نوکریوں کا فگر ہے، اس پہ میں تھوڑی سی Explanation دے دوں، مجھے پتہ ہے، تب بھی یہ بار بار یاد آئے گا کیونکہ زیادہ تر ٹائم ہم ڈیبیٹ میں ہی گزارنا چاہتے ہیں لیکن اس ملک میں ہر سال جو آبادی بڑھتی ہے، تقریباً 20 لاکھ لوگ لیبر فورس میں آتے ہیں تو جو کروڑ کا فگر ہے، وہ اس لئے دیا گیا ہے کہ مطلب پانچ سال میں اس ملک میں کروڑ نوجوان نوکریاں ڈھونڈتے ہیں، ہم آپ تو وہ کروڑ نوکریاں کاؤنٹ کر کے نہیں دے سکیں گے کیونکہ اگر کوئی فگرز کو سمجھتا ہے تو اس کو پتہ ہو گا کہ اس ملک میں Unemployment rate تو چھ یا سات فیصد ہے اور یہ ہمارے فگرز نہیں ہیں، پی ایم ایل این کی جو پچھلی حکومت تھی، ان کے فگرز ہیں، اس سے پچھلی حکومت کے بھی ہیں، مطلب ان 20 لاکھ افراد میں 94 فیصد کو کوئی نہ کوئی نوکری تو مل جاتی ہے۔ ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ جو نوکریوں کی کوالٹی ہے، اس کو ہم بہتر کر دیں، اس بات کا مجھے فل یقین ہے کہ وہ جو کروڑ لوگ ہیں، ان کو نوکریاں تو مل جائیں گی، ہمیں کوشش یہ کرنی ہے کہ ہم نوکریاں بہتر کریں، اس کیلئے ہم ایجوکیشن پہ فوکس کر رہے ہیں، اس کیلئے ہم ہیلتھ پہ فوکس کر رہے ہیں، اس کیلئے ہم ٹورازم، مائنز اینڈ منرلز، انرجی اینڈ پاور سیکٹرز پہ، ہمیں بھی جو کارکردگی دکھانی ہے، اس سے بہت بہتر دکھائیں لیکن اگر ہم ایک بار یہ بات سمجھیں کہ ہمارا جو ٹارگٹ ہے وہ یہ ہے کہ ان کروڑ نوجوانوں کو ہم اچھی سے اچھی نوکریاں دے سکیں، ہم جتنی بھی محنت کریں گے، اس میں بہتری کی ضرور گنجائش ہو گی اور وہ کام پھر ہمارے بعد اگلی حکومت Continue کرے۔ یہ میں بار بار ان چیزوں پہ اس لئے آ رہا ہوں کیونکہ یہ بڑی ضروری چیز ہے، جن کو اگر ہم اس صوبے کے نمائندے نہیں سمجھتے تو پھر ہم صحیح فیصلے بھی نہیں کر سکیں گے۔ ایجوکیشن پہ بات ہوئی، ایجوکیشن پہ میں وہ نہیں دہراؤں گا جو Already جواب دیئے گئے لیکن چونکہ میں نے اپنے کیریئر میں اس پہ کام کیا ہے، کچھ میں آپ کو حقیقت اور ایک Principle بتا دوں، کہا جاتا ہے کہ ہماری پارٹی میں بھی سینیئر لیڈرز نے کہا ہے کہ ڈھائی کروڑ بچے آؤٹ آف سکول ہیں اور ڈھائی کروڑ بچوں کو سکول میں ڈالیں، میں آپ کو آج یہ کہتا ہوں کہ میرے خیال میں اور میری ریسرچ کے مطابق یہ فگرز غلط ہیں، یہ تو میں آپ کو یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم نے نہ ڈھائی کروڑ بچوں کو سکول

میں ڈالنا ہے، نہ ہم ڈال سکتے ہیں اور یہ جو ہم غلط فگرز Quote کر کے اور غلط پالیسیز کی طرف اپنی لیڈر شپ کا بھی رجحان ہے، سر! میں نے کہا کہ ہمارے لیڈرز بھی کہتے ہیں، ان کو غلط کہا جاتا ہے اور اس میں غلطی اس سیکٹر کے ان پروفیشنلز کی ہے جو کہ ایسے بڑے بڑے نمبرز اس لئے Quote کرتے ہیں تاکہ بڑی بڑی سرخیاں بنیں، میں اس لئے فلور آف دی ہاؤس پہ کہہ رہا ہوں تاکہ ایک آواز تو یہ کہے کہ صرف ان ڈھائی کروڑ بچوں کا خیال نہیں کرنا، ان پانچ کروڑ کا بھی کرنا ہے جو کہ سکول جاتے ہیں، یہ مجھے بہت برا لگتا ہے، میں اس لئے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ ان پانچ کروڑ کا کون سوچتا ہے؟ آپ کو پتہ ہے کہ پانچ سال پہلے جو سروے ہوا تھا، پانچ سال کے بچے 50 پرسنٹ وہ ہیں جو Eight minus three نہیں کر سکتا، مزید بچوں کو ہم سکول میں ڈال رہے ہیں، جو پانچ کروڑ بچے سکولوں میں ہیں، ہم کہہ رہے ہیں کہ یہاں پہ سکول بناؤ، وہاں پہ سکول بناؤ، اصل چیلنج عمارت کا نہیں ہے، سینیئر منسٹر صاحب نے بھی کہا کہ اصل چیلنج یہ ہے کہ یہ بچے کیا سوچ رہے ہیں؟ The other reason یہ کہ ڈھائی کروڑ بچے نہیں ڈالنے ہیں، اگر یہ فگر صحیح بھی ہو، یہ تو Age five to sixteen ہیں، ایک Politician کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ اس کی انگلی عوام کے نبض پہ ہوتی ہے، تیرہ چودہ، پندرہ سولہ سال کا بچہ جو چار پانچ سال سے، چھ سال سے سکول نہیں گیا، مجھے کوئی بتا دے کہ وہ دوبارہ سکول میں جائے گا، وہ تو لیبر فورس میں ہے، اگر ہم صرف یہ سمجھیں، اگر وہ ڈھائی کروڑ کا فگر صحیح بھی ہے اور شاید اس سے خان صاحب کو اپنے سوال کا جواب بھی ملے تو وہ ڈھائی کروڑ میں زیادہ سے زیادہ ایک کروڑ بچے جو ہیں وہ اس Age کے ہوں گے جنھوں نے پرائمری سکول میں جانا ہو گا، جو وہ ٹارگٹ پاپولیشن ہے جس کو ہم نے سکول میں ڈالنا ہو گا اور اسی حساب سے میں یہ کہوں گا کہ میں نے یہاں پہ جو Calculation کی، وہ یہ تھی کہ پختونخوا میں، یہ میری اپنی Calculation ہے، اگر آپ Source پوچھ رہے ہیں، میں نے ساری ریسرچ وغیرہ دیکھ کے یا میرے خیال میں یہاں پہ فگرز بڑے اچھے نہیں ہیں، ہمارے جو School going age کے بچے ہیں، وہ تقریباً Six million، ساٹھ لاکھ ہیں جو ہم فگرز Quote کرتے ہیں کہ NER اور یہ 50 فیصد ہیں، Literacy rate 30 percent ہے، Literacy rate میں تو 70 سال کا بزرگ بھی شامل ہے، It's an irrelevant figure, NER جو ہے، Net Enrolment Rate جس کو یہ ڈیویلپمنٹ ادارے بھی استعمال کرتے ہیں، اس میں صرف وہ بچے لئے جاتے ہیں پرائمری سکولز میں جو کہ پانچ سے نو سال کی عمر میں ہوں۔ ہم سب کو پتہ ہے، زیادہ لوگوں کا Background کسی دیہی علاقوں سے ہے کہ

زیادہ تر بچے سات آٹھ سال کی عمر میں سکول جاتے ہیں،اس پہ ہم نے ریسرچ کی اور اگر آپ اور فگرز دیکھ لیں،آپ کو یہ پتہ چلے گا کہ پختونخوا میں یہ NER 50 percent نہیں ہے، 80 percent سے زیادہ ہیں اور یہ صرف پی ٹی ائی کا کارنامہ نہیں ہے، یہ اے این پی کے دور میں بھی 75/80 فیصد ہو گا،اس سے پہلے ایم ایم اے کے دور میں بھی 70 فیصد ہو گا، تو جو پرابلم ہے وہ اتنا بڑا نہیں ہے، سکول میں بچوں کو ڈالنے کا جتنا ہمارا خیال ہے،اس کا بجٹ سے کیا تعلق ہے ؟کہ میں نے بھی کہا،ایجوکیشن ایڈوائزر نے بھی کہا کہ ہمارا زیادہ فوکس نئے سکولوں پہ نہیں ہونا چاہیئے، ہمارا زیادہ فوکس اسی پہ ہونا چاہیئے، میرے خیال میں خالد خان صاحب نے کہا کہ جو 30 ہزار Roughly ہمارے پاس سکول ہیں،ان میں پڑھائی کس کوالٹی کی ہو رہی ہے اور یہی ہمارا فوکس ہو گا، ان پانچ سال میں ان شاء اللہ نئے سکول بنیں گے لیکن جو اصلی ٹارگٹ ہے، جس کیلئے پیسے دیئے جائیں گے جس کیلئے Efforts کی جائیں گی اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک سکول ایک ایسا ادارہ بنے جس میں پڑھائی ہو رہی ہو اور جو فگرز ہمیں دیکھنا چاہئیں وہ یہ کہ بچے کیا سیکھ رہے ہیں اور اس میں میں بالکل جو اپوزیشن کے ممبرز نے کہا تھا کہ جو Learning outcomes ہیں،وہ ابھی بالکل وہاں قریب ہی نہیں ہیں جہاں پہ ہونا چاہیئے، سارا کام اس پہ کرنا چاہیئے اور سارا کام ہم اس پہ کریں گے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اس کو Tackle کرتے ہوئے اپنے وسائل کا جتنا استعمال پچھلی حکومت نے کیا اور یہ حکومت کر رہی ہے جو 27 فیصد بجٹ وہ ایجوکیشن کو دے رہی ہے وہ پاکستان کا کوئی اور صوبہ نہیں دے رہا۔

(تالیاں)   ہیلتھ کی بات ہوئی، میں صرف یہ کلیئر کرنا چاہوں گا کہ Again اس میں دیکھ لیں، سر! شاید آپ کے فگرز صحیح نہیں تھے، ہیلتھ ایجوکیشن کے بعد سب سے بڑا ہی Bucket ہے۔بجٹ کا، میں آپ کو Basic figures دے دیتا ہوں، ہیلتھ کا ٹوٹل بجٹ 79 ارب روپے ہے جس میں کرنٹ بجٹ 67 ارب روپے ہے اور ڈیویلپمنٹ بجٹ 12 ارب روپے اور اگر میں لاء اینڈ آرڈر کے سارے ادارے بھی ملا دوں تو لاء اینڈ آرڈر کا جو سارا بجٹ ہے، اس میں کرنٹ بجٹ 59 ارب اور ڈیویلپمنٹ بجٹ چار ارب، ٹوٹل 63 ارب بنتا ہے، اس میں جوڈیشری بھی ہے، اس میں ہوم ڈیپارٹمنٹ بھی ہے، اس میں پولیس بھی ہے، یہ تو صرف ایک Fact چیک کرنے کیلئے کہ ہیلتھ کا بجٹ دوسرے نمبر پہ ہے لیکن ہو یا نہ ہو، کیا فرق پڑتا ہے ؟اصل فرق تو اس سے پڑتا ہے کہ ہیلتھ کا جو ہمارا سسٹم ہے، اس کی وہ حالت ہے جو ہونی چاہیئے یا ہم اسے وہ پیسے دے سکتے ہیں جو اس کو دینے چاہیئے ؟اس کا جواب یہی ہے کہ ابھی ہم وہاں تک قریب بھی نہیں پہنچے، تو اس سے میرے خیال میں فرق ہی نہیں پڑتا کہ پہلے نمبر پہ کونسا ہے، دوسرے نمبر پہ کونسا ہے ؟

ہمیں صرف یہ ڈیٹااس لئے چاہیئے کہ ہم بہتر Decisions کر سکیں۔ لوکل گورنمنٹ پہ بات ہوئی، لوکل گورنمنٹ پہ سوال یہ ہوا کہ گورنمنٹ یہ Commitment دے سکتی ہے کہ جو 50 ارب روپے تو ریلیز ہوئے کہ Let`s say اس کو Simple انداز میں کہ جو سارا 30 فیصد ہے، وہ دیا جائے گا یا نہیں؟ Again میرے خیال میں ہمیں ان چیزوں کو Relatively دیکھنا چاہیئے، پہلی چیز یہ کہ میں جناب سپیکر! ضرور تعریف کروں گا، پچھلے لوکل گورنمنٹ منسٹر کی کیونکہ میں واپس آ کے خوش ہوا، لوکل گورنمنٹ سسٹم خاص طور پہ ویلیج سسٹم کو دیکھ کے، 50 ارب روپے لگائے گئے، دوبارہ سے یہ کہوں گا کیونکہ یہ دو ایسے فگرز ہیں جو کہ ضرور اس پہ تھوڑا سا سوچیں گے، پورے پنجاب میں جو رورل یونین کونسلز ہیں، یونین کونسلز تین ہزار ہوں، Let`s say اگر ہر ایک میں تین چار گاؤں ہونگے تو تقریباً بارہ پندرہ ہزار گاؤں تو ان میں ہونگے، ڈیویلپمنٹ کیلئے ان کو سال میں دو ارب روپے ملے، پختونخوا میں آپ نے 15 سے 20 ارب روپے ان کو ریلیز کرائے ہیں، بڑی بات ہے، ضروری بات یہ ہے کہ ابھی تک وہ سارے پیسے خرچ بھی نہیں ہوئے اور اتنے چیلنجنگ ماحول میں جہاں پہ پیسہ ضروری ہے، جہاں ہر ایم پی اے پہ، ہر آفیشل پہ، ہر حلقہ جو ہے وہ چیخ رہا ہے کہ ہمیں زیادہ پیسے چاہئیں، ہمیں ان پیسوں کے استعمال میں یہ دیکھنا پڑے گا کہ اگر پیسہ استعمال نہ ہو، اس کا بینک میں صرف پڑا رہنا وہ اس ملک کے اور اس صوبے کے عوام کے فائدے میں نہیں ہے لیکن یہ ہم ضرور کر سکتے ہیں اور اس میں میں پچھلے لوکل گورنمنٹ منسٹر کی Help بھی مانگوں گا کہ ان کو زیادہ آسانی سے پیسے خرچ کرنے میں Facilitate کیسے کیا جا سکتا ہے، ہم ویسے ہی نیا لوکل گورنمنٹ کا سسٹم بنا رہے ہیں، اس کمیٹی کا میں حصہ ہوں، میں ان سے درخواست کروں گا کہ آپ اپنی تجاویز دیں کہ ہم یہ فنڈنگ اور Source کو کیسے بہتر بنائیں؟ اور ان شاء اللہ ہم اس کو Incorporate کریں گے۔ یوتھ پہ بات ہوئی، اگر پاکستان تحریک انصاف کا کوئی بھی ایم پی اے کسی ایک Constituency کا نمائندہ ہے تو وہ اپنے حلقے کا کم اور یوتھ کا زیادہ ہوگا، تو ان شاء اللہ اس صوبے کی یوتھ کیلئے میرا یہ Message ہے کہ جو پہلی Constituency جس کا ہم خیال رکھیں گے، اگر ہم ایجوکیشن کے تھرو، ہیلتھ کے تھرو، جابز کے تھرو ہم رکھ رہے ہیں، یوتھ کا ہی رکھیں گے۔ عاطف خان صاحب نے بھی میرے ساتھ بار بار بات کی ہے، چونکہ وہ یوتھ منسٹر ہے، یوتھ کیلئے ہم نے جیسے اس سال پانچ ارب روپے کا پیکج بنایا ہے جو ہم نے ڈیزائن فائنل کرنا ہے اور اس یوتھ میں لڑکے لڑکیاں دونوں شامل ہیں، اس کو ہم دیکھ کے ان شاء اللہ بڑھائیں گے اور ہم کوشش یہ بھی کریں گے کہ ہم یوتھ کی ایڈوائز، کیونکہ وہ ایک

ایسی Constituency ہے جس کو شاید ابھی ہماری Age کے لوگ سمجھ نہ سکیں، انہی سے لیں گے، تو یوتھ کیلئے Allocation بھی ہوئی ہے اور زیادہ بھی ہوگی، ہاں یہ بات ضروری ہے کہ چار پانچ ایسے شعبے جن میں انڈسٹریز ہو، ٹورازم ہو، انرجی اینڈ پاور کیلئے تو Allocation زیادہ کی گئی ہے، مائنز اینڈ منرل ہو، ایگریکلچر ہو، جہاں پہ جب میں نے Traditional allocations دیکھیں تو وہ کافی نئی تھیں، میرے خیال میں اگر ہم نے ان شعبوں میں گروتھ حاصل کرنی ہے تو ہمیں بالکل ان سب میں Allocations بڑھانی ہیں، ٹورازم میں بڑھانی ہیں، ایگریکلچر میں بڑھانی ہیں، انڈسٹریز میں بڑھانی ہیں، انرجی میں بڑھانی ہیں، صرف Allocation نہیں بڑھانی، ہم نے اور ماڈلز بھی استعمال کرنے ہیں، میں کیوں کہتا ہوں کہ کہ آپ قرضوں کو صرف برا بھلا نہ کہیں؟ آپ ہمارے ساتھ مل کے اکانومی کو Manage کریں، ایک ذریعہ قرضہ ہو سکتا ہے، 'پی پی پی ماڈلز' ہو سکتے ہیں، Investment ہو سکتی ہے، ان سب Avenues کو ہم نے بنایا اور جناب سپیکر! مجھے پتہ ہے کہ جو اپوزیشن کے سینیئر ممبران ہیں، وہ پانچ پانچ سال حکومت میں رہے ہیں، ان کو اس کا Experience ہے، تو میری ان سے گزارش یہ ہے کہ اس میں مجھے اپنی Advice ضرور دیں۔ خواتین کی بات ہوئی، میرے خیال میں خواتین کا جو بجٹ ہے وہ تو ہے لیکن ان شاءاللہ اس کو بھی آگے بڑھائیں گے لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہم خواتین کو صرف خواتین کے ڈیپارٹمنٹ کے بجٹ سے نہیں منسلک کرتے جبکہ لڑکیوں کا سکول بنتا ہے تو وہ خواتین کے بجٹ میں تو نہیں ہوتا، جب کوئی کالج، یونیورسٹی بنتی ہے تو اس پر خواتین کا Tag تو نہیں ہوتا، جو بھی ہم سڑک بناتے ہیں، ہسپتال بناتے ہیں، اس پر Men only تو نہیں لکھا ہوتا، میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ان سارے شعبوں کے ساتھ ہم نے صرف ڈیبیٹ نہیں کرنی، ہم نے Intelligently سوچنا ہے، ہر شعبے کو زیادہ پیسوں کی ضرورت ہے لیکن ہمارے پاس وہی سو روپے ہیں۔ کرک کی آئل اینڈ گیس رائلٹی بلکہ اس کے ساتھ جو بھی ڈسٹرکٹس کے Dues تھے، چاہے وہ ہائیڈل کے Dues ہوں، چاہے وہ منرل کے Dues ہوں، یہ کمٹمنٹ ہے کہ ہم ان شاءاللہ ان Dues کی ادائیگی کریں گے اور یہ گزارش ہے کہ اس سال میں Space یہی ہے کہ ہم آپ کو جو پچھلے سال کے Dues ہیں وہ دیں، آپ ہمارے ساتھ بیٹھیں اور جو بھی بقایاجات ہیں، وہ بھی کمٹمنٹ ہے کہ ان شاءاللہ یہ دو تین سال میں ہم آپ کے ساتھ ان کا وہ کر لیں گے، بالکل کریں گے۔ فاٹا پر اعتراض ہوا کہ فاٹا کو بجٹ میں کیوں شامل نہیں کیا؟ میں آپ کو ایک مزیدار سی کہانی سناؤں، اس لئے کہ آپ خوش ہو جائیں، آپ کا جو فنانس منسٹر ہے وہ اپنی سپیچ خود لکھتا ہے، جو مجھے

سرکاری سپیچ ملی تھی،اس میں فاٹا کا ذکر ضرور نہیں تھا لیکن یہ تو ہو نہیں سکتا، ہم ابھی ایک صوبہ ہیں، شاید Transition ہو رہی ہو لیکن میرے خیال میں اگلے دو تین سال میں فاٹا اضلاع کے جو عوام ہیں، وہ باقی صوبے سے ہم سب کیلئے اور خاص طور پر اس ٹائم میں جب ان کی نمائندگی اس ایوان میں نہیں ہے، زیادہ ضروری ہیں، تو جو فاٹا کا ذکر بجٹ کی سپیچ میں تھا، وہ فنانس منسٹر نے اپنے ہاتھوں سے ڈالا، فاٹا کا بجٹ میں اس لئے ذکر نہیں تھا کیونکہ ایک سسٹم کے تحت جو بجٹ چل رہا ہے، فاٹا کا بجٹ پہلے سے منظور ہو چکا تھا، فیڈرل گورنمنٹ نے منظور کیا تھا، فاٹا کی اے ڈی پی کو اس گورنمنٹ کی کابینہ نے بجٹ سے پہلے منظور کیا اور آپ سب کو پتہ ہے کہ یہ جو سسٹمز ہیں، یہ تو ایسے ہی چلتے ہیں لیکن ان شاء اللہ یہ میری کمٹمنٹ ہے اور کوئی بھی میرا انٹرویو اٹھالیں، میں ہر انٹرویو میں ایک چیز کا ذکر کرتا ہوں اور وہ یہ کہ فاٹا صرف پختونخوا کا نہیں پورے پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ اور یہ میرے خیال میں میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس بات کو صرف میں نہیں، صرف یہ حکومت نہیں، ہمارے وزیراعظم عمران صاحب بھی مانتے ہیں، آپ نے کل کابینہ میں دیکھا کہ انہوں نے اس بات کو Endorse کیا کہ این ایف سی کا تین فیصد حصہ فاٹا کو جائے گا، بلکہ مجھے افسوس ہوا ہے کہ ایک اپوزیشن پارٹی نے یا ایک صوبے نے اس بیان کو کل مسترد کیا اور میری گزارش ساری اپوزیشن پارٹیز سے یہ ہے، کیونکہ ایک جوائنٹ اپوزیشن ہے اس صوبے میں اور اس میں اس پارٹی کی بھی نمائندگی ہے کہ ان کو بھی سمجھائیں کہ یہ صوبہ نہیں مان رہے جو قبائل کے لوگوں کے ساتھ جو ستر سال ناانصافی ہوئی ہے، یہ پیسہ ان کیلئے ہے اور جب ہم یہ Administrative merger بھی Complete کریں گے، ہم نے اس چیز کا خاص خیال رکھنا ہے کہ فاٹا کے اضلاع کے پیسے یہ سو ارب فاٹا پر ہی لگیں گے، باقی پختونخوا پر نہیں لگیں گے۔ ٹائم میں نے زیادہ لے لیا ہے، اس لئے میں وائنڈاپ کرتا ہوں۔ مجھے فخر ہے کہ میں پہلی بار جب اس اسمبلی میں بولا تو It was to present the budget، میرا سیاسی کیریئر سال کا بھی نہیں ہے ابھی لیکن اللہ کا بہت شکر ہے کہ یہ موقع دیا، میں تمام ایوان سے چاہے اس میں گورنمنٹ کے لوگ ہوں، اپوزیشن کے لوگ ہوں، تمام صوبے سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ سب کا فنانس منسٹر ہوں، میرا حلقہ تمام صوبہ ہے (تالیاں) اور ان شاء اللہ میری کوشش ہے کہ اس کوشش میں گورنمنٹ اور اپوزیشن دونوں میرا ساتھ دیں گی اور وہ یہ ہوگا کہ اس پانچ سال میں ہم واقعی اس صوبے کی تقدیر کو بدلنے کی کوشش کریں۔ میرا کام ہے، کبھی کبھی اس میں انگریزی میں کہتے ہیں Bad talk کا Role play کرنا ہے، وہ جو فلم میں ولن ہوتا ہے، مشکل فیصلے یا

Bad news مجھے دینے پڑیں گے لیکن آپ کو یقین کرنا ہوگا کہ میں خلوص دل سے وہی کہہ رہا ہوں جو میرے خیال میں اس صوبے کی بہتری کیلئے ہوگا، نیا آیا ہوں اس ایوان میں، حالانکہ میری فیملی کا اس ایوان سے رشتہ رہا ہے، لیڈر آف دی اپوزیشن نے مجھے بیٹا کہہ کر پکارا، اس کیلئے بھی میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور شاید جو لوگ پہلے گزرے ہوں، ان کے قریب بھی میرا جو کردار نہ پہنچے لیکن جناب سپیکر! ہم نے کوشش ضرور کرنی ہے، اس ملک کو بدلنے کی، اس صوبے کو بدلنے کی، صرف ڈیبیٹ نہیں کرنی۔ میں ہر رات جب فنانس ڈیپارٹمنٹ سے نکلتا ہوں، شاید میری آخری گاڑی ہوتی ہے، وہ اس لئے ہوتی ہے کیونکہ کام بہت کرنے ہیں، مجھے اس چیز کے پیسے نہیں ملتے، Ironically کہ فنانس منسٹر کے پاس بھی وہ پیسے نہیں ہیں لیکن اچھی بات ہے، نیا تھا، اپوزیشن بھی تھوڑی سی برداشت دکھا سکتی تھی، دکھاتی تو شاید سوالات کم ہوتے کیونکہ وہ زیادہ تر سوالوں کا میں سپیچ میں جواب دے چکا تھا لیکن کوئی نہیں، آپ نے میری ٹریننگ کرادی، اگلے سال میں مزید بہتر Prepare ہونگا، تھوڑی آواز کو اور بھی زیادہ وہ ٹریننگ دونگا تاکہ زیادہ اونچا بول سکوں لیکن ایک چیز کی میں بھی وضاحت کرلوں کہ Criticize میں نے اپوزیشن کو نہیں کیا، میں نے یہ ضرور کہا تھا کہ اپوزیشن کی پارٹیز Re elect نہیں ہوئی تھیں اور مجھے فخر ہے کہ پاکستان تحریک انصاف ہی Re elect ہوئی لیکن اگر آپ سوچیں، میرا زیادہ Message اپنے ہی کولیگز کو تھا کہ اگر ہمیں بھاری مینڈیٹ ملا ہے تو ہمیں مشکل فیصلے کرنے ہیں، سینیئر منسٹر صاحب نے بھی کہا ہے، ان سو روپوں سے ہمارا گزارا نہیں ہوسکتا، وہ تبھی ہی نہیں ہوسکتا جب ہم ملکر یہ مشکل فیصلے نہ کریں۔ مجھے یقین ہے، گورنمنٹ یا ٹریژری اور اپوزیشن دونوں کے تعاون کے ساتھ وہ مشکل فیصلے کرکے ہم ایک یوٹرن ضرور لیں گے، ہم اس صوبے کی تقدیر اور اس ملک کی تقدیر ضرور بدلیں گے، پاکستان زندہ باد۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Very comprehensive speech in a very professional manner. درانی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! فنانس منسٹر نے کوشش کی کہ میں صاف گوئی سے بات کر لوں جو کہ اندر سے ہمیں معلوم تھا، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کے والد صاحب نے اس صوبے کی بڑی خدمت کی ہے اور وہ صاف گو انسان تھے اور اس کا دادا جو ہمارے بنوں کا ہے، غلام اسحاق خان صاف گوئی میں ہمارا بھی حصہ ضرور اس میں شامل ہے، کوئی ایسی بات نہیں ہوگی، بڑے صاف گو انسان تھے اور اس نے بھی ملک کی خدمت کی ہے لیکن مجبوری اپنی جگہ پر، تھوڑا سا اس نے درمیان میں ایک ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے چونکہ منسٹر ہیں، پی ٹی آئی کے اور کچھ ایسی باتیں درمیان میں آئیں کہ میں نے ایک تو

یہ پوچھا تھا کہ Loans ہمیشہ لئے جاتے ہیں جنریشن کیلئے اور جو بھی حکومتیں Loans لیتی ہیں، وہاں پر عام لوگوں کے عام استعمال میں تو اس میں جو واپسی ہے وہ مشکل ہو جاتی ہے اور آج جس صورتحال پر ہم ہیں، وہ آج کل ہم اس لئے ہیں، میں نے ساتھ یہ بھی پوچھا تھا کہ ہمارے وقت میں کتنا تھا؟ ایک وضاحت چاہونگا کہ جب میں سی ایم تھا تو صرف چھ بلین ہائیڈل کا اس صوبے کا ریونیو تھا اور آپ میرے ساتھ تھے لیکن ہم نے اس وقت کوشش کی اور جو ریونیو اے این پی کی گورنمنٹ یا موجودہ گورنمنٹ کو ملا ہے، میں تھوڑی سی وضاحت چاہونگا کہ اس میں ہمارا بڑا کردار ہے اور اس کردار کو بھی آپ کے سامنے لاؤنگا۔ اس صوبے کی جو آمدن بڑھی ہے، وہ آئل اینڈ گیس سے ہے، پہلے چھ بلین تھی اور یہاں پر میں نے پی سی میں سیمینار کیا اور چار پانچ دن رہا پریذیڈنٹ، وزیراعظم اور اللہ تعالیٰ نے ہنگو میں، کوہاٹ میں اور کرک میں ہمیں ذخائر دیئے آئل اینڈ گیس کے اور آج جو یہاں پر پیش کیا جارہا ہے کہ اتنے بلین اماؤنٹ آئل اینڈ گیس سے ہے۔ ملاکنڈ تھری کا ہم نے ایک پاور ہاؤس بنایا One percent loan پر، 80 میگاواٹ بجلی بھی اس سے آرہی ہے اور ڈھائی تین ارب روپے بھی آج اس کے خزانے میں جمع ہو رہے ہیں لیکن ریونیو میں جو اضافہ تھا، ہمارے ایگریمنٹ کا حصہ تھا کہ کوئی پارٹی کورٹ میں نہیں جائے گی اور جو آپ کی بھی رائے تھی اور میرے ساتھ بیٹھتے تھے لیکن اس وقت مشرف صاحب پریذیڈنٹ تھے اور اس کی Violation کی گئی اور وہ چلے گئے دوبارہ ایک 110 ارب پر، کورٹ میں عبدالحفیظ پیرزادہ جو کہ اس صوبے کا وکیل تھا اور وہ شکر ہے کہ کچھ پیسے اے این پی کی گورنمنٹ میں اور کچھ جو ہے نا ابھی حکومت میں ہیں اور ریونیو میں کافی اضافہ ہوا۔ این ایف سی پر میں ایک بات ضرور کرونگا، یہ ریکارڈ کی تاریخی باتیں ہوتی ہیں اور جب میں سی ایم تھا، چار چیف منسٹر جو ہیں ان کا اتفاق ہونا چاہیئے، این ایف سی پر اگر ایک بھی نہ کرے تو نہیں ہو سکتا اور اس وقت چونکہ ہم چاروں صوبوں کے لوگ جس میں میرا اختلاف تھا، جس میں میں اضافہ چاہتا تھا اور وہ میرے ساتھ نہیں مان رہے تھے تو میں نے انکار کیا اور آخر میں تین صوبوں نے مشرف صاحب کو لکھا کہ As a president آپ کو ہم اختیار دیتے ہیں لیکن چونکہ میرا اعتماد اس پر نہیں تھا، وہ جمہوری آدمی نہیں تھا، ایک ڈکٹیٹر تھا تو میں نے صاف انکار کیا اس کو کہ میں آپ کو اختیار نہیں دے رہا ہوں اور اس کی سپیچ نیٹ سے نکالیں تو اس نے کہا کہ ایک صوبے نے انکار کیا تو میں این ایف سی کا فیصلہ نہیں کر سکتا، اگر میں اس وقت Agree کرتا تو شاید جب زرداری صاحب آگئے اور گیلانی صاحب آگئے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اس وقت ہم بھی فیڈرل گورنمنٹ میں اتحادی تھے تو آج جو اس صوبے کا این ایف سی میں بڑا حصہ

ملا ہے، اگر میں انکار نہ کرتا اور مشرف صاحب تھوڑا دیتے تو ایک سیاسی گورنمنٹ ہمیں یہ پیسے نہ دیتی۔ ایک بات کلیئر ہونی چاہیئے کہ ابھی بی آر ٹی ضرور سہولت کیلئے ایک منصوبہ ہے لیکن اگر ہم 60ارب روپے چشمہ فرسٹ لفٹ کینال پر خرچ کرتے تو ریونیو بھی آ جاتا اور اس سے یہ جو ہم نے لیا ہے، تھوڑا سا ہمیں بتایا جائے کہ بی آر ٹی سے کتنا ریونیو ہمیں مل رہا ہے؟ ہم نے ایکسپریس وے سہولت کیلئے تو ضرور بنایا ہے لیکن ہمیں یہ بھی بتایا جائے کہ جو Loan ہم نے اس کیلئے لیا ہے، اس سے ریونیو میں کتنا، ہم تو یہی چاہیں گے، مشورہ دیں گے کہ جو چیزیں ہم Loan لیتے ہیں اور اتنا مہنگا جو ابھی ڈالر ہے تو ہم اس صوبے کی وہ چیزیں جو ہمیں کچھ آمدن دیں، پانچ سالوں میں میں ضرور آخر میں کٹ موشن پر بھی بات کرونگا کہ جو پچھلی گورنمنٹ ہے، انہوں نے جتنے یہاں پر ہائیڈل میں کچھ کیا ہے، ریونیو میں اس صوبے میں آئل اینڈ گیس کی اپنی کمپنی بنی ہے، آج تک وہ اس کے قابل نہ ہو سکی کہ کوئی ایک کنواں بھی وہاں پر کھودے اور ایک تیل کا ذخیرہ بھی پیدا کر سکے اور اس کے اخراجات بھی ہمیں معلوم ہونے چاہیئے کہ دو حکومتیں ہو گئیں، اس میں اس کمپنی پر ہم نے کتنا کیا ہے؟ تو قرضے کی میں نے بات کی، تھوڑا سا میں نے کہا، صاف گوئی کا تو میں اقرار کرتا ہوں کیونکہ اس میں بلڈ ایسا ہے کہ وہ صاف گو ہوگا، مجبوری اپنی جگہ ہوتی ہے لیکن وہ نہیں بتایا کہ جو ابھی ہم نے Loan لیا ہے، ڈالر کتنا تھا، اس سے ہم کتنا صوبے کو ریونیو دیتے ہیں؟ تو یہ سارے ایسے منصوبے ہیں جو ہم اس پر خرچ تو کر رہے ہیں لیکن مجھے اس سے کوئی آمدن کی توقع نہیں ہے اور ابھی موجودہ جو ہم کریں گے تو ہم کوشش کریں گے کہ ایسے منصوبوں کا ریکارڈ صوبے کی تقدیر اس سے بدل جاتی ہے اور وہ ہے ہمارا چشمہ ہائیڈل اور بھی ہمارے ہائیڈل کے منصوبے بے شمار ہیں تو اگر ہم ان چیزوں کو، باقی میں نے کہا تھا، صاف بات ہے کہ اس صوبے کی آمدن میں اضافے کیلئے اور اس صوبے کے حقوق کیلئے ہم گورنمنٹ سے ان شاء اللہ آگے ہونگے اور یہ ہمارے پیچھے ہونگے اور ہم ان کا اے جی این قاضی فارمولے پہ بھی ساتھ دینگے اور یہ جو اس مقدار سے ہٹ کے ابھی باتیں سامنے آ رہی ہیں، میری اور میری حکومت کی بس اتنی تھی کہ ہم نے اتنے نکالے، شکر ہے کہ ایک ایسی حکومت آئی ہے اس صوبے میں، میں ابھی تو اس کا شکر اس لئے ادا کرتا ہوں کہ پتہ چل جائے گا کہ مرکز میں بھی ہے اور صوبے میں بھی ہے کہ شاید وہ حقوق جو کوئی ہمیں نہیں دے رہے تھے، اگر آج مل جاتے ہیں تو اس خوبصورت صوبے کی تقدیر ضرور بدل جاتی ہے اور جس طرح میں اپنی بعد کی سپیچ میں ان شاء اللہ بتاؤنگا جو 50لاکھ گھروں کا منصوبہ ہے، وہ بھی اس ملک میں پہلے پالیسی نہیں تھی، جب میں ہاؤسنگ کا منسٹر بنا تو سب سے پہلے کیبنٹ سے میں نے Joint

venture کی منظوری لے لی اور اس صوبے میں یہ پالیسی تھی ہی نہیں اور وہ سائیٹس بھی ان شاء اللہ وہی ہونگے جن کا میں نے چناؤ کیا ہے، میں دعا گو بھی ہوں کہ وہ گھر بھی بنیں لیکن ہم ساتھ ساتھ یہ بھی لوگوں کو باور کرائیں گے، ہمارے ذہن میں تو یہ ہے کہ یہ ایک کروڑ نوکریاں آئیں گی، جلد ہی آئیں گی لیکن وہ تو میرے خیال میں ابھی جس طریقے سے ریٹ ڈالر کا بڑھ گیا اور یہ کمپنیاں باہر کی آئیں گی اور جس ریٹ پہ ہمیں گھر بیچیں گے، اس کیلئے خدا کرے کہ ہمارے لوگ تیار ہوں، چونکہ وہ اتنے مہنگے ہونگے کہ ہم اس کو خرید نہیں سکیں گے۔ میں فنانس منسٹر صاحب کو چونکہ وہ اس کی پہلی یہاں پہ ہے اور بڑے اچھے بولے، میں ان کو کہتا ہوں کہ آپ چونکہ خاندانی لحاظ اور تعلیم کے لحاظ سے بھی، آپ سب سے زیادہ اچھی آواز سے بولتے، ہم برداشت بھی کریں گے، ساتھ بھی دینگے لیکن تھوڑے سے کچھ میرے سوالات اور بھی ہیں، میں آپ کو ان شاء اللہ، جو حقائق پہ ہیں، وہ میں لکھ کے بھیج دونگا اور جو قرضے کی بات سامنے نہیں آئی کہ میرے وقت میں کتنا قرضہ تھا، کس ریٹ پہ تھا، اے این پی کی گورنمنٹ اور پیپلز پارٹی میں کتنا تھا اور پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے ابھی کتنا لیا ہے؟ خیر بعد میں دوبارہ کسی وقت ڈسکشن کر لیں گے، Thank you very much.

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 am of Monday, 22nd October, 2018.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 22 اکتوبر 2018 صبح 10 بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)